متنازعہ مسائل کے

مصطفائی فیصلے



استاذ العلماء

مؤلف علامہ مفتی بشیر احمد فردوسی گولڑوی دامت برکاتہ العالیہ

پرنسپل جامعۃ الفردوس

ناشر ادارہ تالیفات فردوسیہ حاصل پور

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ
لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

متنازعہ مسائل کے

مُصطفائی فیصلے

استاذ العلماء

مؤلف علامہ مفتی بشیر احمد فردوسی گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ

پرنسپل جامعۃ الفردوس

ناشر ادارہ تالیفات فردوسیہ حاصل پور

کتاب ـــــ متنازعہ مسائل کے مصطفائی فیصلے

مؤلف ـــــ حضرت علامہ مولانا بشیر احمد فردوسی گولڑوی

اشاعت ـــــ جنوری 2011ء

قیمت ـــــ 460 روپے

پرینٹرنگ باہتمام ادارہ فردوس المصنفین جامعۃ الفردوس حاصل پور

(ملنے کے پتے)

☆ نظامیہ کتاب گھر 40 زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ علامہ فضل حق داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ اقبال بک سٹال بورے والا

☆ مجدد الف ثانی کتب خانہ حاصل پور

الاھدیٰ

النبی الامی ﷺ

کے نام

التماس

اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ
اگر کہیں غلطی ہوتو براہ مہربانی ضرور مطلع فرمائیں۔
انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے گی۔

حافظ بشیر احمد فردوسی گولڑوی
جامعۃ الفردوس الفردوس کالونی
نزد رانا ٹاؤن حاصل پور ضلع بہاولپور
0307-4984786
0333-4984786
0313-6997200

الانتساب

محبتوں کے مرکز عقیدتوں کے محور

روحانیت کے ماویٰ چراغِ گولڑہ

نصیر الملت والدین

صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر رحمتہ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد

شرف اعزاز

اپنے تمام اساتذہ کرام کے نام

جن کی محبتوں نے طلب علم کا راہی بنایا

بالخصوص

ام المناطقہ شیخ القرآن والحدیث

ابوالوفاء مولانا محمد منظور احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ

نواں جنڈانوالہ

اور

پیاری امی جان مرحومہ مغفورہ کے نام

فہرس

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کے اس پرفتن دور میں جہاں امت مسلمہ انتہائی پرآشوب دور سے گزر رہی ہے وہاں بعض اہل علم نے فروعی مسائل کو ہوا دے کر انتشار کا سبب بنایا ہوا ہے۔ جبکہ حالات کا تقاضا یہ تھا کہ امت مغربی ... کا مقابلہ کرنے کے لیے اہل علم حضرات امت میں اتحاد و اتفاق کی سبیل نکالتے لیکن نوجوانوں کے جذبات سے کھیل کر مزید انتشار پیدا کیا جا رہا ہے۔ اس حوالہ سے قرآن کا مقدس فیصلہ ہے "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اہل حق صاحبانِ امر کی۔ پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے حتمی فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دو اور اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 59)

اس حکم ربی کے تحت اس سے قبل ایک رسالہ شائع کیا تھا (متنازعہ مسائل کے قرآنی فیصلے) اور اب "متنازعہ مسائل کے مصطفائی فیصلے" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی جا رہی ہے۔ تاکہ عام آدمی ان احادیثِ مبارکہ پڑھ کر فیصلہ کر سکیں کہ ان مسائل میں اللہ تبارک و تعالیٰ اور پیارے رسول کریم ﷺ کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں کوشش کی ہے کہ اپنی بات نہ ہو، فقط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین ہو، فقط چند مقامات پر اہلسنت کا مؤقف پیش کیا ہے۔ باقی تقریباً صحاح ستہ کی احادیث مبارکہ نقل کی ہیں صرف چند مسائل میں مؤطا امام مالک اور مصنف ابن شیبہ اور مشکوٰۃ سے روایت درج کی ہیں باقی تمام روایت صحاح ستہ سے ہیں ان کتابوں کا تفصیلی تعارف کرنے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ ان کے بارے میں باقاعدہ طور پر کتب موجود ہیں بالخصوص عصرِ حاضر کے عظیم محقق حضرت العلام مولانا غلام رسول سعیدی صاحب دامت فیوضہم کی تذکرۃ المحدثین۔ اگر ضرورت ہو تو ملاحظہ فرما لیا جائے۔ صرف ان کتب کے نام اور مکتبہ کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ تاکہ حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

بخاری شریف جو 2 جلدوں پر (عربی) میں مشتمل ہے۔ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ

563 سے 1130 پر مشتمل ہے۔

۲۔ مسلم شریف یہ بھی دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس پر امام نوری رحمتہ اللہ علیہ کا حاشیہ بھی ہے۔ یہ بھی قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی نمبر 1 سے شائع ہوئی ہے۔ جلد اول 495 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور جلد دوم 433 صفحات پر مشتمل ہے۔ ترمذی شریف کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک ہی جلد میں مکمل شائع ہوئی ہے۔ اس کے آخر میں شمائل ترمذی بھی ہے۔ اور حواشی میں العرف الشزی۔

نفع قوت المغتذی اور الحواشی المفیدہ اور شروع میں مقامات وفوائد ہیں۔ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ اور الفیصل مارکیٹ اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ جلد اول 210 صفحات پر مشتمل ہے اور جلد دوم 241 صفحات پر مشتمل ہے اور نیچے درج شدہ صفحات 651 میں اور آخر میں 30 صفحات شمائل ترمذی کل صفحات 686 ہیں۔

ابوداؤد شریف کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک ہی جلد میں مکمل شائع ہوئی ہے۔ یہ مکتبہ امدادیہ ملتان شریف سے شائع ہوئی ہے اور اس پر حاشیہ شیخ الھند صاحب کا ہے۔ جلد اول 362 صفحات پر مشتمل ہے۔ جلد دوم 368 صفحات پر مشتمل ہے نسائی شریف اس پر علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ سندھی کا حاشیہ ہے۔

یہ بھی قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ یہ بھی دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ ایک ہی جلد میں شائع ہوئی ہے۔ جلد اول 367 صفحات پر مشتمل ہے، جلد دوم 348 صفحات پر مشتمل ہے۔ ابن ماجہ شریف یہ بھی قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ یہ ایک ہی جلد پر مشتمل ہے اس میں 323 صفحات ہیں۔ مؤطا امام مالک حاشیہ ضوٴ السالک۔ المکتبہ الفاروقیہ ملتان پاکستان۔ یہ 665 صفحات پر مشتمل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تفصیلی تعارف دوسرے ایڈیشن میں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شائع کریں گے۔ نوٹ اگر حوالہ جات دیکھنے ہوں تو ان ہی کتب سے صفحات درج ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے کوشش کی صفحات درج کیے جائیں تا کہ قاری کو آسانی ہو۔

نوٹ: بعض مقامات پر احادیث مبارکہ کا تکرار بھی ہے اس کی چند وجوہ ہیں۔

ا۔یا تو سند مختلف ہے ہم نے دوبارہ لکھا ہے تاکہ متعدد اسانید کے ساتھ حدیث کا مرتبہ قوی ہو جائے۔

۲۔یا بعض اوقات الفاظِ حدیث میں اختلاف ہے۔

۳۔ایک ہی حدیث سے متعدد مسائل ثابت ہوتے ہیں۔اس عنوان کے تحت اس کا دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم غیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ علم غیب

اس وقت متنازع مسائل میں مسئلہ علم غیب معرکۃ الآراء تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر عمیق نظر سے دیکھا جائے تو یہ کوئی مسئلہ لانیحل نہیں ہے یعنی اتنا مشکل نہیں کہ جس کا حل موجود نہ ہو۔ جتنے بھی اشکالات پیدا ہوتے ہیں اکثر غلط فہمی کی وجہ سے اور خصوصاً اہلسنت کے عقیدہ سے ناواقفیت کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا سب سے پہلے اہلسنت کا عقیدہ لکھا جاتا ہے پھر اس پر دلائل پیش کیے جائیں گے۔

عقیدہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کو تدریجاً یعنی آہستہ آہستہ جَمِیْعُ مَا کَانَ وَ مَایَکُوْنَ (جو کچھ ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے سب) کا علم عطا فرمایا ہے۔ جس طرح قرآن پاک کا نزول ہوتا رہا آپ کے علم میں اضافہ ہوتا گیا تکمیل قرآن کے ساتھ آپ کا علم بھی مکمل ہو گیا اگر نزولِ وحی سے پہلے آپ نے کسی مقام پر لَا اَعْلَمُ (میں نہیں جانتا) فرمایا ہے تو اس عقیدہ کے منافی نہیں ہے کیونکہ آپ کے علم کا تعلق نزول وحی کے ساتھ ہے۔

اس عقیدہ کو عصر حاضر کے بہترین محقق حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم فرماتے ہیں۔ ''اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم اور حبیب پاک ﷺ کو ''جَمِیْعُ مَا کَانَ وَ مَایَکُوْنَ '' کا علم تدریجاً عطا فرمایا جب قرآن پاک مکمل طور پر نازل ہو گیا تو نبی

اکرم ﷺ کو مخلوق کی ابتداء سے لیکر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے اپنے اپنے ٹھکانوں میں جانے تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا، سب کا علم بعطائے الٰہی حاصل ہوگیا۔ (عقائد ونظریات ص ۲۴۸)

اس تصریح کے بعد مزید تفصیل کی ضرورت نہیں رہ جاتی لیکن پھر بھی کچھ مزید وضاحت پیش کر دیتے ہیں کہ اس بات پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اَعْلَمُ الْخَلْق ہیں (یعنی تمام مخلوق سے زیادہ علم رکھتے ہیں) تمام مخلوق میں ملائکہ بھی شامل ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام بھی شامل ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے پیارے آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے (وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا) الایۃ، جس سے علم کلی ثابت ہوتا ہے تو پیارے حبیب کریم ﷺ کیلئے تو علم کلی بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔

اس سلسلہ میں ایک علمی وضاحت ضروری ہے کہ کلی کا لفظ منطقی اصطلاح ہے جس سے بہت لوگوں کو تشویش لاحق ہو جاتی ہے اس کی وضاحت کیلئے بندۂ ناچیز کے پاس ایک قلمی تحریر ہے جس کا حوالہ تسلی کیلئے کافی ہوگا۔

دار العلوم عید گاہ کبیر والا میں فریق مخالف کے مستند استاذ مولانا منظور الحق گزرے ہیں جن کو فنون میں بڑی مہارت حاصل تھی ان کی ایساغوجی، مرقات اور شرح تہذیب کی تقریریں نوٹس کی صورت میں ان کے ایک شاگرد سے حاصل کی تھیں۔ اس میں منطقی انداز میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایک فائدہ عقیدہ کے بارے میں بطور جملہ معترضہ، حضور اکرم ﷺ کے لئے علم غیب کلی ہے ہم بھی مانتے ہیں جس طرح بریلوی حضرات مانتے ہیں لیکن ہم کلی کو بمعنی جزی اضافی کے کرتے ہیں۔ اور تمام مخلوق سے حضور اکرم ﷺ کا علم زیادہ مانتے ہیں۔ لیکن خدا کے علم سے کم ہے تو گویا خدا کا علم بمعنی جوہر کے ہوا، جس طرح جوہر سے اوپر کوئی عام نہیں اسی طرح خدا کے علم سے اوپر کوئی علم والا نہیں۔ اور نبی پاک ﷺ کا علم بمنزلہ جسم مطلق کے ہوا، جس طرح کہ جسم مطلق جوہر کے نیچے ہے باقی سب سے اوپر ہے اسی طرح نبی پاک ﷺ کا علم خدا کے علم سے نیچے ہے اور باقی سب مخلوقات کے علم سے اوپر ہے۔ اور باقی مخلوقات کے علم بمنزلہ باقی جزئیات کے ہے۔ یعنی بعض کا علم بمنزلہ جسم نامی کے ہے اور بعض کا اس سے کم بمنزلہ حیوان کے ہے اور بعض کا اس سے کم بمنزلہ انسان کے ہے وغیرہ تو اگر بریلوی بھی اسی طرح علم کلی مانیں تو پھر کوئی جھگڑا نہ ہو اور نہ کوئی نصوص قطعیہ کا انکار۔ اگر وہ یوں نہیں کرتے بلکہ نبی کریم ﷺ کے لئے علم کلی یعنی تمامی طور پر یعنی خدا کے علم جتنا مانتے ہیں تو یہ عقیدہ شرکیہ ہے اس سے کئی نصوص قطعیہ کا انکار لازم آئے گا۔"

(نوٹس مرقات ص۴۰،۳۹) بلفظہٖ

نوٹ: بحمدہٖ تعالیٰ اہلسنت قطعی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر نہیں مانتے۔ یہ کہنا کہ بریلوی برابری کا دعویٰ کرتے ہیں ان پر اتہام ہے۔ فسیأتی تفصیلہ ان شاء اللہ تعالیٰ

ہم دعوت دیتے ہیں اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم کلی کا عقیدہ قوم کے سامنے رکھیں تاکہ یہ جھگڑا ختم ہو۔

نوٹ: تعجب اس بات پر ہے کہ مولانا منظور الحق نے جو عقیدہ بیان کیا ہے اب ان کی یہ تقریر کتابی شکل میں تحفہ المنظور کے نام سے شائع کی گئی ہے لیکن اس میں سے اس بات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ فافہم (فردوسی)

اگر کوئی آدمی یہ سوال کرے کہ آپ نے جو حوالہ پیش کیا ہے قلمی نوٹس ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کس حد تک صحیح ہے تو ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں:

''ہم زبان سے کہتے ہیں اور دل سے عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ علم رکھتے ہیں خواہ ان علوم کا تعلق ذات وصفات سے ہو یا تشریعات سے عملی احکام ہوں یا نظری احکام، واقعی حقیقتیں ہوں یا مخفی اسرار ہوں۔ وہ علوم جن کے پردوں تک کسی مخلوق کی رسائی نہیں ہوئی نہ کسی مقرب فرشتے کی اور نہ کسی نبی ورسول کی (علیہ السلام) آپ کو اولین اور آخرین کا علم عطا کیا گیا اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل تھا لیکن اس سے ہر زمانے میں نو پید امور کی ہر جزئی کا علم لازم نہیں آتا''

(عقائد ونظریات ص ۲۳۹، بحوالہ المہند طبع دیوبند ص ۲۵،۲۴)

نوٹ:۔ اس عبارت کا آخری فقرہ بہت دلچسپ ہے کہ ''لیکن اس سے ہر زمانے میں نو پید امور کی ہر جزئی کا علم لازم نہیں آتا'' اولاً کہا کہ آپ کو تمام مخلوق

سے زیادہ علم رکھتے ہیں ۔اب اگر ان نو پید امور کی ہر جزئیات کا علم مخلوق کو ہو اور حضور ﷺ کو نہ ہو تو پھر تمام مخلوق سے علم زیادہ کیسے ہو گیا، یَا لَلْعَجَبِ،

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب کلی ماننے میں کیا خرابی لازم آتی ہے تو یہ اشکال وارد کیا جاتا ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب مانیں تو شرک فی الصفات، لازم آتا ہے حالانکہ یہ سوال ہی عبث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ حضور ﷺ کے علم کو کوئی نسبت ہی نہیں کیونکہ وہ علم ذاتی ہے اور یہ علم عطائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم اور پیارے حبیب لبیب ﷺ کے علم میں کئی وجوہ سے فرق ہے کچھ ہم بیان کر دیتے ہیں۔

۱ ﴾......: اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم عطائی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے "الرحمٰن علم القراٰن"

۲ ﴾......: اللہ تعالیٰ کا علم واجب ہے کیونکہ واجب کی صفت بھی واجب ہوتی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم حادث ہے، ممکن ہے کیونکہ ممکن کی صفت بھی ممکن ہوتی ہے۔

۳ ﴾......: اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ابدی ہے یعنی جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء ہے، جبکہ حضور ﷺ کے علم کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی۔

۴ ﴾......: اللہ تعالیٰ کے علم میں تغیر ممکن نہیں جبکہ حضور ﷺ کے علم میں تغیر ممکن ہے۔

۵ ﴿.......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر محدود جبکہ حضور ﷺ کا علم محدود ہے۔

۶ ﴿.......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر زمانی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم زمانی ہے یعنی ما کان و مایکون۔

مساوات کا وہم اس شخص کو ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کو نہ جانتا ہو حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوق کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم سے وہ بھی نہیں جو ایک قطرہ کو سات سمندروں سے ہے اگر یہ بات کہی بھی جائے تو محض سمجھانے کے لئے ہوگی کیونکہ قطرہ اور سمندر دونوں متناہی ہیں ان کی باہمی نسبت متناہی کی متناہی سے نسبت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے علم میں یہ نسبت نہیں کیونکہ مخلوق کا علم متناہی اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے۔ ان کے درمیان وہ نسبت ہے جو متناہی کو غیر متناہی سے ہے۔ (عقائد و نظریات ص ۲۴۶)

حاکم نیشاپوری حافظ ابو عبد اللہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملے (جبکہ کشتی میں تھے) تو ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ غور فرمائیے کہ یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ انہوں نے فرمایا کیا کہہ رہا ہے! حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پرندہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا اور موسیٰ (علیہ السلام) کا علم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح ہے کہ جو میں نے چونچ میں لیا۔ (یعنی ایک قطرہ)

(عقائد ونظریات ص ۲۴۷، بحوالہ المستدرک طبع بیروت جلد۲ ص ۳۶۹ حافظ حاکم نیشاپوری)

اتنے فرق ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی صاحب علم الزام عائد کرے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم و اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے پاس ثبوت ہے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو وہ کسی مستند کتاب کا ثبوت فراہم کرے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو دعویٰ بلا دلیل باطل ہے۔

اس کے بعد ایک مزید اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بتا دیا تو پھر غیب نہ رہا کیونکہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں رہتا۔ اہل علم کو تو ایسا ضعیف دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس پر قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے یہ بات ثابت کی جا سکے کہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا بلکہ جو بتایا جا رہا ہے اس پر بھی لفظ غیب کا اطلاق ہو رہا ہے جیسے ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ (الایۃ)۔

اگر بالفرض والمحال تسلیم کر لیا جائے کہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں، قیامت کے بارے میں، ملائکہ کے بارے میں اور حساب وکتاب کے بارے میں حضور ﷺ نے بتا دیا ہے تو کیا پھر غیب نہیں ہوگا؟ اگر غیب نہیں ہوگا تو پھر ایمان بالغیب کا تقاضا کیا ہے جو اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے

۵﴿......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر محدود جبکہ حضور ﷺ کا علم محدود ہے۔

۶﴿......: اللہ تعالیٰ کا علم غیر زمانی ہے جبکہ حضور ﷺ کا علم زمانی ہے یعنی ما کان ومایکون۔

مساوات کا وہم اس شخص کو ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کو نہ جانتا ہو حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوق کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم سے وہ بھی نہیں جو ایک قطرہ کو سات سمندروں سے ہے اگر یہ بات کہی بھی جائے تو محض سمجھانے کے لئے ہوگی کیونکہ قطرہ اور سمندر دونوں متناہی ہیں ان کی باہمی نسبت متناہی کی متناہی سے نسبت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے علم میں یہ نسبت نہیں کیونکہ مخلوق کا علم متناہی اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے۔ ان کے درمیان وہ نسبت ہے جو متناہی کو غیر متناہی سے ہے۔ (عقائد و نظریات ص ۲۴۶)

حاکم نیشاپوری حافظ ابو عبداللہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملے (جبکہ کشتی میں تھے) تو ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ غور فرمایئے کہ یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ انہوں نے فرمایا کیا کہہ رہا ہے! حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پرندہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا اور موسیٰ (علیہ السلام) کا علم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح ہے کہ جو میں نے چونچ میں لیا۔ (یعنی ایک قطرہ)

(عقائد ونظریات ص ۲۴۷، بحوالہ المستدرک طبع بیروت جلد۲ ص ۳۶۹ حافظ حاکم نیشاپوری)

اتنے فرق ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی صاحب علم الزام عائد کرے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم و اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے پاس ثبوت ہے کہ اہلسنت حضور ﷺ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر مانتے ہیں تو وہ کسی مستند کتاب کا ثبوت فراہم کرے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو دعویٰ بلا دلیل باطل ہے۔

اس کے بعد ایک مزید اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بتا دیا تو پھر غیب نہ رہا کیونکہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں رہتا۔ اہل علم کو تو ایسا ضعیف دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس پر قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے یہ بات ثابت کی جا سکے کہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا بلکہ جو بتایا جا رہا ہے اس پر بھی لفظ غیب کا اطلاق ہو رہا ہے جیسے ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ (الایۃ)۔

اگر بالفرض والمحال تسلیم کر لیا جائے کہ جو بتا دیا جائے وہ غیب نہیں ہوتا تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں، قیامت کے بارے میں، ملائکہ کے بارے میں اور حساب وکتاب کے بارے میں حضور ﷺ نے بتا دیا ہے تو کیا پھر غیب نہیں ہوگا؟ اگر غیب نہیں ہوگا تو پھر ایمان بالغیب کا تقاضا کیا ہے جو اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے

ضمن میں کیا جارہا ہے پھر تو ایمان بالغیب کا تصور ہی ختم ہو جائے گا۔ فافہم

مزید گذارش ہے کہ حضور ﷺ کو اعلم الخلق ماننے کے باوجود اعتراض کیا جارہا ہے کہ حضور ﷺ علوم خمسہ کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ یہ ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الایۃ ۳۴ سورۃ لقمان پ ۲۱)

۱: قیامت کب آئی گی؟

۲: بارش کب ہوگی؟

۳: ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

۴: کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا؟

۵: موت کس جگہ واقع ہوگی؟

افسوس تو اس بات کا ہے کہ دل سے یہ عقیدہ رکھا جاتا کہ حضور ﷺ اعلم الخلق ہیں اور خلق میں ملائکہ بھی شامل ہیں تو پھر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ فرشتہ ماں کے پیٹ میں موت، حیات، رزق وغیرہ لکھ دیتا ہے (اس کی تفصیل آرہی ہے) تو فرشتے کو علم ہے لیکن حضور ﷺ کے لئے ماننے میں شرک لازم آئے گا حالانکہ اب تو سائنسی دور ہے الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے (بندے کی بنائی ہوئی مشین کے ذریعے) پتہ چل جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی، اس پر تو اعتراض نہیں اگر مادی چیز

کی یہ طاقت تسلیم کر لی جاتی ہے تو جن کے پاس روحانی طاقت ہے ان کے بارے میں کیوں تردد کیا جاتا ہے۔

اگر یہی عقیدہ لیکر کسی عیسائی سے بات ہو تو مسلمان کس منہ سے کہے گا کہ میرا نبی افضل ہے جبکہ عیسائی یہ کہے کہ تمہارے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے جو کچھ گھر میں چھپاتے ہو ان کے بارے میں مجھے علم ہے اور پھر تمہارا عقیدہ یہ بتاتا ہے کہ نبی علیہ السلام کو پسِ دیوار کا علم نہیں۔ یا للعجب

ویسے یہ بھی اشکال اس آیت کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اولاً تو اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے کے بغیر کوئی نہیں جانتا یا بغیر واسطہ کے کوئی نہیں جانتا کیونکہ آیت کے آخر میں دو لفظ ہیں، ایک علیم (جاننے والا) اور دوسرا خبیر (خبر دینے والا)۔ اگر خبیر کا معنی بھی ہو خبر رکھنے والا تو تکرار لازم آئے گا لہذا خبیر کا معنی ہوگا خبر دینے والا یعنی جس کو اللہ تعالیٰ خبر دے اس کو علم ہوتا ہے اگر فرشتوں کو بتا دے یا انبیاء کو بتا دے۔

ویسے بھی اگر قرآن پاک میں غور کیا جائے تو جن آیات میں بھی علم غیب کی نفی کا ذکر ہے وہ آیات مکی ہیں مثلاً سورۂ انعام کی آیت نمبر ۵۰ پیش کی جاتی ہے یہ سورت مکی ہے اور سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۸۸ پیش کی جاتی ہے یہ سورت بھی مکی ہے سورہ انعام کی آیت نمبر ۵۹، یہ مکی ہے۔ یا یہی آیت سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۳۴ یہ بھی مکی ہے وغیرہ ذالک اور جن آیات میں اثبات ہے وہ مدنی ہیں سورۂ آل عمران کی آیت

نمبر ۴۴ یہ مدنی ہے آل عمران کی آیت نمبر ۷۹ اوغیرہ ذالک۔تو تقدم اور تأخر کا جو اصول ہے اگراس پرغور کیا جائے تو یہ مسائل بہ آسانی حل ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد ہم احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں،جن میں یا تو علم کلی کا تذکرہ ہوگا یا جزئیات کا یا علم اجمالی ہوگا یا تفصیلی۔

ان میں اہل علم کے لئے دعوت غور وفکر ہے اتنی کثیر تعداد میں صحاح ستہ کے اندر احادیث مبارکہ ہیں ان کو کیسے رد کیا جائے۔لہذا جو فرمان نبی علیہ السلام ہے اسے تسلیم کرلیا جائے بلکہ عقیدہ ہی یہی ہو

اے مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ ادائی ہو

ادھر حکم نبی ادھر گردن جھکائی ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور نبی کریم علیہ السلام کا اپنے پس پشت کی خبر دینا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِى هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَىَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّى لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِىْ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ ص ۵۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ اس جگہ دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع بھی پوشیدہ نہیں اور رکوع بھی پوشیدہ نہیں، میں تمہیں پسِ پشت دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

وَفِیْ الْعَیْنِیْ نُقِلَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِهٖ یَعْنِیْ مَا كَانَتْ مُخْتَصَّةً بِحَالَةِ الصَّلٰوةِ (حاشیه بخاری ص ۵۹ حاشیه۶)

یعنی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام احوال میں سب کچھ دیکھتے ہیں۔ (فردوسی)

حدیث نمبر 2

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ ﷺ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِیْ الصَّلٰوةِ وَفِیْ الرُّكُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ (وَرَآئِیْ) كَمَا اَرَاكُمْ (بخاری ، جلد اول ، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۹)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لائے پھر نماز اور رکوع کی شان میں فرمایا میں تم کو اپنے پیچھے ایسے دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

حضورﷺ کا آگے اور پیچھے دیکھنا حاضر و ناظر اور علم دونوں پر دلالت کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِىْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَىَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّىْ لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِىْ (بخاری شریف، جلد اول، باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ اس جگہ دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع بھی پوشیدہ نہیں اور خشوع بھی پوشیدہ نہیں، میں تمہیں پسِ پشت دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِىْ وَرُبَمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِىْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ (بخاری شریف، جلد اول، باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکوع اور سجود صحیح قائم کرو پس اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک میں البتہ ضرور تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو۔

مدینہ میں بیٹھ کر جنگ کے حالات کی خبر دینا

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ (بخاری کتاب الجنائز ص١٦٧)

ترجمہ: (غزوۂ موتہ میں پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہو کر حالات کو دیکھ کر تمام تفصیل بیان فرما رہے تھے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہو گئے پھر اس کو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور وہ شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا اور بھی شہید ہو گئے"

اور جناب رسول پاک ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ امیر بنائے بغیر جھنڈا پکڑا اوران کے ہاتھوں فتح ہوئی۔

بیت اللہ میں کھڑے ہوکر بیت المقدس کے حالات بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِيْ الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهِمْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ (بخاری باب حديث الاسراء ص ۵۴۸)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے (واقعہ معراج کے بارے میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا تو میں ان کو نشانیاں بتا رہا تھا اور اس کو دیکھ بھی رہا تھا۔

فائدہ:

وانا انظر الیہ میں صراحۃً حضور علیہ السلام کا حاضر و ناظر ہونا مذکور ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کائنات کی ہر شے کو دیکھا

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حدثنا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قالتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ وَهِیَ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَاشَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمآءِ فَاِذَا النَّاسُ قِیَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی عَلَانِیْ الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰی رَاْسِیْ الْمَآءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ

ثُمَّ قَالَ مَامِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبَ لَااَدْرِیْ اَیَّ ذَالِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُقَالُ مَاعِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ

فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَااَدْرِیْ اَیُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ ثَلٰثاً فَیُقَالُ نَمْ صَالِحاً قَدْ عَلِمْنَا اِنْ کُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ

وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَااَدْرِیْ اَیَّ ذَالِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ

لَاأَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئاً فَقُلْتُهٗ

(بخاری جلد اول کتاب العلم ص ۱۸)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ وہ نماز میں مصروف تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن تھا) لوگ کھڑے تھے، ام المؤمنین نے فرمایا: سبحان اللہ!

میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، میں نماز کے لئے کھڑی ہوئی حتیٰ کہ مجھے غشی آنے لگی میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا۔

(نماز کے بعد) پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا:

''میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے نہیں دکھلائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا میرے پاس وحی آئی ہے کہ تم قبروں میں مسیح الدجال کے فتنے کی مثل آزمائے جاؤ گے۔

(حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا یعنی مثل کا لفظ یا قریب کا لفظ)

میت سے سوال کیا جائے گا اس ذات کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ پس

مؤمن (موقن) ہوگا۔

(حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ مؤمن کہا تھا یا موقن)

وہ کہے گا:

وہ محمد ﷺ ہیں، وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے اور اس کو ہم نے قبول کیا اور آپ کی تابعداری کی، وہ محمد ﷺ ہیں۔

وہ تین مرتبہ کہے گا۔

پھر اسے کہا جائے گا آرام سے سو جا ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے۔

بہر حال جو منافق (مرتاب) ہے (آپ ﷺ کی نبوت میں شک کرنے والا) (حضرت فاطمہ فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا) وہ منافق کہے گا:

میں نہیں جانتا لوگوں کو میں نے کہتے ہوئے سنا اور میں نے وہی کہا ہے۔"

فائدہ:

مامن شئ نکرہ تحت النفی عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کو میں نے دیکھ نہ لیا ہو اور لفظ شئ بھی عموم پر دلالت کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

یہی حدیث پاک دوسری سند سے ہے یہاں صرف سند کا ذکر اور موضوع کے

مطابق الفاظ ذکر ہے اور بقیہ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ آیَةٌ ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَیْ نَعَمْ قَالَتْ ....

فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ ؟ قَالَتْ قَالَ (مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِیْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَیْتُهُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ (الی اخر الحدیث)

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعۃ ص ۱۲۶)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ لوگ نماز میں مصروف تھے میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن تھا)۔ میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں، ------

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضور علیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا تو وہ فرماتی ہیں کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے نہیں دکھلائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔''

﴿حدیث نمبر 9﴾

یہی حدیث پاک تیسری سند سے ہے یہاں صرف سند کا ذکر اور موضوع کے مطابق الفاظ ذکر ہے اور بقیہ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَإِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا النَّاسُ ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ آيَةٌ ؟ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ .قَالَتْ ....

فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ (الى اخر الحديث) (بخاری شریف جلد اول ، ص ۱۴۴)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جب سورج گرہن لگا تھا جبکہ لوگ نماز میں مصروف تھے اور حضرت عائشہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا

حال ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن ہے) اور کہا کہ سبحان اللہ! میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں،

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور لوگوں کی طرف پلٹے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ثناء بیان کی پھر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے نہیں دکھلائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔''

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چاہو پوچھو

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ ثنا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَشْيَآءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَيْبَةَ

فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (بخاری شریف جلد اول ص ۱۹، ۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا جب آپ پر سوالات کی کثرت ہوگئی تو حضور ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ جو جی چاہتا ہے سوال کرو (میں ہر سوال کا جواب دوں گا خواہ شرعی مسائل کے بارے میں ہو یا اس علاوہ)۔

ایک شخص نے کہا کہ (یارسول اللہ ﷺ) میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے دوسرے آدمی نے سوال کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پہ ناراضگی کے آثار دیکھے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ انا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ؟ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَکَ عُمَرُ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا ثَلٰثًا فَسَکَتَ. (بخاری شریف کتاب العلم جلد اول ص ۱۹، ۲۰)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے (اور خطبہ دیا) حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ

میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر کثرت سے ارشاد فرمایا کہ سوال کرو! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوزانوں بیٹھ کر عرض کی ''ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں'' تین مرتبہ کہا۔ پس پیارے آقا کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔

فائدہ:

آپ کا کثرت سے ساتھ سلونی (سوال کرو مجھ سے) فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو بھی سوال کرو ہر سوال کا جواب ملے گا۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنا اَبُو الْيَمانِ قَالَ حَدَّثَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا

ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِىْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِى الْبُكَاءِ وَاَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِىُّ فَقَالَ مَنْ اَبِىْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ

فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا

وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

(بخاری شریف جلد اول کتاب مواقیت الصلوٰۃ ص ۷۷)

ترجمہ: حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور ﷺ سورج ڈھلے باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لائے قیامت کا ذکر فرمایا اس میں بڑے بڑے امور ہیں۔

پھر فرمایا کہ جو شخص کسی شئی کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے، تم مجھ سے کوئی چیز نہ پوچھو گے مگر میں اس کی خبر دوں گا جب تک میں اس مقام پر کھڑا ہوں۔

یہ سن کر لوگ رونے لگے اور آپ اکثر یہ فرماتے تھے کہ پوچھو پوچھو۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی اٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر اکثر فرماتے رہے کہ پوچھو پوچھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوزانوں ہو کر عرض کی "ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں"۔

تو حضور ﷺ خاموش ہوئے۔ پھر فرمایا کہ جنت اور جہنم مجھ پر پیش کی گئی ابھی اس دیوار کے کنارہ میں، میں نے جنت کی طرح خیر اور دوزخ کی طرح شر نہیں دیکھا۔

جنت کے حالات بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ

فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا. (بخاری ابواب الخسوف جلد اول ص ۱۴۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز پڑھائی تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں پھر آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔

فرمایا میں نے جنت دیکھی تو میں نے اس سے خوشہ پکڑنا چاہا، اگر اسے پکڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں سے معلوم ہوا کہ آپ صرف جنت کا مشاہدہ ہی نہیں فرمارہے تھے بلکہ اس میں تصرف بھی فرماسکتے ہیں اس لئے تو آپ نے وہ خوشہ

پکڑنے کا ارادہ فرمایا۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

مذکورہ حدیث پاک دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِيْ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلٰثاً.

(بخاری شریف کتاب الاذان جلد اول ص ۱۰۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے مسجد کے قبلہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی جب تم کو نماز پڑھائی اس دیوار کے قبلہ میں جنت اور دوزخ کو ممثل دیکھا خیر وشر میں آج جیسا دن میں نے نہیں دیکھا۔ یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حدیث پاک طویل ہے جس میں صلوٰۃ کسوف کا طریقہ مذکور ہے ہم فقط حدیث پاک کے وہ کلمات درج کریں گے جن کا موضوع کے ساتھ تعلق ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....

فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ (الی اٰخر الحديث)

(بخاری شریف جلد اول باب صلوٰۃ الکسوف ص ۱۴۳، ۱۴۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ایسا دیکھوتو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کروتو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے اس مقام میں کسی چیز کو پکڑا پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگور کے ایک گچھے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اگر میں اس

کو پکڑ لیتا تو تم اس سے کھاتے رہتے جب تک دنیا باقی رہتی، اور مجھے جہنم دکھائی گئی پس میں نے ایسا قبیح منظر کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ آج دیکھا۔

فائدہ:

رأیت الجنة: ظاهره من رؤیة العین کشف الله تعالیٰ الحجاب وطوی المسافة التی بینه وبین الجنة حتی امکنه ان یتناول منها عنقودا کما ورد بلفظ دنت منی الجنة (حاشیه بخاری جلد اول ص ۱۴۴ بحواله عینی)

علامہ عینی نے ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کے اس قول کہ ''جنت کو دیکھا'' اس کا ظاہر معنی یہی ہے کہ آنکھ سے جنت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حجاب کو اٹھا دیا اور آپ کے اور جنت کے درمیان مسافت کو لپیٹ دیا حتی کہ آپ علیہ السلام کے لئے انگوروں کا گچھا پکڑنا ممکن ہوگیا۔ (حدیث پاک میں) جیسا کہ یہ لفظ آیا کہ جنت میرے قریب ہوگئی۔

حضور علیہ السلام نے آنے والے کل میں فتح کی خبر دی

﴿حدیث نمبر 16﴾

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَّجُلًا یَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ یَدُوْکُوْنَ لَیْلَتَهُمْ اَیُّهُمْ یُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ

النَّاسُ غَدَوْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کُلُّهُمْ يَرْجُوْاَنْ يُّعْطَاهَا

فَقَالَ اَيْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِیْ عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰی كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ

فَقَالَ عَلِیٌّ يَّارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ اُدْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰہِ فِيْهِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ يَّهْدِیَ اللّٰہُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .(بخاری شریف جلد اول باب مناقب علی ابن ابی طالب ص ۵۲۵)

ترجمہ: حضرت سھل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل جھنڈا اس آدمی کے ہاتھ میں دوں گا کہ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح فرمائے گا لوگ ساری رات یہی بات کرتے رہے کہ جھنڈا کسے دیا جائے گا۔

جب صبح ہوئی تو لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے، لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں شکایت ہے۔ فرمایا کہ انھیں پیغام دے بھیجو اور انھیں بلاؤ۔ جب حضرت علی المرتضیٰ آئے تو حضور ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور

ان کے لئے دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گئے ۔ جیسے انہیں قطعاً درد نہ تھا۔ آپ نے حضرت علی کو جھنڈا دیا۔

حضرت علی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں کافروں سے جنگ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان سے نرمی کرو اور جب ان کے علاقے کے میدان جنگ میں پہنچو تو پہلے اسلام کی دعوت دو اور جو اسلام کے حقوق ان پر واجب ہیں انہیں خبردار کرو۔ بخدا تمہاری کوشش سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حضور علیہ السلام قبر کے حالات جانتے ہیں

﴿حدیث نمبر 17﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثنا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَایُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ لَایَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ

ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِصُفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا.

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَحَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ

مُجَاهِدًا مِثْلَهُ . (بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء باب ماجاء فی غسل البول ص ۳۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہو ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے بھی ایسے ہی سنا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

﴿۱﴾ حضور ﷺ کو قبروں کے احوال کا بھی علم ہے کہ کس کو عذاب ہو رہا ہے اور کون راحت میں ہے۔

﴿۲﴾ ان قبروں سے مراد بھی یہی قبریں ہیں جو زمین پر مٹی سے بنی ہوئی ہیں نہ کہ جو بعض حضرات قبر سے مراد علیین لیتے ہیں۔

﴿۳﴾ عذاب قبر بھی حق ہے۔

﴿۴﴾ ایصال ثواب کا ثبوت بھی ہے۔

﴿۵﴾ اگر تر شاخ رکھنے سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو اگر انسان قرآن پاک پڑھے تو پھر عذاب میں تخفیف کیوں نہیں ہوگی بشرطیکہ قبر پر پڑھنے والے اجرت نہ لیں۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

حَدَّثَنَا یَحْیَی حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَیْنِ یُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَکَانَ یَمْشِی بِالنَّمِیمَةِ

ثُمَّ أَخَذَ جَرِیدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِی کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ یُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ.

قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب عذاب القبر من الغیبة والبول ص ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف

ہوتی رہے گی۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ

ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَايَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا. (بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے باغات میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں عذاب دیا جارہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انہیں عذاب دیا جارہا ہے اور یہ عذاب گناہ کبیرہ کی وجہ سے نہیں (ان کے گمان میں) ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں قبروں میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔

تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے جواب دیا کہ شاید یہ جب تک خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

حوض کوثر کا دیکھنا (روز حشر کے حالات جاننا)

﴿حدیث نمبر 21﴾

حَدَّثَنَا سَعِيْدُبْنُ شُرَحْبِيْلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ مِنْ بَعْدِيْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا. (بخاری شریف جلد اول ص۵۰۸)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

میں تم سے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں کہ اللہ کی قسم یقیناً میں اب حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانے کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہوجانے کا خوف نہیں ہے لیکن خوف یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيدُ بْنُ أَبِى حَبِيبٍ عَنْ أَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّى فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّى وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِى الْآنَ وَإِنِّى أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّى وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِى وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا (بخاری شریف جلد اول باب الصلوٰۃ علی الشھید ص ۱۷۹)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

میں تم سے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں کہ اللہ کی قسم یقیناً میں اب حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانے کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہوجانے کا خوف نہیں ہے لیکن خوف یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

آنے والے حالات کا علم ومشاہدہ

﴿حدیث نمبر 23﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰى اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّیْ اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۸)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک اونچے محل پر چڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کی گرنے کی جگہ دیکھتا ہوں۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا اپنی موت کے بارے میں بتانا

﴿حدیث نمبر 24﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اَرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ عَلَیَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ

وَدُفِنَتْ مَعَهُ اٰخَرُ فِیْ قَبْرِهٖ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُکَهٗ مَعَ اٰخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ کَیَوْمٍ وَّضَعْتُهٗ هُنَیَّةً غَیْرَ اُذُنِهٖ .

(بخاری شریف باب هل یخرج المیت من القبر واللحد للعة جلد اول ص ۱۸۰)

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب جنگ احد کا وقت قریب آیا تو میرے والد نے رات کو مجھے بلایا اور کہا کہ میں صبح تمام صحابہ سے سب پہلے شہید ہونے والا ہوں اور میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات کریمہ کے سوا کسی کو تجھ سے زیادہ عزیز نہیں چھوڑے جا رہا ہوں مجھ پر قرضہ ہے وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

صبح ہوئی تو سب سے پہلے شہید ہونے والے وہی تھے اور ان کے ساتھ قبر میں ایک اور آدمی دفن کیا گیا۔ میں نے پسند نہ کیا کہ ان کو کسی دوسرے کے ساتھ چھوڑوں اس لیے میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکال لیا۔ قبر میں وہ اس طرح تھے کہ جس وقت میں نے ان کو دفن کیا سوائے ان کے کان کے۔ (وہ تھوڑا سا شرمندہ ہوا تھا)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا اور اپنی بیٹی کا وصال بتانا

﴿حدیث نمبر 25﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي

ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا

فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۱۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام چلتی ہوئی تشریف لائیں گویا کہ ان کی چال نبی کریم ﷺ کی چال مبارک جیسی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی مرحبا پھر انہیں دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا۔

پھر ان سے آہستہ گفتگو فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کیوں

روتی ہیں؟ آپ ﷺ نے پھر ان سے آہستہ سے گفتگو فرمائی تو وہ ہنس پڑیں میں نے کہا، میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا جس میں خوشی غم سے بہت قریب ہو۔

میں نے فاطمہ علیہا السلام سے حضور ﷺ کی گفتگو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کا راز ظاہر نہیں کروں گی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ مجھ سے پوشیدہ گفتگو یہ فرمائی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو بار قرآن کا دور کیا میں اسے یہی خیال کرتا ہوں کہ میری موت قریب آ گئی اور تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی۔ تو میں رونے لگی تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خوش نہیں کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا کہ مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو، اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔

﴿حدیث نمبر 26﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ. (بخاری شریف جلد اول کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام ص ۵۱۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جس بیماری میں وصال فرمایا اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان سے خفیہ بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر بلایا اور خفیہ کلام فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے سیدہ سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے خفیہ بات یہ کی کہ آپ ﷺ اس مرض میں وصال فرمائیں گے تو یہ سن کر میں رونے لگی پھر آپ ﷺ نے مجھے آہستہ سے بات کی اور خبر دی کہ آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے میں، آپ ﷺ سے ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

﴿حدیث نمبر 27﴾

یہی حدیث پاک اسی سند کے ساتھ دوسری جگہ بھی موجود ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ. (بخاری شریف جلد اول کتاب فضائل صحابہ باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه آله وسلم ومنقبة فاطمة عليها ص ۵۳۲)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

حضور علیہ السلام کے علم کا اندازہ کسی بشر کو نہیں

﴿حدیث نمبر 28﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَالَا اَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ . (بخاری شریف جلد اول باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۵۳۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرئیل ہیں آپ کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ دکھایا جاتا ہے جو میں نہیں دیکھتی ہوں اس سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس کی خبر دینا

﴿حدیث نمبر 29﴾

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِشْتَكٰى ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ

فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ اَنَّهُ قَدْمَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَّنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهٗ وَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَاَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ. (بخاری شریف جلد اول باب من لم يظهر حزنه عند المصيبة ص ۱۷۳، ۱۷۴)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار ہوگیا اور وہ فوت ہوگیا جبکہ حضرت ابوطلحہؓ باہر گئے ہوئے تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ بچہ فوت ہوگیا ہے تو اس نے اپنی زیب وزینت کی اور بچے کو گھر کے کونے میں علیحدہ رکھدیا۔

جب حضرت ابوطلحہؓ تشریف لائے تو کہا بچے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم نے عرض کی اس کی طبیعت کو سکون ہے مجھے امید ہے کہ وہ آرام کر چکا ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے گمان کیا کہ وہ اپنے بیان میں سچی ہے۔ انہوں نے رات کو ہم بستری کی جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے غسل کیا اور باہر جانے کا ارادہ کیا تو ام سلیمؓ نے ان کو بتایا کہ بچہ فوت ہوگیا۔

حضرت ابو طلحہؓ نے پیارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر حضور ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی جوان دونوں سے ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لئے تمہاری رات میں برکت فرمائے گا۔

حضرت سفیانؒ نے کہا کہ ایک انصاری آدمی نے خبر دی کہ میں نے ان دونوں کے نو بچے دیکھے وہ سب کے سب قرآن پاک کے قاری تھے۔

اخبار غیب (فتنوں کی خبریں)

﴿حدیث نمبر 30﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ. (بخاری شریف کتاب الفتن باب قول النبی الفتنة من قبل المشرق، رقم الحدیث ۶۵۶۳ جلد دوم ص ۱۰۵۰)

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ منبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا ''فتنہ اس طرف ہے جس جگہ سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا سورج نکلے گا۔

﴿حدیث نمبر 31﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ

سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ . (بخاری شریف جلد دوم باب قول النبی صلی الله علیه وسلم الفتنة من قِبل المشرق ص ۱۰۵۰)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کی طرف متوجہ تھے فرمایا کہ فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

﴿حدیث نمبر 32﴾

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ . (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۵۰ . باب الفتنة من قبل المشرق)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے شام میں برکت فرما، اے اللہ ہمارے لیے یمن میں برکت فرما۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ نجد کے بارے میں بھی دعا فرمائیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ تیسری مرتبہ یہ الفاظ کہے کہ اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور اس جگہ سے شیطان کا

سینگ طلوع ہوگا۔

ہر چیز کا علم عطا کیا گیا

﴿حدیث نمبر 33﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَءَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُوْرَةً اُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذَالِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرَّجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُهٗ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُهٗ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ. (بخاری شریف جلد اول کتاب التهجد باب إذا انفلتت الدابة فی الصلاة ص ۱۶۱، ۱۶۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور لمبی سورت پڑھی پھر رکوع کیا اور لمبا کیا پھر سر مبارک اٹھایا پھر دوسری سورت پڑھنی شروع کی پھر رکوع کیا اور حتی کہ اس کو پورا کیا

اور سجدہ کیا پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں (چاند اور سورج) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم یہ دیکھو (سورج گرہن) تو نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہو جائے۔

یقیناً میں نے اس مقام پر ہر چیز کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ جنت سے ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا ہوں جب کہ تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا بعض حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جبکہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں۔

میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا یہ وہی آدمی ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینے کا طریقہ نکالا۔

﴿حدیث نمبر 34﴾

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَأَلُوْا النَّبِیَّ ﷺ حَتّٰی اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَاتَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ يَبْكِیْ فَاَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحٰی يُدْعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِیْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَارَأَيْتُ فِی الْخَيْرِ

وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ قَالَ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأٰيَةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.﴾ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الفتن باب التعوذ من الفتن ص ۱۰۵۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کئے اور سوال کرنے میں مبالغہ سے کام لیا حضور ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں تمہارے سامنے اس سوال کا جواب دوں گا۔

میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا۔ کہ ایک آدمی نے کلام شروع کیا جب وہ کسی سے جھگڑ پڑا تو اس کو اس کے باپ کے غیر کی طرف سے پکارا جاتا تھا اس نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کی اور کہا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خیر اور شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان کو

دیوار کے پاس دیکھا۔

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارک کو اس آیت مبارکہ کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

''اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے بارے میں سوال نہ کرو اگر وہ ظاہر ہو جائیں تمہارے لئے تو تمہیں اچھی نہیں لگیں گی۔''

﴿حدیث نمبر 35﴾

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن قَتَادَةَ عن أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عن شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عن أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (بخاری شریف جلد دوم

کتاب الدعوات باب التعوذ فی الفتن ص ۹۴۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کئے اور سوال کرنے میں مبالغہ سے کام لیا حضور ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں تمہارے سامنے اس سوال کا جواب دوں گا۔

میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا۔ کہ ایک آدمی نے کلام شروع کیا جب وہ کسی سے جھگڑ پڑا تو اس کو اس کے باپ کے غیر کی طرف سے پکارا جاتا تھا اس نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کی اور کہا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خیر اور شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان کو دیوار کے پاس دیکھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارک اس آیت مبارکہ کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

"اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے بارے میں سوال نہ کرو اگر وہ ظاہر ہو جائیں تمہارے لئے تو تمہیں اچھی نہیں لگیں گی۔"

قبر کے حالات بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 36﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا . (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز ص ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تو سورج غروب ہو چکا تھا حضور ﷺ نے آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

علم کلی ازل تا ابد

﴿حدیث نمبر 37﴾

وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ

بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. (بخاری شریف جلد اول کتاب بدء الخلق ص ۴۵۳)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے ہم کو خبر دی مخلوق کی ابتداء سے یہاں تک کہ جنتی اپنی منازل (ٹھکانہ) میں اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ اس کو کسی نے یاد رکھا اور کسی نے یاد نہ رکھا۔

فائدہ:

یہ ہے علم ما کان و ما یکون جو ازل سے لے کر ابد تک اس کو حضور ﷺ صرف جانتے ہی نہیں بلکہ بیان بھی فرما دیا ہے۔ اسی کو اہلسنت علم کلی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی طرف قرآن پاک میں بھی اشارہ ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورۃ التکویر پارہ ۳۰ آیت نمبر ۲۴)

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

علم غیب اور حاضر و ناظر

﴿حدیث نمبر 38﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ حِیْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِیَامٌ وَّهِیَ قَائِمَةٌ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِیَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ قَالَتْ بِرَأْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَأَیْتُهُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُسْلِمُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ ﷺ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا اَنَّكَ مُوْقِنٌ وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهُ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۲)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس وقت سورج گرہن لگا ہوا تھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی تھی۔

میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر کہا سبحان اللہ۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کیا یہ اللہ کی نشانی

ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ فرمایا کہ ہاں!

پس جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی مگر اب اس مقام میں دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور جہنم بھی۔ اور میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں فتنوں سے آزمائے جاؤ گے دجال کے فتنے کی طرح۔

بہرحال جو مومن ہوگا وہ کہے گا کہ یہ محمد ﷺ ہیں ہم نے ان کی اجابت کی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ سو جا نیکی کے ساتھ اور ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے۔ بہرحال جو منافق ہوگا وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا تو میں نے کہہ دیا۔

﴿حدیث نمبر 39﴾

حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُوْنِىْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِىْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِىْ فَقَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول

اللہ ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ناپسند کیا۔ پھر لوگوں نے سوالوں کی کثرت کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال آیا اور فرمایا کہ مجھ سے پوچھو! تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا غلام ہے۔

پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جلال دیکھا تو عرض کیا کہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 40﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم باب الغضب فی الموعظہ ص ۱۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ناپسند کیا۔ پھر

لوگوں نے سوالوں کی کثرت کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال آیا اور فرمایا کہ مجھ سے پوچھو! تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔

پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا غلام ہے۔

پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جلال دیکھا تو عرض کیا کہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 41﴾

حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاتَسْئَلُوْنِىْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَدْخَلِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ سَلُوْنِىْ قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ

فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْناً وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً ﷺ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفاً فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جسوقت سورج ڈھلا نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھنے لگے جب سلام پھیرا تو پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑے بڑے امور بھی ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں جب تک اس اپنے مقام پر ہوں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور حضور ﷺ کثرت ست فرما رہے تھے پوچھو پوچھو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا ٹھکانہ کہاں ہے فرمایا کہ دوزخ ہے۔

پھر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ تیرا باپ ہے۔

حضور ﷺ بار بار یہ فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو، سوال کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات کہے تو حضور ﷺ نے خاموشی فرمائی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میرے سامنے ابھی ابھی جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئی جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا میں آج کے دن کی طرح خیر وشر میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

﴿حدیث نمبر 42﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا:

البتہ تحقیق میں نے ابھی جنت اور دوزخ کو دیکھا جب تمہیں نماز پڑھائی اس

دیوار کے قبلہ میں دونوں کی صورتیں پیش کی گئی پس میں نے آج کے دن کی طرح خیر وشر میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔

﴿حدیث نمبر 43﴾

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ رَجُلٌ یَّانَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ وَّنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ ۰۰۰ الایہ . (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں شخص۔اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یاایھا الذین آمنوا لاتسئلوا عن اشیاء ---------الایہ۔

علم غیب: جوسب سے آخر میں جنت میں جائے گا

﴿حدیث نمبر 44﴾

حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ

النَّارِ خُرُوْجاً مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اَنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری دوزخی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور آخری جنتی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر جنت میں جائے گا۔

یہ وہ آدمی ہے جو دوزخ سے سرینوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں جائے گا تو وہ اس کو لوگوں سے بھری ہوئی محسوس ہوگی۔ وہ واپس ہوگا اور کہے گا۔ اے پروردگار میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ فرمائے گا، جا جنت میں داخل ہو جا تیرے لئے دنیا کی مثل اور اس کی دس مثلیں ہیں یا فرمایا کہ تیرے لئے دنیا کی دس مثلوں کی مثل جنت ہے۔ وہ کہے گا،

اے میرے پروردگار تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے یا کہا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے (اور یہ بادشاہوں کے لائق نہیں)۔

میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دانت شریف ظاہر ہو گئے تو کہا جائے گا یہ شخص مرتبہ میں تمام جنتیوں سے ادنیٰ ہوگا۔

جنت کا دیکھنا

﴿حدیث نمبر 45﴾

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حدثنا اللَّيْثُ عن يَزِيْدَ عن اَبِیْ الْخَيْرِ عن عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ يَوماً فصَلّٰى عَلٰى اَهلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ على الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ واَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا. (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور احد کے شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر سلام پھیرنے کے بعد منبر شریف پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں نیک و بد پر گواہ ہوں۔ بخدا میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے

خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں دی گئیں ہیں۔ بخدا مجھے تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں مشغول ہوجاؤگے۔

آسمانوں کی خبر

﴿حدیث نمبر 46﴾

حَـدَّثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ حَدَّثنا اِسْمَاعِيْلُ عَـن اِبْـرَاهِيْـمَ بْـنِ الْمُهَاجِرِ عن مُّجَاهِدٍ عن مُوَرِّقٍ عن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ اِنِّیْ اَرٰی مَـالَا تَـرَوْنَ وَاَسْـمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّـمَـآءُ وَحُـقَّ لَهَـا اَنْ تَـاِطَّ مَـافِيْهَـا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اَلّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَـاجِـداً وَاللّٰـهِ لَـوْ تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَّلَبَـكَيْتُـمْ كَثِيْـراً وَّمَـاتَـلَـذَّذْتُـمْ بِـالـنِّسَـآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّـعُـدَاتِ تَـجْـاَرُوْنَ اِلَـى الـلّٰـهِ لَـوَدِدْتُّ اَنِّیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۵، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون مااعلم لضحکتم قلیلا)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے اس میں چار انگل بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لئے سربسجود نہ ہوں۔ اللہ کی قسم جو کچھ مجھے معلوم ہے

اگر تم جان لیتے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرتے جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کبھی کٹ جاتا۔

فتنوں کی خبر

﴿حدیث نمبر 47﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قال قامَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ علَى الْمِنبَرِ فقال هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ. هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ (ترمذی شریف جلددوم ص ۵۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ فتنوں کی زمین ہے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا سورج کا سینگ۔

رؤیتِ باری تعالیٰ اور علم کلی

﴿حدیث نمبر 48﴾

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سعيدٍ عن سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هذا الْحَدِيْثِ وقال يَحْيَى بْنُ عمَّارةَ حدثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيدٍ اخبرنا عبدُ

الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن اَيُّوبَ عن اَبِىْ قِلَابَةَ عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِىَ اللَّيْلَةَ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قال اَحْسِبُهٗ فِىْ الْمَنَامِ فقال يَا مُحَمَّدُ ﷺ هَلْ تَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلىٰ قال قُلْتُ لا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىَّ اَوْ قَالَ فِىْ نَحْرِىْ فَعَلِمْتُ مَافِىْ السَّمٰوَاتِ وَمَافِى الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ هَلْ تَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلىٰ قُلْتُ نَعَمْ فِىْ الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِى الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْىُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِىْ الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلوٰةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

قَالَ اَبُو عِيسَى وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِى قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى هَذَا الْحَدِيْثِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِى قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۵)

حضرت بندار رضی اللہ عنہ بواسطہ حضرت یحیی بن سعید اور حضرت سفیان اعمش سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا خواب میں اور پوچھا اے محمد ﷺ جانتے ہو مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی یا فرمایا کہ اپنے سینے میں پائی اور میں نے زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد ﷺ جانتے ہو مقربین فرشتے کس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ میں نے عرض کی ہاں میں جانتا ہوں کہ کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے تھے اور کفارات یہ ہیں کہ نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا مساجد کی طرف پیدل چلنا اور مشقت کے وقت کامل وضوء کرنا جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اسے بھلائی پر ہی موت آئی۔ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔

نیز فرمایا کہ اے محمد ﷺ آپ نماز کے بعد یہ دعا مانگیں

قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ

الْمَسَاكِيْنَ وَإِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت (کی توفیق) اور فتنہ کے وقت موت کا سوال کرتا ہوں کہ بغیر فتنے میں ڈالے اپنی طرف بلا لے)

اور درجات یہ ہیں۔ سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا، رات کے وقت (تہجد) کی نماز پڑھنا اس وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

رؤیتِ باری تعالیٰ اور علم کلی

﴿حدیث نمبر 49﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حدَّثَنِي عن قَتَادَةَ عن اَبِيْ قِلَابَةَ عن خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَتَانِيْ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ رَبِّ لَا اَدْرِيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِيْ نَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ

وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ. هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْماً فَرَأَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى. (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت ہی اچھی صورت میں آیا اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کیا اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب جان لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی، میں حاضر ہوں اور بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا درجات اور کفارات اور مساجد کی طرف قدموں کے اٹھانے اور تکلیف و مشقت کے وقت میں کامل وضوء کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ جس نے ان کی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اس کی موت بھی بہتر ہوگی اور گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے اسی دن اس کی ماں نے

جنا۔

یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے طویل روایت کی گئی ہے۔ اس حدیث کے مطابق آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اونگھ رہا تھا پھر مجھے نیند آگئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت ہی حسین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 50﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ هَانِئٍ حدثنا اَبُوْ هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حدثنا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عن مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اَنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَلِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلٰوتِىْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى

قُلْتُ لَااَدْرِیْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَیْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَیْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّیْكَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْكَرِیْهَةِ قَالَ فِیْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ و قَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَایِشٍ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَهٰذَا غَیْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِیْدُ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَایِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَايِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۰۰) ترجمہ از علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ کو نماز فجر کے وقت میں ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں حضور ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز کے ساتھ فرمایا اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا:

میں رات کو اٹھا وضوء کیا اور جس قدر نماز میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا میرے رب نے فرمایا، اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی میں (اپنے آپ) نہیں جانتا۔

تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی میں نے اس سے ہر چیز کو پہچان لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کفارات کے بارے میں۔ فرمایا وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نیک اعمال کی طرف چلنا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضوء کرنا اور فرمایا کہ کس چیز میں (مقرب فرشتے جھگڑا کرتے ہیں)؟ عرض کی کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگو!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ

”اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین

سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یہ حق ہے اور اسے پڑھو اور سیکھو"۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے جسے ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے واسطے سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن لجلاج نے عبد الرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آگے حدیث بیان کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے آقا ﷺ سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عائش نے حضور ﷺ سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور عبد الرحمٰن بن عائش کو حضور ﷺ سے سماعت حاصل نہیں۔

فائدہ جلیلہ: اس حدیث کے تحت علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب حاشیہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث معاند ناشرین نے وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو حدیث

مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتی اسے کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ یہی حشر ہوا چونکہ اس حدیث میں حضور ﷺ کے لئے کلی علم غیب کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے ہر چیز کو روشن اور ظاہر کر دیا اور ان اشیاء کا عرفان حاصل ہوا۔ لہذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولا حاشیہ میں لایا گیا پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جبکہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ صحیح ترمذی بشرح الامام ابی بکر بن عربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲، ص ۱۱۴ تا ۱۱۷۔ اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴، ص ۱۷۴، ۱۷۵۔ (ترمذی شریف مترجم از علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب)

فائدہ: ہمارے پاس ترمذی شریف فاروقی کتب خانہ ملتان موجود ہے جس پر مختلف علماء کے حواشی بھی موجود ہیں۔ مثلا از علامہ انور شاہ کاشمیری اور مولانا احمد علی سہارن پوری وغیرہ اس میں بھی یہ حدیث موجود نہیں جبکہ صاحب مشکوۃ نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث ترمذی شریف میں موجود ہے، مشکوۃ شریف ص ۲۷۔

جنتیوں اور دوزخیوں کے نام

﴿حدیث نمبر 51﴾

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حدثنا اللَّيْثُ عن اَبِىْ قَبِيْلٍ عن شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ يَدِهٖ

كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لاَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا
اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ
اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ
فَلاَيُزَادُ فِيْهِمْ وَلاَ يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ
مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ آبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ
اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلاَيُزَادُ فِيْهِمْ وَلاَيُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُمْ
فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا
وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ
عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ
ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ
فَرِيْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِی السَّعِيْرِ. (ترمذی شریف جلد دوم ص
۳۶) مشکوۃ شریف باب الایمان بالقدر ص ۲۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔

آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام جہانوں کے

رب کی طرف سے ایک کتاب ہے۔اس میں جنتیوں اوران کے آباؤاجداداور قبائل کے نام ہیں۔آخر میں ان کی میزان ہے۔اب ان میں کبھی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی۔

پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤاجداداوران کے قبائل کے نام ہیں۔آخر میں ان کا میزان ہے۔اور فرمایا کہ اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر انجام کار (کے لکھنے) سے فراغت ہوچکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے۔آپ نے فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ اعمال جنت پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔اور دوزخی کا خاتمہ اعمال دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہوگیا، ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

قیامت تک کے حالات بتانا

﴿حدیث نمبر 52﴾

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

اخبرنا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ عن اَبِیْ نَضْرَۃَ عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا صَلوٰۃَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَّكُوْنُ اِلیٰ قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ. (ترمذی شریف جلد دوم ص ۴۲، ابواب الفتن)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا اُسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

تمام جہان کے حالات کا مشاہدہ فرمانا

﴿حدیث نمبر 53﴾

حدثنی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْییٰ قَالَ انا ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وحدَّثنِی اَبُوْالطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْمُرَادِیُّ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عن یُوْنُسَ عنِ ابْنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قالتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَیَاۃِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْمسجدِ فَقامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآئَهٗ فَاقْتَرَءَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ قِرَآءَۃً طویلةً ثم كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعاً طویلًا ثم رَفَعَ رَاْسَهٗ فقال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثم قامَ فَاقْتَرَءَ

قِراَۃً طویلۃً ھِیَ اَدْنیٰ مِنَ الْقِرَآءَ ۃِ الْاُوْلیٰ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رَکُوْعًا طَوِیْلًا هُوَ اَدْنیٰ مِنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثم قال سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْالطَّاھِرِ ثم سَجَدَ ثم فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُخْریٰ مِثْلَ ذَالِکَ حَتّٰی اسْتَکْمَلَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجْدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَنْصَرِفَ ثم قامَ فخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثم قال اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَالِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَأَیْتُمُوْھَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ وقال اَیْضاً فصَلُّوْا حَتّٰی یُفَرِّجَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وقال رسولُ اللّٰہِ ﷺ رَأَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا کُلَّ شَیْءٍ وُعِدْتُّمْ حَتّٰی لَقَدْ رَأَیْتُمُوْنِیْ اُرِیْدُ اَنْ آخُذَ قِطَفاً مِّنَ الْجَنَّۃِ حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ جَعَلْتُ اَقْدَمُ وَقال الْمُرَادِیُّ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَیْتُ جَھَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ تَأَخَّرْتُ وَرَأَیْتُ فِیْھَا عَمْرَو بْنَ لُحَیٍّ وَّھُوَ الَّذِیْ سَیَّبَ السَّوَآئِبَ وَانْتَھٰی حَدِیْثُ اَبِی الطَّاھِرِ عِنْدَ قَوْلِہٖ فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۶ کتاب الکسوف)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا۔

رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے

آپ کے پیچھے صف باندھ لی رسول اللہ ﷺ نے طویل قرأت کے بعد رکوع کیا اور کافی لمبا رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا سمع اللہ لمن حمد ربنا ولک الحمد. پھر کھڑے ہو کر قرات کی اور یہ قرات پہلی قرات سے کم تھی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد۔ پھر سجدہ کیا۔

ابو طاہر نے اپنی روایت میں سجدے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے دوسری رکعات میں بھی ایسا کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لئے۔ اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی ثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں نہ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے نہ کسی کی حیات کی وجہ سے۔ جب تم انہیں گرہن میں دیکھو تو نماز کی پناہ میں آؤ۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نماز پڑھو حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کر دے۔

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی اس نماز کے قیام میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے حتی کہ بالیقین میں نے دیکھا کہ میں جنت کے خوشوں کو توڑ رہا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور بالیقین میں نے جہنم کو دیکھا جس وقت تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا

اور بالیقین میں نے دیکھا کہ جہنم کا بعض حصہ دوسرے بعض کو پاش پاش کر رہا ہے۔ میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے بتوں کے ساتھ نامزد اونٹوں کے کھانے کو حرام قرار دیا تھا۔

ابوطاہر کی روایت وہاں ختم ہوگئی تھی جہاں آپ نے نماز کی طرف سبقت کرنے کا حکم دیا تھا۔ اوراس کے بعد والے حصہ کو ذکر نہیں کیا۔

فتنہ دجال کی خبر

﴿حدیث نمبر 54﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِيْ ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ عَائِشَةَ رضی الله عنها تَسْئَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَائِذًا بِاللّٰهِ ذَالِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَخَرَجْتُ فِيْ نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِى الْحُجَرِ فِيْ الْمَسْجِدِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّرْكَبِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مُصَلَّاهُ الَّذِىْ كَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ

دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَرَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلاً وَّھُوَ دُوْنَ ذَالِکَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ الْقُبُوْرِ کَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَۃَ فَسَمِعْتُ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنھا تَقُوْلُ فَکُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعْدَ ذَالِکَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۷، کتاب الکسوف)

ترجمہ: عمرہ کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت نے آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ سوال کیا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

پھر دوسرے روز رسول اللہ ﷺ کسی سواری پر سوار ہو کر گئے اور (اس روز) سورج کو گہن لگ گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے عقب سے مسجد میں آئی درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز پڑھانے کی جگہ تشریف لے گئے۔

آپ نے نماز شروع کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز شروع کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل قیام کیا پھر

آپ نے بہت طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر آپ نے بہت طویل قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ رکوع سے سر اٹھایا درآنحالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔

پھر آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے تم لوگ قبروں میں دجال کے فتنہ کی طرح فتنوں میں مبتلا ہوگے۔ عمرہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی تھیں کہ میں نے دیکھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

جنت کے حالات کا مشاہدہ کرنا

﴿حدیث نمبر 55﴾

حَدَّثَنِی یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهٖ فَأَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی جَعَلُوْا یَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذَالِکَ فَکَانَتْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلِجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ حَتّٰی لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ

مِنْهَا قِطْفاً فَقَصَرْتُ يَدَیْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَأَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَّجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۷. باب الکسوف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سخت گرمی کے ایام میں سورج کو گہن لگ گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز (کسوف) پڑھائی جس میں اس قدر طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے پھر بہت طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر بہت دیر تک کھڑے ہوئے پھر طویل رکوع کیا پھر طویل قیام کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے پھر اسی طرح ایک اور رکعت پڑھی۔ یہ چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔

پھر فرمایا مجھ پر وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل ہو گے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتی کہ اگر میں اس سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے سکتا تھا لیکن میں نے اپنا ہاتھ اس سے روک لیا۔ مجھ پر جہنم پیش کی گئی، میں نے جہنم میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جس کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس عورت نے بلی کو باندھ کر

رکھا، نہ اسے خود کھلایا نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے کچھ چیز کھا لیتی ۔اور میں نے جہنم میں ابو ثمامہ عمر بن مالک کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے۔

(معاذ اللہ) لوگ کہتے ہیں کہ کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے سورج یا چاند کو گہن لگتا ہے حالانکہ سورج اور چاند کا گہن لگنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو تم نماز پڑھا کرو حتی کہ وہ روشن ہو جائیں۔

﴿حدیث نمبر 56﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِیْ اللَّفْظِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَالِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكْعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَاَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَءَ قِرَآءَةً دُوْنَ الْقِرَآءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَءَ قِرَآءَةً دُوْنَ الْقِرَآءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ

......

مَامِنْ شَیْئٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا وَقَدْ رَأَیْتُهُ فِیْ صَلٰوتِیْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَذَالِکُمْ حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰی رَأَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِیْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰی رَأَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعاً ثُمَّ جِیْءَ بِالْجَنَّةِ وَذَالِکَ حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ یَدِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَیْهِ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَیْئٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَأَیْتُهُ فِیْ صَلَاتِیْ هٰذِهٖ. (مسلم شریف جلد اول باب الکسوف ص۲۹۷،۲۹۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں............

اور جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اس نماز کے دوران دیکھ لیا۔ میرے سامنے جھنم لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا کہ اس کی لپٹ مجھ تک نہ آجائے یہاں تک کہ میں نے اس جھنم میں صاحب عصا کو دیکھا جو جھنم میں اپنی ہڈیوں کو کھینچ رہا تھا وہ شخص اس لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا۔ اگر حاجی کو پتہ چل جاتا تو کہتا یہ کپڑا میری لاٹھی میں

اٹک گیا تھا۔ اگر اس کو پتہ نہ چلتا تو (کپڑے) لے جاتا۔

اور یہاں تک کہ میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھے رکھا تھا نہ اس کو خود کھلایا نہ اس کو چھوڑا تا کہ وہ حشرات الارض میں سے کچھ کھا لیتی حتی کہ وہ بلی بھوک سے مر گئی۔ پھر میرے سامنے جنت لائی گئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے (نماز میں) آگے بڑھتے دیکھا۔ میں نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھایا تا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تا کہ تم انہیں دیکھ لو پھر مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں۔ بہر حال جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اپنی اس نماز میں دیکھ لیا۔

مشاہدہ کائنات (ساری کائنات کو دیکھنا)

﴿حدیث نمبر 57﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا..........

فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَامِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ رَأَيْتُهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهُ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذَالِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيُؤْتٰى اَحَدُكُمْ

فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ ....(مسلم شریف باب الکسوف جلد اول ص ۲۹۸)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ....

پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا ''ہر وہ چیز جس کو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا اس کو میں نے اس جگہ دیکھ لیا ہے حتیٰ کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ عنقریب تمہاری قبروں میں ایسی آزمائش کی جائے گی جیسی مسیح دجال کے وقت آزمائش ہوگی۔ تم میں سے ہر شخص کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 58﴾

وَحَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا ....

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ هٰذَا ثُمَّ رَأَیْنَاکَ کَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِکُفْرِهِنَّ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ

لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَارَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ. (مسلم شریف باب الکسوف جلد اول ص ۲۹۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں..............

صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے (نماز میں) آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لے رہے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ لیتے لیتے رک گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا میں اس سے ایک خوشہ توڑنے لگا۔ اگر میں اس خوشے کو توڑ لیتا تو تم اس کو اپنی اس دنیا تک کھاتے رہتے۔ اور میں نے جھنم کو دیکھا اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا، میں نے جھنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ان کے ساتھ ساری عمر نیکی کرتے رہو اور پھر تم سے یہ کوئی ذراسی (ناگوار) چیز دیکھ لیں تو کہے گی کہ میں نے تمہارے پاس کبھی بھی اچھائی نہیں دیکھی۔

﴿حدیث نمبر 59﴾

حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جُحَیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَأَیْتُنِی فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْئَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ

اَشْیَآءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَکُرِبْتُ کُرْبَةً، مَا کُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرَبٌ جَعْدٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شِبْهاً عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ ﷺ وَفَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَامُحَمَّدُ ﷺ هٰذَا مَالِکٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ. (مسلم شریف جلد اول باب معراج ص ۹۶)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے واقعہ معراج کے بارے میں سوالات کررہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں پوچھیں جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا وہ مجھ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھتے رہے اور میں دیکھ دیکھ کر بیان کرتا رہا۔ اور میں نے اپنے آپ کو گروہ انبیاء کرام علیھم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں

کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے۔ پھر عیسی بن مریم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور تمہارے پیغمبر ﷺ ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا اور میں ان سب کا امام ہوا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا، یہ مالک ہیں جو جھنم کے داروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں ان کے طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

علم تفصیلی

﴿حدیث نمبر 60﴾

جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا آپ ﷺ اسے جانتے ہیں

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ کِلَاهُمَا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجاً مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْواً فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اِنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ

لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَۃَ اَمْثَالِھَا اَوْ اِنَّ لَکَ عَشَرَۃَ اَمْثَالِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِیْ اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ قَالَ فَکَانَ یُقَالُ ذَاکَ اَدْنیٰ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً. (مُسلم شریف جلد اول ص ۱۰۵)

لغات:

حبواً کا معنی سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے (لغات الحدیث) دوسری حدیث پاک میں زحفاً کا لفظ آیا ہے اس کا معنی بھی یہی گھسٹنا یا سرین کے بل چلنا (لغات الحدیث)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جھنم سے کون نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں کون داخل ہوگا۔ وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو کہلوں کے بل گھسیٹتا ہوا جھنم سے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا! جب وہ جنت میں جائے گا تو وہ یہ سمجھے گا کہ جنت تو بھر چکی ہے وہ واپس لوٹ آئے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا ''اے میرے رب جنت تو بھر چکی ہے۔'' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا اور وہ پھر یہ سمجھے گا کہ جنت تو بھر چکی ہے پھر وہ واپس لوٹ آئے گا۔ اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں نے تو

جنت کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا تجھے جنت میں دنیا اور اس کی مثل دس گنا زیادہ مل جائے گی۔ وہ شخص عرض کرے گا کہ اے اللہ تو مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر حضور ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک جنتی کا سب سے کم درجہ ہے۔

حضور ﷺ کا علم مبارک

﴿حدیث نمبر 61﴾

آپ سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے کو جانتے ہیں

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ -وَاللَّفْظُ لأَبِي كُرَيْبٍ -قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنِّي لأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ -قَالَ -فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ .فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ .فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا -قَالَ -فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

-صلی الله علیه وسلم -ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اس شخص کو یقیناً جانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا۔ وہ شخص کہلوں کے بل گھسیٹتا ہوا جھنم سے نکلے گا اس شخص سے کہا جائے گا کہ چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ شخص جنت میں جا کر دیکھے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہ رہے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا کہ کیا وہ وقت تمہیں یاد ہے جسے گزار کر آئے ہو؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمنا کرو۔ وہ تمنا کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا جو تمنا کی ہے وہ بھی لے لو اور تمام دنیا کی دس گنا جگہ بھی لے لو۔ وہ شخص کہے گا کہ تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو مالک ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر ہنس دیے اور آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

آپ آخری جنتی کو بھی جانتے ہیں یہ علم غیب ہے۔

﴿حدیث نمبر 62﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم -قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلاَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ .(مسلم

شریف جلد اول ص ۹۶)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قریش نے (میرے دعویٰ معراج کو) جھٹلایا اس وقت میں حطیم کعبہ میں کھڑا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس مجھ پر منکشف کردیا اور میں اسے دیکھ دیکھ کر کفار کو اس کی نشانیاں بتلا رہا تھا۔

﴿حدیث نمبر 63﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ آخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِیْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا مَاجَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مَااَعْطَاهُ اَحَداً مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلْاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاابْنَ آدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِیْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْئَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ تَعَالٰی يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰی مَالَاصَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ آدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِیْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ

مِنْهَا تَسْئَلُنِیْ غَیْرَهَا فَیُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا یَسْئَلَهٗ غَیْرَهَا وَرَبُّهٗ تَعَالٰی یَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ یَرٰی مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَیْهِ فَیُدْنِیْهِ مِنْهَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا ثُمَّ یُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا لَا اَسْئَلُکَ غَیْرَهَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ آدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْئَلَنِیْ غَیْرَهَا قَالَ بَلٰی یَارَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْئَلُکَ غَیْرَهَا وَرَبُّهٗ تَعَالٰی یَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ یَرٰی مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَیْهِ فَیُدْنِیْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا فَیَسْمَعُ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْهَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ آدَمَ مَا یَصْرِیْنِیْ مِنْکَ اَیُرْضِیْکَ اَنْ اُعْطِیَکَ الدُّنْیَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَضَحِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِیْ مِمَّ اَضْحَکُ قَالُوْا مِمَّ تَضْحَکُ فَقَالَ هٰکَذَا ضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَکُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ ضِحْکِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حِیْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْکَ وَلٰکِنِّیْ عَلٰی مَا اَشَاءُ قَادِرٌ۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسیٹتا ہوا جھنم سے اس حال میں نکلے گا کہ جھنم کی آگ اسے جلا رہی ہوگی جب جھنم سے نکلے

گا تو پلٹ کر جہنم کی طرف دیکھے گا اور جہنم سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ بڑی برکت والی وہ ذات ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطاء فرمائی ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی ایسی نعمت عطاء نہیں کی۔ پھر اس کے لئے ایک درخت بلند کیا جائے گا وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے حتیٰ کہ میں اس کے سائے کو حاصل کروں اور اس کے پھلوں سے پانی پیئوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو کوئی اور سوال کرے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ ہرگز نہیں، اے میرے رب۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہ کرنے کا معاہدہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر صبر کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پھلوں کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا پھر اس کے لئے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ شخص عرض کرے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیئوں۔ اور اس کے بعد اب میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اب اگر میں تجھے اس درخت تک پہنچا دوں تو کیا پھر تو مجھ سے کوئی اور سوال کرے گا؟ اللہ تعالیٰ پھر اس سے عہد لے گا کہ وہ کوئی

اور سوال نہیں کرے گا تاہم وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں معذور ہوگا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن کے بغیر صبر ممکن نہیں ہوسکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کردے گا۔ وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا پھر اس کو جنت کے دروازے پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین ہوگا۔ پھر وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیئوں اور اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ابن آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد کوئی سوال نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس کو معذور قرار دے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر انسان کو صبر نہیں آسکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کردے گا۔ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنتیوں کی آوازیں سنے گا پھر وہ عرض کرے گا اے میر رب مجھے اس جنت میں داخل کردے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ اے ابن آدم تیرے سوالوں کو کیا چیز روک سکتی ہے۔ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے جنت میں دنیا اور اس جیسی اور جگہ دے دوں وہ شخص عرض کرے گا کہ اے میرے رب تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ یہ حدیث سنا کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس دیے۔ پھر آپ نے حدیث سننے والوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ میں کیوں ہنسا

ہوں ۔لوگوں نے کہا فرمایئے آپ کیوں ہنسے ہیں ؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ بات فرما کر ہنسے تھے تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنسے ہیں ۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس شخص نے یہ کہا کہ کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں مذاق نہیں کرتا لیکن میں ہر چیز پر قادر ہوں ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل ہونے والے آخری شخص کو بھی جانتے ہیں ۔

﴿حدیث نمبر 64﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَّفَهُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَمَثَّلَ لَهُ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اَكُوْنُ فِیْ ظِلِّهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَاابْنَ آدَمَ مَايَصْرِيْنِیْ مِنْكَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى سَلْ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ وَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ

مَااُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۶)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے سب سے کم درجہ کا شخص وہ ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جھنم سے جنت کی طرف پھر دے گا اور اس کے لئے ایک سایہ دار درخت بنا دے گا ۔وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں ۔امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث سابق کی مثل ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ اے ابن آدم تیری آرزوؤں کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے ۔اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں بھی پوری کر لو اور اس کی مثل دس گنا اور لے لو۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں داخل کرے گا اور خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں اس کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھ کو ہمارے لئے زندہ کیا اور ہم کو تیرے لئے زندہ رکھا۔ وہ شخص کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ کسی کو بھی اتنی نعمتیں نہ دی ہونگی۔

حضور علیہ السلام جس طرح آگے دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے دیکھتے ہیں

﴿حدیث نمبر 65﴾

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

وَهُوَ ابْنُ مُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِیْ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں۔

جنت سے پھل توڑنا علم غیب اور حاضر وناظر

﴿حدیث نمبر 66﴾

وَحَدَّثَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَايَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذَالِكَ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِیْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْداً وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ

الدُّنیا وَرَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَراً قَطُّ وَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ أَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلیٰ اِحْدَاھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئاً قَالَتْ مَارَأَیْتُ مِنْکَ خَیْراً قَطُّ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بہت لمبا قیام فرمایا، سورت بقرہ کی تلاوت کے برابر، پھر آپ نے بہت لمبا رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور بہت طویل قیام کیا۔ یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا اور پھر پلٹے۔ تحقیق سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ ان کو گرہن کسی کی موت سے نہیں لگتا اور نہ ہی کسی کی حیات سے، اگر تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑا ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ اس کے پکڑنے سے رک گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تھا اور اس سے انگوروں کا گچھا لینا چاہا۔ اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے اور میں نے جہنم کو دیکھا۔ میں نے آج سے پہلے ایسا منظر کبھی

نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنم میں عورتیں تھیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے کفر کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی تھیں۔ وہ احسانوں کا انکار کرتی تھیں۔ اگر تم کسی عورت پر ساری زندگی احسان کرتے رہو اور ایک دن کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔

آنے والے حالات کا علم

﴿حدیث نمبر 67﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ -يَعْنِى ابْنَ أَبِى حَازِمٍ- عَنْ أَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ -وَاللَّفْظُ هَذَا- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ -يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ- عَنْ أَبِى حَازِمٍ أَخْبَرَنِى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا- قَالَ -فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِىُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ. فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِى عَيْنَيْهِ -قَالَ- فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِىَ بِهِ فَبَصَقَ

رَسُولُ اللّٰہِ -صلی اللہ علیہ وسلم -فِی عَیْنَیْہِ وَدَعَا لَہُ فَبَرَأَ حَتّٰی کَأَنْ لَمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُونُوا مِثْلَنَا .فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ إِلَی الإِسْلاَمِ وَأَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیہِ فَوَاللّٰہِ لأَنْ یَھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلاً وَاحِدًا خَیْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ یَکُونَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۷۹)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح کرے گا۔ اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہوگی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ صحابہ نے اس حال میں رات گزاری کہ دیکھئے حضور ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں۔ جب صبح صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور ﷺ اسی کو جھنڈا عطا کریں گے، آپ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو بلاؤ۔ حضرت علی کو بلایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا کی۔ ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا کبھی دکھی ہی نہیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں ان

سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ نرمی سے روانہ ہو جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں۔ بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

﴿حدیث نمبر 68﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِيْ ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ) عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِداً فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صِبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لَيَاْخُذَنَّ لِلرَّايَةِ غَداً رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. مسلم شریف جلد دوم ص ۲۷۹)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ پھر انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ پھر حضرت علی نکلے اور نبی کریم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا فرمایا کہ کل جھنڈا وہ شخص لے گا

جواللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہوگی۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کی امید نہ تھی کہ صحابہ کرام نے کہا ''یہ حضرت علی ہیں'' رسول اللہ نے ان کو جھنڈا عطا کر دیا۔ اور اللہ نے ان کو فتح دے دی۔

منبر پر کھڑے ہو کر سب کچھ بیان کر دیا

﴿حدیث نمبر 69﴾

وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَقَاماً مَّاتَرَکَ شَیْئًا یَّکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذَالِکَ اِلیٰ قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ قَدْ عَلِمَہٗ اَصْحَابِیْ هٰؤُلَآءِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ مِنْہُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِیْتُہٗ فَاَرَاہُ فَاَذْکُرُہٗ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْہَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْہُ ثُمَّ اِذَا رَاٰہُ عَرَفَہٗ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کو بیان کر دیا جس نے ان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔ اس واقعہ کو میرے یہ اصحاب جانتے ہیں۔ بعض چیزوں کو میں

بھول گیا تھا لیکن جب میں نے ان کو دیکھا تو یاد آ گئیں، جس طرح کوئی شخص کسی کا چہرہ بھول جائے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 70﴾

امام مسلم نے اس حدیث پاک کی ایک اور سند ذکر کی ہے

وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ .وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ . (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

یہ حدیث حضرت اعمش سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور انہوں نے اس حدیث پاک کو وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ کے الفاظ تک روایت کیا ہے اس کے بعد انہوں نے ذکر نہیں کی۔

﴿حدیث نمبر 71﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلَّا اَنِّىْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَايُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ . (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا

اس کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی ہے۔ اور ہر چیز کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اھل مدینہ کو کیا چیز مدینہ سے نکالے گی۔

﴿حدیث نمبر 72﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

امام مسلم نے اس حدیث پاک کو دوسری سند سے روایت کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 73﴾

وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُوْ زَيْدٍ (يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ) قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعَدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۰)

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم کو خطبہ ارشاد فرمایا حتّٰی کہ ظہر کی نماز کا

وقت ہوا، آپ نے منبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہم کو خطبہ ارشاد فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ نے اتر کر عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا حتی کہ سورج غروب ہو گیا پھر آپ نے ہمیں تمام چیزیں بتا دیں جو ہو چکی تھیں اور ہونے والی تھیں (یعنی ما کان وما یکون کی خبریں دیں) سو جو ہم میں سے زیادہ حافظہ والا تھا وہ زیادہ عالم تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے جمیع ما کان وما یکون یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے سب کا علم ثابت ہو گیا اسی کو علم کلی سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ (فردوسی)

﴿حدیث نمبر 74﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ -وَاللَّفْظُ لابْنِ حُجْرٍ -حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلاَّ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ .قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى لاَ يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلاَ يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ .ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ -فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ .قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ

شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً -إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا -حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً .قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ .قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

(مسلم شریف جلد دوم ۳۹۲)

حضرت یسیر بن جابر سے روایت ہے کہ کوفہ میں سرخ آندھی چلی اور ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عبداللہ بن مسعود قیامت آگئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مال غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے پھر ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمان جمع ہوں گے۔ میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں فرمایا ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے۔ پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں۔ پھر مسلمان خوب جنگ کرتے رہیں گے حتی کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آجائے گا۔ پھر یہ دستہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے۔ پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے۔ پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا۔ اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا۔ وہ ایسی جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ کی مثال نہیں ہوگی حتی کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں سے گزریں گے وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ اور مردہ ہو کر گر پڑیں گے۔ ایک باپ کی اولاد سو

تک ہوگی ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی نہیں بچے گا۔ اس صورت سے دو چار ہونگے کہ اس سے بڑی افتاد آپڑے گی۔ ایک چیخ سنائی دے گی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال آچکا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑ سواروں کا دستہ بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ، دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ روئے زمین کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے ہوں گے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ یہ حدیث اسیر بن جابر سے مروی ہے۔

بیٹے کی بشارت: ماں کے پیٹ میں کیا ہے

﴿حدیث نمبر 75﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِىْ طَلْحَةَ يَشْتَكِىْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِىُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِىْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَآءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِىَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِىْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِىَ بِهِ النَّبِىَّ ﷺ فَاَتٰى بِهِ النَّبِىَّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِىُّ

ﷺ فَقَالَ اَمَعَهُ شَیْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِیْهِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ ثُمَّ حَنَّکَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۰۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ باہر تشریف لے گئے تو وہ بچہ فوت ہوگیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس لوٹے تو پوچھا میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا وہ پہلے کی بہ نسبت پرسکون ہے پھر حضرت ام سلیم نے ان کو شام کا کھانا پیش کیا حضرت ابوطلحہ نے کھانا کھایا پھر انہوں نے عمل زوجیت کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت ام سلیم نے کہا کہ جاؤ جا کر بچہ کو دفن کردو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے فرمایا کیا رات کو تم نے عمل زوجیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ایک بچہ پیدا ہوا۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے جاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے اور حضرت ام سلیم نے کچھ کھجوریں بھیجیں تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس بچہ کو لیا اور پوچھا کہ کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟ حاضرین نے کہا، جی کھجوریں ہیں۔ آپ نے ان کھجوروں کو چبایا پھر ان کو اس بچہ کے منہ میں ڈال دیا اور یہ اس کی گھٹی تھی۔ اور آپ نے اس بچہ کا

نام عبداللہ رکھا۔

علم غیب اور حاضر وناظر

﴿حدیث نمبر 76﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْماً فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَی الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا. (مسلم شریف جلد دوم ص ۲۵۰)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ باہر گئے۔ اہل احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر پلٹ آئے اور فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اور میں تمہاری گواہی دوں گا اور بخدا لاریب میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا فرمایا کہ روئے زمین کی چابیاں، اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ ہے کہ دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔

فائدہ: یعنی آپ کو اس کا خدشہ نہیں تھا کہ پوری امت مشرک ہو جائے گی۔ سو بعض لوگوں کا مرتد ہو کر ہندو یا عیسائی ہو جانا کسی حدیث کی پیش گوئی کے خلاف نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 77﴾

حَدَّثَنِی اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرْجِ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلْمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِیْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَیْتُ امْرَأَةَ اَبِیْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۲۹۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جنت دیکھائی گئی۔ میں نے وہاں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿حدیث نمبر 78﴾

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِی طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰی أَكُوْنَ أَنَا أُحَدِّثُهُ -قَالَ- فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَیْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ -فَقَالَ- ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ

أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لاَ .قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ .قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِى حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِى بِابْنِى . فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِى غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا .قَالَ فَحَمَلَتْ -قَالَ -فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فِى سَفَرٍ وَهِىَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لاَ يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - -قَالَ -يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ إِنَّهُ يُعْجِبُنِى أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرَى -قَالَ -تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِى كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ .فَانْطَلَقْنَا -قَالَ -وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلاَمًا فَقَالَتْ لِى أُمِّى يَا أَنَسُ لاَ يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم .-فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - -قَالَ -فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِى

قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ ۔قُلْتُ نَعَمْ .فَوَضَعَ الْمِيسَمَ -قَالَ -وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلاَكَهَا فِي فِيهِ حَتَّى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا -قَالَ -فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الأَنْصَارِ التَّمْرَ .قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم کے بطن سے حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا فوت ہوگیا حضرت ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ حضرت ابوطلحہ کو ان کے بیٹے کے انتقال کی خبر اس وقت تک نہ دینا جب تک کہ میں خود نہ بتا دوں۔ حضرت ام سلیم نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔ پھر حضرت ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہوگئے اور اپنی جنسی خواہش بھی پوری کرلی۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوطلحہ یہ بتاؤ کہ اگر کچھ لوگ کسی کو عاریتاً کوئی چیز دیں اور وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا وہ ان کو منع کر سکتے ہیں؟ حضرت ابو طلحہ نے کہا نہیں۔ حضرت ام سلیم نے کہا تو پھر اپنے بیٹے کے متعلق یہی گمان کرو۔ حضرت ابوطلحہ یہ سن کر غضب ناک ہوئے کہ تم نے مجھے میرے بیٹے کے متعلق خبر نہیں دی حتی کہ میں (جنسی عمل سے) آلودہ ہوا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

جا کر اس واقعہ کی خبر دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس گزری ہوئی رات میں برکت عطا فرمائے۔ پھر حضرت ام سلیم حاملہ ہو گئیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں حضرت ام سلیم بھی تھیں اور جب آپ کسی سفر سے مدینہ منورہ واپس آتے تو رات کے وقت مدینہ منورہ میں جاتے تھے۔ جب لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضرت ام سلیم کو دردزہ شروع ہوا۔ حضرت ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے کہا: اے اللہ تو خوب جانتا ہے مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں تیرے رسول ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ سے) نکلوں اور ان کے ساتھ ہی داخل ہو جاؤں۔ اور تجھے معلوم ہے کہ میں کسی مجبوری میں پھنس گیا ہوں۔ حضرت ام سلیم نے کہا " اے ابو طلحہ! اب مجھے پہلے کی طرح درد نہیں ہے چلو مدینے چلتے ہیں" پھر ہم چل پڑے۔ اور جب ہم مدینہ آئے تو ان کو درد شروع ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ اے انس جب تک تم اس بچہ کو صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لیکر نہ جاؤ اس وقت تک اس بچہ کو دودھ نہیں پلایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو میں اس بچہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ تھا آپ نے مجھ دیکھ کر فرمایا شاید ام سلیم کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے وہ آلہ رکھ دیا میں بچے کو آپ کے پاس لے آیا اور میں نے اس کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ رسول اللہ

ﷺ نے مدینہ کی عجوہ کھجور منگوائی اور اس کو اپنے منہ میں چبایا، جب وہ کھجور گھل گئی تو آپ نے اس کو بچے کے منہ میں دیا۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو انصار کو کھجور سے کتنی محبت ہے؟ پھر آپ نے اس بچے کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

تمام مخلوق کا علم

﴿حدیث نمبر 79﴾

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ یَدَیْهِ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهَا اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَداً ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی آخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَداً فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ کَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدَیْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ

مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ. رواہ ترمذی (مشکوۃ شریف باب الایمان بالقدر ص ۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک کتاب ہے۔ اس میں جنتیوں اور ان کے آباؤاجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے۔ اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤاجداد اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کا میزان ہے۔ اور فرمایا کہ اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر انجام کار (کے لکھنے) سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ اعمال جنت پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔ اور دوزخی کا خاتمہ اعمال دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ (زندگی) بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا، ایک جماعت جنتی

ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

یہ حدیث پاک ترمذی میں اس سند کے ساتھ مذکور ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِى قَبِيلٍ عَنْ شُفَىِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضى الله عنه قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ...... الى آخره (ترمذى شريف جلد دوم ص ٣٦)

﴿حدیث نمبر 80﴾

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِىْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِىْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّئُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِىَ لِلصَّلَاةِ اَوْيُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزْعِهِمْ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْشَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِىْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِىْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ ن الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِئُهٗ كَمَا يُهَدَءُ الصَّبِىُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ . رواہ مالک مرسلا (مشکوۃ شریف ص ٦٧ ، باب المساجد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ مکہ معظمہ کے راستے میں (آرام کے لئے) آخر رات میں ٹھہرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ صبح کی نماز کے لئے سب کو جگا دیں اور جب سب لوگ سو گئے۔ حضرت بلال کی بھی آنکھ لگ گئی۔ لوگ اس وقت جاگے جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا۔ سب لوگ گھبرا گئے۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ سوار ہو کر اس جنگل سے نکل جائیں۔ اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا جنگل ہے جس پر شیطان مسلط ہے چنانچہ سب لوگ سوار ہو کر اس جنگل سے نکل آئے۔ پھر ایک جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہاں اتر جاؤ اور وضوء کر لو۔ اور حضرت بلال کو اذان اور تکبیر کہنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر پلٹ کر دیکھا کہ لوگ گھبرائے ہوئے تھے تو فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہماری روحیں قبض کر لی تھیں اور اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ ہماری روحیں لوٹا دیتا۔ لہذا اگر تم میں سے کوئی نماز کے وقت سویا رہا یا بھول جائے تو اور پھر گھبرائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس نماز کو اسی طرح پڑھ لے جس طرح اسے اس کے وقت میں پڑھتا ہے۔ پھر آپ حضرت ابو بکر کی طرف متوجہ ہوئے اور بلال کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ شیطان ان کے پاس آیا اور انہیں سہارا لینے پر

مجبور کر دیا اور جس طرح بچوں کو تھپکی دی جاتی ہے۔ شیطان انہیں تھپکتا رہا یہاں تک کہ حضرت بلال سو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے بلال کو بلایا۔ حضرت بلال نے آ کر آپ ﷺ سے ویسا ہی بیان کیا جیسے آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق کو بیان کیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کی کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ خدا کے رسول ہیں۔

فائدہ:

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ لیلۃ التعریس والے واقعہ میں (معاذ اللہ) حضور علیہ السلام کو علم نہ تھا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تفصیل بیان فرمائی پھر حضرت بلال کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بیان کیا اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو علم تھا اور اس واقعہ سے عدم علم ثابت کرنا یا اس حدیث کو لے کر اعتراض کرنا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

بعض جگہ احادیث میں اختصار ہے جس سے لوگ اعتراض کرتے ہیں اور اس حدیث پاک میں تمام روایات کی تفصیل آ گئی ہے۔ فافہم وتدبر

﴿حدیث نمبر 81﴾

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا. رواه

الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ شریف ص ۶۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ اس کوڑے اور خاک کا ثواب بھی، جسے کسی آدمی نے مسجد سے نکالا۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے۔ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو۔

﴿حدیث نمبر 82﴾

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ غَدَاتٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ قَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّئْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلٰوتِىْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِىْ قَالَهَا ثَلٰثاً قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَىَّ فَتَجَلّٰى لِىْ كُلُّ شَىْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِى الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ مَشْىُ الْاَقْدَامِ اِلَى

اَلْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِیْ الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْکَرِیْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِیْمَ قُلْتُ فِیْ الدَّرَجَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْکَلَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ قَالَ سَلْ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رواه احمد والترمذی قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حسنٌ صحیحٌ سألت محمد بن اسماعیل عن هذا الحدیث فقال هذا حدیث صحیح (مشکوٰۃ شریف ص ۷۱، باب المساجد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ کو نماز فجر کے وقت میں ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں حضور ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز کے ساتھ فرمایا اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا میں رات کو اٹھا وضوء کیا اور جس قدر نماز میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی

حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا میرے رب نے فرمایا، اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی میں نے اس سے ہر چیز کو پہچان لیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کفارات کے بارے میں۔ فرمایا وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نیک اعمال کی طرف چلنا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضوء کرنا اور فرمایا کہ کس چیز میں (مقرب فرشتے جھگڑا کرتے ہیں)؟ عرض کی کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگو! ''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی

محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ حق ہے اور پڑھو اور سیکھو''۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

یہی حدیث امام ترمذی نے ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۵، ۱۵۶ پر مختلف اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور آخر میں لکھا ہے

وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهٖ وَقَالَ إِنِّی نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَیْتُ رَبِّی فِی أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۶)

﴿حدیث نمبر 83﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ کِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْعَدَوِیِّ عَنْ یُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ هَاجَتْ رِیْحٌ حَمْرَآءُ بِالْکُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَیْسَ لَهٗ هِجِّیْرٰی اِلَّا یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰی لَایُقْسَمُ مِیْرَاثٌ وَلَایُفْرَحُ بِغَنِیْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ یَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَیَجْمَعُ

لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِیْ قَالَ نَعَمْ وَتَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَّتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰی مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتاً فَيَتَعَادُّ بَنُوْ الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَايَجِدُوْنَهُ بَقِیَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَیُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذَالِكَ فَجَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآئَهُمْ وَاَسْمَآءَ آبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ فِیْ رِوَايَتِهٖ

عَنَ اَسِیْرِ بُنِ جَابِرٍ. (مسلم شریف جلد دوم ۳۹۲)

حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ میں سرخ آندھی چلی اور ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آ گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مال غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے پھر ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور ان کے مقابلہ کے لئے مسلمان جمع ہوں گے۔ میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں فرمایا ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے۔ پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں۔ پھر مسلمان خوب جنگ کرتے رہیں گے حتی کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آ جائے گا۔ پھر یہ دستہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے۔ پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے۔ پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا۔ اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا۔ وہ ایسی جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ کی مثال نہیں ہوگی حتی کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں سے گزریں گے وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ اور مردہ ہو کر گر پڑیں

گے۔ایک باپ کی اولاد سو تک ہوگی ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی نہیں بچے گا۔ اس صورت سے دو چار ہونگے کہ اس سے بڑی افتاد آپڑے گی۔ایک چیخ سنائی دے گی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال آچکا ہے۔ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑ سواروں کا دستہ بھیجیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ، دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ روئے زمین کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے ہوں گے۔ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ یہ حدیث اسیر بن جابر سے مروی ہے۔

﴿حدیث نمبر 84﴾

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِيْمُوْا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِیْ. متفق علیه (مشکوۃ شریف ص ۷۷، ۸۲)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسلمانو!) رکوع اور سجود ٹھیک طریقہ سے کیا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 85﴾

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ -يَعْنِی ابْنَ كَثِيرٍ- حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ أَبِی سَعِيدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-

يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّى إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّى فَإِنَّمَا يُصَلِّى لِنَفْسِهِ إِنِّى وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مَنْ وَرَائِى كَمَا أُبْصِرُ مَنْ بَيْنَ يَدَىَّ . (مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ، باب الأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا.)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر پلٹے تو فرمایا: اے فلاں! کیا تو نماز اچھے طریقے سے ادا نہیں کرتا۔

کیا نماز پڑھنے والا جب نماز پڑھتا ہے تو دیکھتا نہیں کہ کیسے نماز پڑھ رہا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے لئے نماز پڑھ رہا ہے۔

اور بے شک میں اپنے پیچھے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 86﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِى هَا هُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَىَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّى لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِى .(مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ، باب الأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا.)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میرا قبلہ یہاں دیکھتے ہو۔ پس اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے۔ بے شک میں اپنے پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 87﴾

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ -صلی الله علیه وسلم -قَالَ أَقِیمُوا الرُّکُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّی لأَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِی -وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِی -إِذَا رَکَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. (مسلم شریف کتاب الصلوٰة، باب الأَمْرِ بِتَحْسِینِ الصَّلاَةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِیهَا.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکوع اور سجود اچھے طریقے سے قائم کرو۔ بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو سجود کرتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 88﴾

حَدَّثَنِی أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ -یَعْنِی ابْنَ هِشَامٍ - حَدَّثَنِی أَبِی ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ عَنْ سَعِیدٍ کِلاَهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِیَّ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم - قَالَ أَتِمُّوا الرُّکُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّی لأَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِی إِذَا مَا رَکَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ .وَفِی حَدِیثِ سَعِیدٍ إِذَا رَکَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. (مسلم شریف کتاب الصلوٰة، باب الأَمْرِ بِتَحْسِینِ الصَّلاَةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِیهَا.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکوع اور سجود اچھے طریقے سے قائم کرو۔ بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع کرتے ہو سجود کرتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 89﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لأَبِى بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّى إِمَامُكُمْ فَلاَ تَسْبِقُونِى بِالرُّكُوعِ وَلاَ بِالسُّجُودِ وَلاَ بِالْقِيَامِ وَلاَ بِالاِنْصِرَافِ فَإِنِّى أَرَاكُمْ أَمَامِى وَمِنْ خَلْفِى -ثُمَّ قَالَ -وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا .قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ . (مسلم شريف كتاب الصلوٰة باب النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا .)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس مجھ سے پہلے نہ رکوع کرو اور نہ سجود کرو اور نہ قیام کرو اور نہ پہلے پلٹو۔ پس بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں اپنے سامنے بھی اور اپنے پیچھے

بھی۔

اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم وہ کچھ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو البتہ ضرور تم بہت تھوڑا ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کیا دیکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں جنت اور جہنم کو دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 90﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلاَ بِالاِنْصِرَافِ .(مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ باب النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا .)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 91﴾

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً مَّاتَرَكَ شَيْئًا يَّكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذَالِكَ اِلىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِىْ هٰؤُلَآءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّئُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُوْهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ. متفق عليه (مشكوة شريف ص ۴۶۱)

حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور جو چیزیں اس زمانہ سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والی تھیں ان سب کو ذکر فرمایا دیا اور ان میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ ان تمام باتوں کو یاد رکھنے والوں نے یاد رکھا اور جو بھولنے والے تھے وہ بھول گئے۔ اور میرے یہ دوست اس واقعہ سے واقف ہیں۔ اور بے شک جن باتوں کو میں بھول گیا ہوں اگر ان میں سے کوئی دیکھ لوں تو میں اس کو دیکھ کر اپنا حافظہ تازہ کر لیتا ہوں جس طرح کہ جب کسی غائب شخص کا چہرہ نظر آ جاتا ہے تو وہ دیکھ کر اس شخص کو پہچان لیتا ہے۔

اس حدیث پاک کی سند مسلم شریف میں اس طرح مذکور ہے۔

﴿حدیث نمبر 92﴾

وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِیرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِیقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله علیه وسلم -...... (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۵۰)

ترجمہ گرز چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 93﴾

عَنْ حُذَیْفَةَ ؓ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ أَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا

يَبْلُغُ مَنْ مَّعَهُ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِداً اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ وَاِسْمِ قَبِيْلَتِهٖ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ شریف ص ۴۶۳) (ابو داؤد جلد ۲، کتاب الفتن)

حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء یعنی صحابہ کرام بھول گئے ہیں یا وہ بھولے نہیں ہیں مگر اپنی بعض مصلحتوں کی وجہ سے ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں؛ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنے پردازوں کو ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا تھا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے۔ اور جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو تک یا تین سو زائد ہوگی۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا اور اس کے باپ کا اور اس کے قبیلے تک کا نام بتایا تھا۔

﴿حدیث نمبر 94﴾

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِى الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِى الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفاً مِّنْ بَنِىْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِىْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِىْ فِى الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ

فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنِمُوْنَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَ هُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ. رواه مسلم (مشکوۃ شریف ص ۴۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک ایسا شہر دیکھا ہے جس کی ایک طرف خشکی ہے اور دوسری طرف سمندر ہے۔ انہوں نے کہا ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار لوگ جنگ کریں گے۔ اور جب وہ واپس آئیں گے تو اسلحہ کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے نہ ہی تیروں سے جنگ کریں گے۔ وہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے ایک جانب گر جائے گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا، مگر آپ نے فرمایا کہ جو سمندر والی جانب ہے۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسری جانب بھی گر جائے گی۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لئے راستے کھل جائیں گے۔ وہ اس شہر میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ آواز آئے گی کہ دجال آگیا ہے۔ وہ ہر چیز چھوڑ دیں گے اور لوٹ جائیں گے۔

مسلم شریف میں اس کی سند یوں ذکر کی ہے۔

﴿حدیث نمبر 95﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ -يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ- عَنْ ثَوْرٍ -وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِىُّ- عَنْ أَبِى الْغَيْثِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِىَّ

-صلی الله علیه وسلم-...... (مسلم شریف جلد دوم ۳۹٦)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 96﴾

وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رواه البخاری (مشکوۃ شریف ص ٥٠٦)

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابتدائے آفرینش سے جنت ودوزخ میں داخل ہونے تک کے تمام احوال کا ذکر فرمایا۔ جس شخص نے ان باتوں کو یاد رکھا اس کو یاد ہیں اور جس نے بھلا دیا اس کو بھول گئیں۔

﴿حدیث نمبر 97﴾

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَآئِشٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَىَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىَّ فَعَلِمْتُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذَالِکَ نُرِىْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ مُرْسَلًا وَلِلتِّرْمُذِىِّ نَحْوُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ وَزَادَ

فِيهِ قَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ هَلْ تَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتِصُمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِيْ الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِيْ الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْىُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِيْ الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِيْ الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ (مشکوة شریف ص ۷۰، باب المساجد)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے پروردگار بزرگ وبرتر کو (خواب میں) بہت اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ مقربین فرشتے کس معاملہ میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی پروردگار! تو ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہوئی اور میں زمین وآسمان کی تمام چیزوں کو جان گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی وَكَذَالِكَ نُرِىْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ ترجمہ: اور اس طرح ہم نے ابراھیم کو زمین و آسمانوں کی بادشاہی دکھائی تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہو جائے۔ دارمی مرسلا اور ترمذی نے یہ روایت بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ حضرت عبد الرحمٰن بن عائشؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کی ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ (زمین و آسمان کا علم عطا کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ آپ کو معلوم ہے کہ فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ (حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی کہ ہاں! میں جانتا ہوں کہ کفارات (گناہوں کو ختم کرنے والی چیزوں) کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ اور وہ کفارات یہ ہیں کہ نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پیدل چلنا اور سختی (بیماری اور سردی وغیرہ) کے وقت وضوء کامل (اچھی طرح کرنا)۔ جس نے یہ کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئے گی۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ آپ جب نماز سے فارغ ہولیں تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ۔ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی دوستی کا سوال کرتا ہوں اور جب تو بندوں میں آزمائش ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھ کو بغیر

آزمائش کے اٹھا لے۔اور فرمایا کہ درجات یہ ہیں کہ سلام کیا جائے اور خدا کی راہ میں مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے اور رات میں اس وقت جب کہ لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھی جائے۔صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ جیسا کہ مصابیح میں حضرت عبدالرحمن سے منقول ہے سوائے شرح السنہ کے اور کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

بھیڑیئے کا حضور علیہ السلام کا علم غیب بیان کرنا

﴿حدیث نمبر 98﴾

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ :جَاءَ ذِئْبٌ إِلَی رَاعِی غَنَمٍ ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً ، فَطَلَبَهُ الرَّاعِی حَتَّی انْتَزَعَهَا مِنْهُ ، قَالَ :فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَی تَلٍّ ، فَأَقْعَی وَاسْتَقَرَّ ، وَقَالَ :عَمَدْتُ إِلَی رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللَّهُ أَخَذْتُهُ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّی ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ :تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ الذِّئْبُ :أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ ، قَالَ :فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا ، فَجَاءَ إِلَی النَّبِيِّ صلی الله عليه وسلم فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ ، فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ صلی الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صلی الله عليه وسلم :إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ ، فَلا يَرْجِعَ حَتَّی يُحَدِّثَهُ نَعْلاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رواه فی شرح السنة (مشكوة

شریف ص ۵۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا ریوڑ میں گھس آیا جہاں اس کا چرواہا بھی موجود تھا۔ اور اس میں سے ایک بکری اٹھا کر بھاگا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور آخر کار اس بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور وہاں اس طرح بیٹھ گیا کہ جیسے کوئی بھیڑیا سرین کے بل بیٹھتا ہے۔ اور دونوں پاؤں کھڑے کر کے اپنی دم ان دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی اور چرواہے کو مخاطب ہو کر بولا:

''میں نے اپناوہ رزق لینا چاہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا لیکن تم نے میرا رزق مجھ سے چھین لیا۔''

چرواہے نے اس کو مخاطب کر کے کہا:

''خدا کی قسم، جیسا عجوبہ میں نے آج دیکھا ہے ایسا تو کبھی نہیں دیکھا کہ ایک بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔'' بھیڑیا بولا:

''اس سے بڑا عجوبہ تو اس شخص کا حال ہے، جو کھجوروں کے درختوں کے پیچھے دو سنگستانوں کے درمیان (یعنی مدینہ) میں رہتا ہے۔ وہ شخص تمہیں وہ باتیں بتاتا ہے جو تم سے پہلے گزر چکی اور وہ باتیں جو تمہارے بعد وقوع پذیر ہوں گی۔''

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جو کہ ایک یہودی تھا، بھیڑیے کی باتیں سن کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس کا قصہ

سنایا اور مسلمان ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس کے بیان کردہ قصہ کی تصدیق کر دی اور فرمایا کہ اس طرح کی باتیں قیامت کی علامتیں ہیں۔ وہ وقت قریب ہے کہ آدمی گھر سے باہر جائے گا اور جب لوٹ کر واپس آئے گا تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اس کو تمام باتیں بتا دے گا جو اس کے گھر والوں نے اس کی عدم موجودگی میں کی ہوں گی۔

﴿حدیث نمبر 99﴾

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً الْفَجْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبْنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبْنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا. رواہ مسلم (مشکوۃ شریف ص ۵۴۳، ۵۰۶)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا حتی کہ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا پھر آپ ﷺ اترے اور نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا حتی کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر آپ ﷺ نے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ مغرب کا وقت ہو گیا، پس آپ ﷺ نے ہر چیز کے بارے میں بتایا کہ جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ اس کو اس نے زیادہ یاد رکھا جو زیادہ دانا ہے۔

﴿حدیث نمبر 100﴾

یہ حدیث پاک مسلم شریف میں اس سند سے مروی ہے۔

حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ الدَّوْرَقِیُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِیعًا عَنْ أَبِی عَاصِمٍ -قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ -أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِی أَبُو زَیْدٍ -یَعْنِی عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ -قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله علیه وسلم -الْفَجْرَ ...

(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۹۲)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

جنت کی بشارت

﴿حدیث نمبر 101﴾

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَآئِطٍ مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ بَکْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ

قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. متفق عليه (مشكوة شريف ص ٥٦٣) (بخاری شریف جلد اول ص ۵۲۱ كتاب المناقب)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں تھا کہ اچانک ایک شخص آیا (جس کے بارے میں ابھی ہمیں معلوم نہ تھا)۔ اس نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت دے دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو مصائب کے بعد، جن کا وہ شکار ہوگا اسے بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کو وہ بات کہی جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور کہا کہ اللہ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جانی چاہیے۔

﴿حدیث نمبر 102﴾

یہ حدیث پاک مسلم شریف میں باختلاف الفاظ اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِى مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فِى حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ .قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ -قَالَ -ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ .قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ -قَالَ -فَجَلَسَ النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم -فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ .قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ -قَالَ -فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ -قَالَ -وَقُلْتُ الَّذِى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبْرًا أَوِ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ. (مسلم شریف جلد دوم ص۲۷۷)

ترجمہ: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اور ایک لکڑی سے کیچڑ کھرچ رہے تھے کہ ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنے والے حضرت ابوبکر تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو مصائب کے بعد، اسے بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کو وہ بات کہی جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی تو انہوں نے کہا اے اللہ صبر عطا فرما، یا کہا کہ اے اللہ تجھی سے مدد طلب کی گئی ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت وشہادت کی خبر

﴿حدیث نمبر 103﴾

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ رَأَيْتُ حُلْماً مُّنْكَراً اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِىْ حِجْرِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غُلَاماً يَّكُوْنُ فِىْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِىْ حِجْرِىْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهٗ فِىْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّىْ الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَانَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِىْ

اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا لَکَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَآءَ.

(مشکوۃ شریف ص ۵۷۲)

اور حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جو حضرت عباس کی زوجہ ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج رات میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا خواب ہے؟ انہوں نے عرض کی شدید ڈراؤنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے کہ انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اس لڑکے کو تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس لڑکے کو میری گود میں دیا گیا۔ پھر میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور حسین کو آپ کی گود میں دے کر ذرا دوسری طرف متوجہ ہوگئی اور پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیا ہوا کہ آپ رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت، میرے

اس بیٹے کو عنقریب قتل کرے گی۔ میں نے پوچھا کیا اس بیٹے کو؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، بلکہ جبرئیل میرے پاس اس خاک زمین سے کچھ مٹی بھی لے کر آئے تھے اور وہ مٹی سرخ تھی۔

شہادت حسین علیہ السلام اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب

﴿حدیث نمبر 104﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِیْ ذَالِکَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذَالِکَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الاخيرَ (مشکوۃ شریف ص ۵۷۲)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح دیکھا کہ کوئی سونے والا کسی کو دیکھتا ہے کہ آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے تھے اور گردآلود تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جو خون سے بھری ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ کیا حادثہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ حسین اور ساتھیوں کا خون ہے جس کو میں آج قتل گاہ حسین میں صبح سے اب تک اس بوتل میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (میری

آنکھ کھل گئی) اور پھر اس وقت کو یاد کیئے رکھا چنانچہ جب حضرت حسین شہید کیے گئے تو میں نے دیکھا کہ یہ وہی وقت ہے۔ ان دونوں روایتوں کو بیہقی نے دلائل النبوہ میں اس دوسری کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے۔

فرشتے کو چار چیزوں کا علم

﴿حدیث نمبر 105﴾

قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِی بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ (بخاری شریف جلد اول باب خلق آدم علیہ السلام ص ۴۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جو صادق اور

مصدوق ہیں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن میں مکمل کی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد خون جم جاتا ہے، پھر (چالیس دن کے بعد) گوشت بن جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو چار کلمات کا حکم دے کر بھیجتا ہے اور وہ اس کا عمل، موت، رزق اور بدبختی یا نیک بختی لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس کوئی آدمی دوزخیوں والے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھی ہوئی تقدیر اس کے آگے آتی ہے اور جنتیوں والے اعمال کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی آدمی جنتیوں والے اعمال کرتا ہے کہ اس میں اور جنت میں صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر لکھی ہوئی تقدیر اس کے آگے آجاتی ہے اور وہ دوزخیوں والے اعمال کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

فائدہ: اگر ان چار چیزوں کا علم فرشتے کو ہو جاتا ہے کہ اس کی زندگی کتنی ہے اور موت کب آئے گی۔ جنتی ہے یا دوزخی ہے۔ امیر ہے یا غریب۔ اگر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بتا دے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے علم میں شریک نہیں ہوگا نہ ہی شرک لازم آئے گا۔ اسی طرح اگر حضور ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ ان چیزوں کا علم عطا فرما دے تو کوئی شرک لازم نہیں آئے گا۔

آنکھیں سوتیں ہیں دل نہیں سوتا

﴿حدیث نمبر 106﴾

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى اَتَوْهُ لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَايَنَامُ قُلُوْبُهُمْ (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۱۲۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس رات حضور ﷺ کو مسجد حرام سے سیر کرائی گئی اس رات وحی آنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے حالانکہ حضور ﷺ مسجد حرام میں آرام فرما رہے تھے۔ ان میں سے پہلے نے کہا ان میں وہ کون ہے؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ تیسرے نے کہا جو بہتر ہے اس کو لے لو۔ یہ رات اسی طرح رہی حضور ﷺ نے ان کو نہیں دیکھا یہاں تک وہ دوسری رات آئے جبکہ حضور ﷺ کا قلب مبارک انہیں دیکھ رہا تھا حضور ﷺ کی آنکھ مبارک سوتی ہے اور دل مبارک نہیں سوتا۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام ان

کی آنکھیں سوتیں ہیں اور دل نہیں سوتے۔

فائدہ:

دل نہیں سوتا، مطلب یہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی آپ تمام حالات پر مطلع رہتے ہیں۔ (فردوسی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کا علم

راوی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور طویل حدیث کا اقتباس ہے۔

﴿حدیث نمبر 107﴾

فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ مِنْ اَهْلِیْ اِلَّا خَیْراً وَلَقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلاً مَاعَلِمْتُ عَلَیْهِ اِلَّا خَیْراً وَمَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَهْلِیْ اِلَّا مَعِی ......الحدیث

(بخاری شریف جلد دوم ص ۶۹۷)

پس اللہ تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتا اپنے اھل میں مگر بھلائی اور البتہ تحقیق انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا (یعنی جو حضرت عائشہ کو لیکر آیا تھا صفوان بن معطل سلمی زکواتی تھا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا) میں اس میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا اور وہ میرے گھر میں میرے ساتھ ہی آیا کرتا تھا۔

فائدہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کو

ان کے بارے میں علم نہیں تھا یہ حدیث واضح کررہی ہے کہ آپ جانتے تھے۔ فافہم

بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے فرشتہ لکھتا ہے

﴿حدیث نمبر 108﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ .قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .وَقَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا .وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا .(مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کی ہیں۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ تم میں سے ہر شخص کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک ہوتی ہے اور شعبہ کی روایت میں چالیس راتوں یا چالیس دنوں کا ذکر ہے۔ جریر اور عیسی کی روایت میں چالیس دنوں کا ذکر ہے۔

﴿حدیث نمبر 109﴾

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ

لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلِكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِى الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَاَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَايُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب چالیس یا پینتالیس راتوں میں نطفہ رحم میں ٹھہرتا ہے تو فرشتہ داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب یہ شقی ہے یا سعید ہے، پھر یہ امر لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ یہ مذکر ہے یا مؤنث، پھر یہ امر لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر اس کے عمل، اثر، مدت حیات اور اس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور ان میں کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

﴿حدیث نمبر 110﴾

قَالَ حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِى بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ فَاَتٰى رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهٗ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ الْغَفَّارِيُّ فَحَدَّثَهٗ بِذَالِكَ مِنْ

قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَىٰ رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَ تَعْجَبُ مِنْ ذَالِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَىٰ فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شقی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں شقی ہو۔ اور سعید وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت قبول کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص آیا جن کا نام حذیفہ بن اسید غفاری تھا۔ عامر بن واثلہ نے ان کو حضرت ابن مسعود کا یہ قول سنایا انہوں نے کہا کوئی شخص عمل کیے بغیر شقی کیسے ہو جاتا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ اس پر تعجب کرتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ وہ اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان، اس کی آنکھیں، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے پھر کہتا ہے اے رب! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر تمہارا رب جو چاہتا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔

پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے میرے رب اس کی زندگی کتنی ہے پس تمہارا رب جو حکم دیتا ہے، فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے میرے رب اس کا رزق کتنا ہے؟ پس تمہارا رب جو حکم دیتا ہے، فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ کتاب ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے۔ اس میں اللہ کے حکم پر کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔

﴿حدیث نمبر 111﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ اَبُوْ خَیْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَطَآءٍ اَنَّ عِکْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا الطُّفَیْلِ حَدَّثَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ سَرِیْحَةَ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدِ الْغَفَارِیِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَیَّ هَاتَیْنِ یَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِیْ الرَّحِمِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ یَتَصَوَّرُ عَلَیْهَا الْمَلَکُ قَالَ زُهَیْرٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ الَّذِیْ یَخْلُقُهَا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَ ذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَسَوِیٌّ اَوْ غَیْرُ سَوِیٍّ فَیَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِیًّا اَوْ غَیْرَ سَوِیٍّ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ مَارِزْقُهٗ مَااَجَلُهٗ مَاخُلُقُهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِیًّا اَوْ سَعِیْدًا. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحم میں چالیس راتیں نطفہ ٹھہرا رہتا ہے اور پھر فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ حضرت زہیر نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ تخلیق کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: ''اے میرے رب مذکر ہے یا مؤنث؟''

پھر اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مؤنث بنا دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے: ''اے میرے رب! اس کو کامل الاعضاء بناؤں یا ناقص الاعضاء؟'' پھر اللہ تعالیٰ اس کو کامل الاعضاء یا ناقص الاعضاء بنا دیتا ہے۔ فرشتہ پھر کہتا ہے: ''اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو شقی یا سعید بنا دیتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 112﴾

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِیْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ كُلْثُوْمٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ مَلَكاً مُوَكَّلاً بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَخْلُقَ شَیْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ رحم پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے کوئی چیز پیدا کرنا چاہے تو چالیس اور کچھ راتیں گزارنے کے بعد..........

...... پھر حسب سابق حدیث ہے۔

﴿حدیث نمبر 113﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنِ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكاً فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَىْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَىْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِىَ خَلْقاً قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَىْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثىٰ شَقِىٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَالِكَ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اے رب یہ نطفہ ہے، اے رب یہ جما ہوا خون ہے، اے رب یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، جب اللہ تعالیٰ کوئی مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ پھر اس کے مطابق اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 114﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِىُّ -وَاللَّفْظُ لَهُ -حَدَّثَنَا أَبِى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِى بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ

فِی ذٰلِکَ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُونُ فِی ذٰلِکَ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُرْسَلُ الْمَلَکُ فَیَنْفُخُ فِیہِ الرُّوحَ وَیُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ کَلِمَاتٍ بِکَتْبِ رِزْقِہٖ وَأَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِیدٌ فَوَالَّذِی لَا إِلٰہَ غَیْرُہٗ إِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُونَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَإِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُونَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا ۔ (مسلم شریف جلد دوم ص ۳۳۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق اور مصدوق، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی صورت میں رہتا ہے پھر چالیس دن جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے وہ اسم میں روح پھونک دیتا ہے پھر اس کو چار کلمات لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۔اس کا رزق لکھا جاتا ہے۔

۲۔اس کی مدت حیات۔

۳۔اس کا عمل لکھا جاتا ہے۔

۴۔اور اس کا شقی ہونا یا سعید ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔

پس اس ذات کی قسم جس کے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے پھر وہ جہنمیوں کے سے عمل کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

فائدہ:

ان تمام احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرشتہ چار چیزیں جانتا ہے۔

(۱) رزق۔ (۲) موت۔ (۳) عمل۔ (۴) شقی یا سعید ہونا۔

جب یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام اعلم الخلق یعنی تمام مخلوق سے زیادہ علم رکھتے ہیں تو مخلوق میں فرشتے بھی شامل ہیں لہذا جب ان کو ان چیزوں کا علم ہے تو حضور علیہ السلام کو بطریقِ اولیٰ علم ہوگا۔ اگر فرشتہ کے بارے میں عقیدہ رکھنے سے شرک لازم نہیں آتا ہے تو حضور علیہ السلام کے بارے میں بھی عقیدہ رکھنے سے شرک لازم نہیں آتا کیونکہ اس سے نصوص قطعیہ کا انکار نہیں بلکہ اقرار ہو رہا ہے۔ فافہم

(فردوسی)

آنے والے حالات

﴿حدیث نمبر 115﴾

حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِى بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِىُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِىَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِى جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ .قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِى وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِى تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ .فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا .فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا .قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِى ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ .فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

.(مسلم شریف جلد دوم ص ۱۲۷)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ میں اس شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جاھلیت میں شر، میں تھے پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے کہا کہ کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! لیکن اس خیر میں کچھ فرق کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ کیا وہ کدورت کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ لوگ میری سنت پر نہیں چلیں گے۔ اور میری ہدایت کے خلاف عمل کریں گے۔ ان میں اچھی اور بری دونوں باتیں ہوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کچھ لوگ جھنم کے دروازے پر کھڑے ہونگے اور لوگوں کو بلائیں گے۔ جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا وہ اس کو جھنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کی کہ کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی صفت بیان کیجیئے، آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا رنگ ہماری طرح ہوگا اور وہ ہماری زبان بولتے ہونگے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت اور مسلمانوں کے امام کے ساتھ وابسطہ رہنا۔ میں نے عرض کی کہ اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم ان تمام فرقوں سے الگ رہنا خواہ تم کو تا حیات درخت کی جڑیں

چبانی پڑیں اور اسی حال میں تمہاری موت آئے۔

﴿حدیث نمبر 116﴾

قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِیْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ اَلتَّحْوِیْلُ وَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْییٰ وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ وَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ یَعْنِیْ ابْنَ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَآءَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَنَحْنُ فِیْهِ فَهَلْ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَآءَ ذَالِكَ الشَّرِّ خَیْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَآءَ ذَالِكَ الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَیْفَ قَالَ یَكُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَایَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَسَیَقُوْمُ فِیْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَیْفَ اَصْنَعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَدْرَكْتُ ذَالِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ لِلْاَمِیْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ. (مسلم شریف جلد دوم ص ۱۲۷)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم شر میں مبتلا تھے پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس خیر کو لے آیا، کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی کہ اس خیر کے بعد

شر ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے ائمہ ہوں گے جو میری ہدایت پر عمل نہیں کریں گے۔ اور نہ میری سنت پر عمل کریں گے۔ اور عنقریب ان میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کے دل شیطانوں کی طرح اور بدن انسانوں کی طرح ہونگے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میں ان کو پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ امیر کے احکام سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے پھر بھی (امیر کے احکام) سننا اور اطاعت کرنا۔

حاضر وناظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ حاضر وناظر

اہلسنت کے عقائد میں سے ایک مسئلہ حاضر وناظر بھی ہے جس پر فریقین کی
رف سے بہت سی کتب بھی منظر عام پر آ چکی ہیں اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اس
سئلہ کا تعلق دراصل روحانیت کے ساتھ ہے جس کو محض انتشار پھیلانے والوں نے
لمی بنا دیا حالانکہ جو لوگ صاحب روحانیت ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر ایک لمحہ
کے لئے بھی حضور ﷺ کی ذات اقدس ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو تو ہم اپنے آپ
کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ حضرت ابوالعباس مرسیؒ، نجم الرحمٰن لرجم حزب الشیطان

چاہیئے تو یہ تھا کہ اس مسئلہ پر اہل علم حضرات بڑی تحقیق کے ساتھ گفتگو کرتے
یکن ہوا یہ کہ جاہل خطباء نے عوام کے سامنے اس مسئلہ کو غلط رنگ میں پیش کیا اور
وام میں بھی شعور نہیں تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس مسئلہ پر فضول قسم کے اعتراضات
روع ہو گئے کبھی کہا گیا کہ اگر حضور ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو پھر معاذ اللہ گندی
گہ پر بھی ہونگے۔ اگر ہر جگہ ہیں تو پھر نظر کیوں نہیں آتے، اگر ہر جگہ ہیں تو پھر
امت کیوں کراتے ہو، وغیرہ ذالک۔ اس قسم کے لایعنی سوال تو اہل علم کو زیب ہی
ہیں دیتے یہ سوال کیوں پیدا ہوئے فقط اس لئے کہ ہم یا تو اپنا نقطہ نظر واضح نہیں
کر سکے یا فریق مخالف نے تعصب کی وجہ سے ہمارے نقطہ نظر کو سمجھنے کی سنجیدہ کوشش
نہیں کی۔ اگر ہمارا عقیدہ صحیح طور پر واضح ہو جائے تو یہ تمام اشکالات خود بخود ختم

ہوجائیں گے۔اس لئے ہم سب سے پہلے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں پھر دلائل پیش کریں گے۔

عقیدہ:

حضور علیہ السلام کا بجسدہٖ ہر جگہ حاضروناظر ہونا کسی کا بھی عقیدہ نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے روضہ اطہر میں جلوہ گر ہیں اور آپ کا نور نبوت ساری کائنات میں جلوہ گر ہے۔ اور آپ ساری کائنات کا ایسے مشاہدہ فرمارہے ہیں جیسا کہ اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہے ہوں۔اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ جس طرح سورج آسمان پر ہے۔اس کی روشنی کائنات کے ذرے ذرے پر پڑ رہی ہے، آپ کا حاضروناظر ہونا جسمانی نہیں بلکہ علمی روحانی ہے۔ہمارے اسلاف نے یہی عقیدہ بیان کیا ہے۔

ہماری جماعت کے روح رواں امام اہلسنت غزالی زماں سیدی وسندی حضور احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کے لئے جو لفظ حاضروناظر بولا جاتا ہے،اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریتِ مطہرہ ہر جگہ موجود ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ جس طرح روح اپنے بدن کے ہر جزو میں موجود ہوتی ہے اسی طرح روحِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت منورہ ذرات عالم کے ہر ذرہ میں جاری وساری ہے۔جس کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور اہل اللہ اکثر و بیشتر بحالت بیداری اپنی جسمانی آنکھوں سے حضور

ﷺ کے جمال مبارک کا مشاہدہ کرتے ہیں اور حضور ﷺ بھی انہیں رحمت اور نظر عنایت سے مسرور و محظوظ فرماتے ہیں۔ (جس کا تعلق روحانیت کے ساتھ ہے وہی مشاہدہ کرتا ہے) گویا حضور ﷺ کا اپنے غلاموں کے سامنے ہونا سرکار کے حاضر ہونے کے معنی ہیں اور انہیں اپنی نظر مبارک سے دیکھنا حضور ﷺ کے ناظر ہونے کا مفہوم ہے۔

(مقالات کاظمی جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۱۴، تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر ص ۱۲ پر اسی طرح بتغیر الفاظ علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عقائد و نظریات ص ۳۱۲ پر ہے)

اس عبارت سے ہمارا عقیدہ بالکل واضح ہوگیا کہ جب ہم ہر جگہ پر بجسدہٖ موجود مانتے ہی نہیں ہیں تو پھر یہ تمام سوالات لغو اور بیکار ہیں۔

البتہ اس پر ایک علمی اعتراض کیا جاتا ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم حضور ﷺ کو حاضر و ناظر مانتے ہو تو پھر علم غیب کا مسئلہ کیسے تسلیم کرتے ہو کیونکہ جو حاضر و ناظر ہے وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے تو پھر اس سے غیب ہے ہی نہیں جب کچھ غیب ہی نہیں تو پھر علم غیب کیسے ہوگا اس کا جواب یہ ہے غیب کی نسبت دراصل ہماری طرف ہوتی ہے یعنی جو چیز ہم سے غائب ہے وہ پیارے آقا ﷺ جانتے ہیں ورنہ آپ سے تو کوئی چیز مخفی نہیں بلا تشبیہ و تمثیل جب ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غیب کو جانتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی غیب نہیں تو پھر اللہ

تعالیٰ غیب کیسے جانتا ہے تو اس کا جواب یہی ہوتا ہے کہ جو چیز ہم سے غائب ہے اس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا اس کی وضاحت ایک مثال سے کرتا ہوں مثلاً ایک دیوار ہے کچھ لوگ دیوار کے ایک جانب بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ دوسری جانب اور ایک آدمی دیوار کے اوپر موجود ہے اب جو لوگ دائیں طرف ہیں وہ بائیں طرف والوں کو نہیں دیکھ رہے اور جو بائیں طرف ہیں وہ دائیں طرف والوں کو نہیں دیکھ رہے اور جو آدمی دیوار کے اوپر ہے وہ دونوں طرف والوں کو دیکھ رہا ہے اب ہر دو جانب والے یہی کہیں گے کہ جو دوسری جانب ہیں ہم سے غائب ہیں اوپر والا ان کو دیکھ رہا ہے تو اس جگہ درحقیقت غیب کی نسبت ہمارے لحاظ سے ہے یعنی جو چیز ہم سے غائب ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ لہذا کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا۔

بعد ازیں جو آیات مقدسہ حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کے منافی پیش کی جاتی ہیں، وہاں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسمانی طور پر موجود نہ ہونا ہے نہ کہ علمی اور روحانی۔ فافہم

اب اس کے بعد ہم وہ احادیث مبارکہ ذکر کرتے ہیں جن میں آپ کا حاضر وناظر ہونا صراحتاً یا ضمناً مذکور ہے۔

نوٹ:

خیال رہے کہ اس میں وہ احادیث مبارکہ بھی تکرار کے ساتھ آجائیں گی جو کہ علم غیب کے ضمن میں آئیں ہیں کیونکہ ان میں جہاں علم کا ذکر ہے وہاں بعض جگہ پر تو لفظ رویت (بمعنی دیکھنا) اور بعض جگہ لفظ مشاہدہ مذکور ہے یا اس کے قریب المعنی

الفاظ کہ صحیح احادیث مبارکہ سے اہلسنت کا عقیدہ واضح کیا جا سکے۔

حضور نبی کریم علیہ السلام کا اپنے پس پشت دیکھنا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا فَوَاللّٰہِ مَایَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَارُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ ص ۵۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ اس جگہ دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع بھی پوشیدہ نہیں اور رکوع بھی پوشیدہ نہیں، میں تمہیں پسِ پشت دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ ھِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ ﷺ صَلٰوۃً ثُمَّ رَقَی الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الرُّکُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ (وَرَآئِیْ) کَمَا اَرَاکُمْ (بخاری، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۹، کتاب الاذان باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لائے پھر نماز اور رکوع کی شان میں فرمایا میں تم کو اپنے پیچھے ایسے دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِيْ (بخاری شریف، جلد اول، باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ اس جگہ دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع بھی پوشیدہ نہیں اور خشوع بھی پوشیدہ نہیں، میں تمہیں پسِ پشت دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ (بخاری شریف، جلد اول، باب الخشوع ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکوع اور سجود صحیح قائم کرو پس اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک میں البتہ ضرور تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عن عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّی أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِی (بخاری شریف جلد اول ص ۱۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں قائم رکھو کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عن حُمَيْدٍ عن أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّی أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِی وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.

(بخاری شریف جلد اول ص ۱۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں قائم رکھو کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ایک شخص اپنا کندھا اپنے صاحب کے کندھے سے اور اپنا قدم اپنے صاحب کے قدم

سے ملاتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِی رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ أُقِیمَتُ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِیْمُوا صُفُوفَکُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّی أَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِی (بخاری شریف جلد اول ص ۱۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی اقامت (تکبیر) کہی گئی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور ہماری طرف کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اپنی صفیں قائم رکھو اور مل کر کھڑے ہو پس میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

حضور ﷺ کا آگے اور پیچھے دیکھنا حاضروناظر اور علم دونوں پر دلالت کرتا ہے۔

سینکڑوں میل کی مسافت سے بھی میرے آقا علیہ السلام دیکھتے ہیں

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَخَذَ الرَّاْیَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ

فَأُصِيبَ وَاِنَّ عَيْنَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ (بخاری کتاب الجنائز ص ۱٦۷)

ترجمہ: غزوۂ موتہ کے موقع پر (جب پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ جلوہ گر ہوکر حالات کو دیکھ کر تمام تفصیل بیان فرمارہے تھے) آپ نے یہ ارشاد فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہوگئے پھر اس کو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور وہ شہید ہوگئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا اور بھی شہید ہوگئے اور جناب رسول پاک ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ امیر بنائے بغیر جھنڈا پکڑا اور ان کے ہاتھوں فتح ہوئی۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْسَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِىْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِى الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِىْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ (بخاری جلد اول باب حدیث الاسراء ص ۵۴۸)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب قریش نے مجھے (واقعہ معراج کے بارے میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے

سامنے کردیا تو میں ان کونشانیاں بتارہا تھا اور اس کو دیکھ بھی رہا تھا۔

فائدہ:

وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ میں صراحۃً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حاضروناظر ہونا مذکور ہے۔ چونکہ آپ سب کچھ دیکھ کر بیان فرمارہے تھے۔

میرے آقا علیہ السلام جنت وجہنم کو دیکھتے ہیں

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حدثنا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَاشَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَأْسِيَ الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهُ اِلَّا رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَااَدْرِيْ اَيَّ ذَالِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَاعِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَااَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ ثَلٰثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَااَدْرِيْ اَيَّ ذَالِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَااَدْرِيْ

سَمِعۡتُ النَّاسَ یَقُوۡلُوۡنَ شَیۡئاً فَقُلۡتُهٗ (بخاری جلد اول کتاب العلم ص ۱۸)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ وہ نماز میں مصروف تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن تھا) لوگ کھڑے تھے ام المؤمنین نے فرمایا سبحان اللہ میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں۔

میں نماز کے لئے کھڑی ہوئی حتیٰ کہ مجھے غشی آنے لگی میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا

(نماز کے بعد) پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا:

میں نے اپنے اس مقام پر ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے دکھلائی گئی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا

پھر میرے پاس وحی آئی ہے کہ تم قبروں میں مسیح الدجال کے فتنے کی مثل آزمائے جاؤ گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا یعنی مثل کا لفظ یا قریب کا لفظ، میت سے کہا جائے گا اس ذات کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ پس مؤمن یا موقن ہوگا (حضرت فاطمہ

فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ مؤمن کہا تھا یا موقن) وہ کہے گا، وہ محمد ﷺ ہیں، وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو ہمارے پاس ہدایت لے کر آئے تھے اور اس کو ہم نے قبول کیا اور آپ کی تابعداری کی، وہ محمد ﷺ ہیں۔ وہ تین مرتبہ کہے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا آرام سے سو جا ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے۔ بہر حال جو منافق یا مرتاب (آپ ﷺ کی نبوت میں شک کرنے والا) حضرت فاطمہ فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا، وہ منافق کہے گا میں نہیں جانتا لوگوں کو میں نے کہتے ہوئے سنا اور میں نے وہی کہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ آيَةٌ ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَإِلٰى جَنْبِيْ قِرْبَةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلٰى رَأْسِيْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ (أَمَّا بَعْدُ) . قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسْكِتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ ؟ قَالَتْ قَالَ (مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

وَاِنَّهٗ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْباً مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ یُقَالُ لَهٗ مَاعِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ شَکَّ هِشَامٌ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ جَآءَ نَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاٰمَنَّا وَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحاً قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنْ کُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ قَالَ الْمُرْتَابُ شَکَّ هِشَامٌ فَیُقَالُ لَهٗ مَاعِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَااَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئاً فَقُلْتُهٗ

قال هشام فلقد قالت لی فاطمة فاوعیته غیر أنها ذکرت ما یغلظ علیه (بخاری شریف جلد اول ص ۱۲۶)

ترجمہ مذکورہ حدیث پاک جیسا ہی ہے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَیْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِیَامٌ یُصَلُّونَ وَإِذَا هِیَ قَائِمَةٌ تُصَلِّی فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِیَدِهَا إِلَی السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آیَةٌ فَأَشَارَتْ أَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰی تَجَلَّانِی الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِی الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَىْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِى مَقَامِى هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِىَ إِلَىَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِى الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِى أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِى أَىَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِى أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِى سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ. (بخاری شریف جلد اول ص ۱۴۴)

ترجمہ گزر چکا ہے۔

فائدہ:

ان تینوں احادیث مبارکہ میں یہی الفاظ ہیں، مَا مِنْ شَىْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِى مَقَامِى هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

ان کلمات پر غور کریں تو یہ بات بڑی واضح ہے ایک تو ما من شی نکرہ تحت النفی عموم واستغراق کا فائدہ دیتا ہے یعنی کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کو میں نے دیکھ نہ لیا ہو اور دوسری بات حتی الجنۃ والنار ہے کے لفظ ہیں ان میں حتی غایت کے لئے ہے جس محبوب علیہ السلام کی نظر جنت وجہنم کا مشاہدہ فرما رہی ہے ان کے لئے یہ دنیا کیسے مخفی ہوگی۔ فافہم

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِىْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّىْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا.

(بخاری جلد اول ابواب الخسوف ص ۱۰۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز پڑھائی تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں پھر آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ فرمایا میں نے جنت دیکھی تو میں نے اس سے خوشہ پکڑنا چاہا، اگر اسے پکڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں سے معلوم ہوا کہ آپ صرف جنت کا مشاہدہ ہی نہیں فرمارہے تھے بلکہ اس میں تصرف بھی فرماسکتے ہیں اس لئے تو آپ نے وہ خوشہ پکڑنے کا ارادہ فرمایا۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدَیْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ ثَلٰثًا. (بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان ص ۱۰۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے مسجد کے قبلہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی جب تم کو نماز پڑھائی اس دیوار کے قبلہ میں جنت اور دوزخ کو ممثل دیکھا خیر وشر میں آج جیسا دن میں نے نہیں دیکھا۔ یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَءَ سُوْرَةً طَوِیْلَةً ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُوْرَةً اُخْرٰی ثُمَّ رَکَعَ حَتّٰی قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ الثَّانِیَةَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذَالِکَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یُفَرَّجَ عَنْکُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا کُلَّ شَیْءٍ وُّعِدْتُّهٗ حَتّٰی لَقَدْ رَاَیْتُهٗ اُرِیْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَیْتُ جَهَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ

رَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَآئِبَ. (بخاری شریف جلد اول کتاب التہجد ص ۱۶۱، ۱۶۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور لمبی سورت پڑھی پھر رکوع کیا اور لمبا کیا پھر سر مبارک اٹھایا پھر دوسری سورت پڑھنی شروع کی پھر رکوع کیا اور حتی کہ اس کو پورا کیا اور سجدہ کیا پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں (چانداور سورج) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم یہ دیکھو (سورج گرہن) تو نماز پڑھو حتی کہ سورج گرہن ختم ہو جائے۔ یقیناً میں نے اس مقام پر ہر چیز کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ جنت سے ایک خوشہ لینے کا ارادہ کرر ہا ہوں جب کہ تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا بعض حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جبکہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں۔ میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا یہ وہی آدمی ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینے کا طریقہ نکالا۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَاتَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ كَانَ اِذَا

لَاحی یُدْعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَبِیْ؟ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَارَاَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّهُ صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُهُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ کَانَ قَتَادَةُ یَذْکُرُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۵۰ ، باب التعوذ من الفتن)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کئے اور سوال کرنے میں مبالغہ سے کام لیا حضور ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو گے مگر میں تمہارے سامنے اس سوال کا جواب دوں گا۔ میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا۔ کہ ایک آدمی نے کلام شروع کیا جب وہ کسی سے جھگڑ پڑا تو اس کو اس کے باپ کے غیر کی طرف سے پکارا جاتا تھا اس نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کی اور کہا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے

خیر اور شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت، پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان کو دیوار کے پاس دیکھا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ اس آیت مبارکہ کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے۔"اے ایمان والو اشیاء کے بارے میں سوال نہ کرو اگر وہ ظاہر ہو جائیں تمہارے لئے تو تمہیں اچھی نہیں لگیں گی۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءِ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَیْتُ عَائِشَةَ حِیْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِیَامٌ وَّهِیَ قَائِمَةٌ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِیَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ قَالَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَیْتُهُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْباً مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُسْلِمُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ ﷺ جَآءَ نَا بِالْبَیِّنَاتِ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحاً عَلِمْنَا اَنَّکَ مُوْقِنٌ وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهُ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۲)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس وقت سورج گرہن لگا ہوا تھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر کہا سبحان اللہ۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کیا یہ اللہ کی نشانی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ فرمایا کہ ہاں! پس جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی مگر اب اس مقام میں دیکھ لی حتی کہ جنت اور جہنم بھی۔ اور میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں فتنوں سے آزمائے جاؤ گے دجال کے فتنے کی طرح۔ بہر حال جو مومن ہوگا وہ کہے گا کہ یہ محمد ﷺ ہیں ہم نے ان کی اجابت کی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ سو جا نیکی کے ساتھ اور ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے۔ بہر حال جو منافق ہوگا وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا تو میں نے کہہ دیا۔

قبر کے حالات کا مشاہدہ

﴿حدیث نمبر 18﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثنا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ

ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَايُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطَبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهٗ.

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء ص ۳۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیے جارہے۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہو ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے بھی ایسے ہی سنا۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ

أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

پھر حضورﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہو ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ.

قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب عذاب القبر من الغیبة والبول ص ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ (یعنی ان کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا) ان میں سے ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا۔

پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

ا: حضور ﷺ کو قبروں کے احوال کا بھی علم ہے کہ کس کو عذاب ہورہا ہے اور کون راحت میں ہے۔

۲: ان قبروں سے مراد بھی یہی قبریں ہیں جو زمین پر مٹی سے بنی ہوئی ہیں نہ کہ جو بعض حضرات قبر سے مراد علیین لیتے ہیں۔

۳: عذاب قبر بھی حق ہے۔

۴: ایصال ثواب کا ثبوت بھی ہے۔

۵: اگر تر شاخ رکھنے سے عذاب میں تخفیف ہوتی تو اگر انسان قرآن پاک پڑھے تو پھر عذاب میں تخفیف کیوں نہیں ہوگی (بشرطیکہ قبر پر پڑھنے والے اجرت نہ لیں)۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا. (بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے باغات میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں عذاب دیا جارہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں عذاب دیا جارہا ہے اور یہ عذاب گناہ کبیرہ کی وجہ سے نہیں (ان کے گمان میں) ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے کھجور

کی ایک شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں قبروں میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے جواب دیا کہ شاید یہ جب تک یہ خشک نہ ہوان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا . (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز ص ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تو سورج غروب ہو چکا تھا حضور ﷺ نے آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

حوض کوثر کا دیکھنا

﴿حدیث نمبر 23﴾

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ

صَلٰوتَہٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرْطُکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَااَخَافُ مِنْ بَعْدِیْ اَنْ تُشْرِکُوْا وَلٰکِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا. (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۸)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ایک دن باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں کہ اللہ کی قسم یقیناً میں اب حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانے کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہوجانے کا خوف نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

﴿حدیث نمبر 24﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ أَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّی فَرَطٌ لَکُمْ وَأَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَإِنِّی وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰی حَوْضِی الْآنَ وَإِنِّی أُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِیْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّی وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تُشْرِکُوا بَعْدِی وَلٰکِنْ أَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِیْهَا(بخاری شریف جلد اول ص ۱۷۹)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں کہ اللہ کی قسم یقیناً میں اب حوض کوثر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانے کی چابیان عطا کی گئی ہیں۔ اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہو جانے کا خوف نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔

آنے والے حالات کا علم ومشاہدہ

﴿حدیث نمبر 25﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اُطُمٍ مِّنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ اَرَى الْفِتَنَ يَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۸)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک اونچے محل پر چڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کی گرنے کی جگہ دیکھتے ہیں۔

آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے

﴿حدیث نمبر 26﴾

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَبُوْ سَلْمَۃَ اِنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَائِشُ ہٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تَرٰی مَالَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ . (بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرئیل ہیں آپ کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ دکھایا جاتا ہے جو میں نہیں دیکھتی ہوں اس سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔

حاضروناظر

﴿حدیث نمبر 27﴾

حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَشْیَآءَ کَرِھَھَا فَلَمَّا اَکْثَرُوْا عَلَیْہِ الْمَسْاَلَۃَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُوْنِیْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ ثُمَّ قَامَ

اٰخَرُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ناپسند کیا۔ پھر لوگوں نے سوالوں کی کثرت کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال آیا اور فرمایا کہ مجھ سے پوچھو! تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا غلام ہے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جلال دیکھا تو عرض کیا کہ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 28﴾

حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی الظُّھْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَۃَ وَذَکَرَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیْھَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْأَلْ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَاتَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا قَالَ

اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَآءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَدْخَلِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِىْ سَلُوْنِىْ قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا ﷺ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَىَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفاً فِىْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّىْ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ . (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جسوقت سورج ڈھلا نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھنے لگے جب سلام پھیرا تو پھر منبر پر کھڑے ہوکر قیامت کا ذکر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت سے پہلے پہلے بڑے امور بھی ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کروگے مگر میں جب تک اس اپنے مقام پر ہوں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور حضور ﷺ کثرت سے فرمارہے تھے پوچھو پوچھو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوگیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا ٹھکانہ

کہاں ہے فرمایا کہ دوزخ ہے۔ پھر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ تیرا باپ ہے۔ حضور ﷺ بار بار یہ فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو، سوال کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات کہے تو حضور ﷺ نے خاموشی فرمائی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے سامنے ابھی ابھی جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئیں جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا میں آج کے دن کی طرح خیر وشر میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

﴿حدیث نمبر 29﴾

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حدثنا اللَّيْثُ عن يَزِيْدَ عن اَبِیْ الْخَيْرِ عن عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ يَوماً فصَلّٰى عَلٰى اَهلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ على الْمِنبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا. (بخاری شريف جلد دوم ص ۹۷۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف

لائے اور احد کے شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر سلام پھیرنے کے بعد منبر شریف پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں نیک وبد پر گواہ ہوں۔ بخدا میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں دی گئیں ہیں۔ بخدا مجھے تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگوگے۔

﴿حدیث نمبر 30﴾

حَدَّثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثنا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عن مُّجَاهِدٍ عن مُوَرِّقٍ عن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاِطَّ مَافِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِداً لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْراً وَّمَاتَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ کُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۵، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون مااعلم لضحکتم قلیلا)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے اس میں چار انگلی بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی

پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لئے سربسجود نہ ہوں۔ اللہ کی قسم جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت نہ حاصل کرتے جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کبھی کٹ جاتا۔

﴿حدیث نمبر 31﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ هَانِيٍّ حدّثنا اَبُوْ هَانِيٍّ الْيَشْكُرِيُّ حدّثنا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنِ عَائِشِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰ ى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَآفِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اَنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّئْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَلِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلٰوتِىْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِىْ قَالَهَا ثَلٰثاً قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِىْ كُلُّ شَيْئٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ

قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الْکَفَّارَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْکَرِیْهَةِ قَالَ فِیْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْکَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ و قَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَايِشٍ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ هَكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ فِی حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۰۰) ترجمہ از علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ کو نماز فجر کے وقت میں ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں حضور ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز کے ساتھ فرمایا اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا میں رات کو اٹھا وضوء کیا اور جس قدر نماز میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا میرے رب نے فرمایا، اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی میں نے اس سے ہر چیز کو پہچان لیا پھر اللہ تعالیٰ نے

فرمایا اے محمد! ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کفارات کے بارے میں۔ فرمایا وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نیک اعمال کی طرف چلنا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضوء کرنا اور فرمایا کہ کس چیز میں (مقرب فرشتے جھگڑا کرتے ہیں)؟ عرض کی کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگو! ''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ حق ہے اور پڑھو اور سیکھو''۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے جسے ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے واسطے سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن اللجلاج نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آگے حدیث

بیان کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے آقا علیہ سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ عبدالرحمٰن نے حضور علیہ سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔اور عبدالرحمٰن بن عائش کو حضور علیہ سے سماعت حاصل نہیں۔

اس حدیث پر علامہ محمد صدیق ہزاروی دامت فیوضہم حاشیہ تحریر فرماتے ہیں:

ا۔بعض معاند ناشرین نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتی انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کلی علم غیب کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ہر چیز کو ظاہر کر دیا (اس سے حاضر وناظر ہونا بھی ثابت ہوتا ہے) اور آپ کو ان اشیاء کا عرفان ہوا۔ لہذا اس حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جبکہ یہ حدیث شریف کے متن میں موجود ہے حوالہ کے لئے دیکھئے۔صحیح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۷ اور تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۵۔(ترمذی شریف مترجم جلد دوم ص ۵۰۰)

نوٹ:

بندۂ ناچیز کے پاس جو تحفۃ الاحوذی موجود ہے اس میں یہ دونوں حدیثیں موجود ہیں

۱. فعلمت مافی السموات وما فی الارض

۲. فتجلی لی کل شیء فعرفت

(تحفۃ الاحوذی جلد نمبر۴ ص ۱۷۳ تا ۱۷۵) مکتبہ ضیاء السنۃ ادارۃ الترجمۃ والتالیف، رحمت آباد فیصل آباد۔ حضرت الشیخ العلام عبدالرحمٰن المبارکفوری

﴿حدیث نمبر 32﴾

مذکورہ بالا حدیث پاک دوسری سند کے ساتھ بھی ترمذی شریف میں موجود ہے جس میں تھوڑے الفاظ مختلف ہیں۔ وہ یہ ہیں

فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ذیل میں سند کے ساتھ حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ

مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۵۶)

ترجمہ پہلی حدیث پاک جیسا ہے۔

﴿حدیث نمبر 33﴾

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذَالِكَ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ فِيْهَا قِطْفاً اَخَذْتُهُ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ فِيْهَا قِطْفاً فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا

تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَأَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۷. باب الكسوف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سخت گرمی کے ایام میں سورج کو گہن لگ گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز (کسوف) پڑھائی جس میں اس قدر طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے پھر بہت طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر بہت دیر تک کھڑے ہوئے پھر دو سجدے کئے پھر طویل رکوع کیا پھر طویل قیام کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے پھر اسی طرح ایک اور رکعت پڑھی۔ یہ چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔ پھر فرمایا مجھ پر وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل ہو گے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتی کہ اگر میں اس سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے سکتا تھا لیکن میں نے اپنا ہاتھ اس سے روک لیا۔ مجھ پر جہنم پیش کی گئی، میں نے جہنم میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جس کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا۔ اس عورت نے بلی کو باندھ کر رکھا، نہ اسے خود کھلایا نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے کچھ چیز کھالیتی۔ اور میں نے جہنم میں ابوثمامہ عمر بن مالک کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے۔

(معاذ اللہ) لوگ کہتے ہیں کہ کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے سورج یا چاند کو گہن لگتا ہے حالانکہ سورج اور چاند کا گہن لگنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو تم نماز پڑھا کرو حتی کہ وہ روشن ہو جائیں۔

﴿حدیث نمبر 34﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِیْ اللَّفْظِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَالِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَءَ قِرَآءَةً دُوْنَ الْقِرَآءَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَءَ قِرَآءَةً دُوْنَ الْقِرَآءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ

......

مَامِنْ شَیْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهٗ فِیْ صَلٰوتِیْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَذَالِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِیْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِیْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰی

رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جَوْعاً ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذَالِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهٗ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ. (مسلم شریف جلد اول باب الکسوف ص۲۹۷،۲۹۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں...............

اور جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اس نماز کے دوران دیکھ لیا۔ میرے سامنے جھنم لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا کہ اس کی لپٹ مجھ تک نہ آجائے یہاں تک کہ میں نے اس جھنم میں صاحب عصا کو دیکھا جو جھنم میں اپنی ہڈیوں کو کھینچ رہا تھا وہ شخص اس لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا۔ اگر حاجی کو پتہ چل جاتا تو کہتا یہ کپڑا میری لاٹھی میں اٹک گیا تھا۔ اگر اس کو پتہ نہ چلتا تو (کپڑے) لے جاتا۔ اور یہاں تک کہ میں نے جھنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھے رکھا تھا نہ اس کو کھلایا نہ اس چھوڑا تا کہ وہ حشرات الارض میں سے کچھ کھالیتی حتی کہ وہ بلی بھوک سے مرگئی۔ پھر

میرے سامنے جنت لائی گئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے (نماز میں) آگے بڑھتے دیکھا۔ میں نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھایا تا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تا کہ ان انہیں دیکھ لو پھر مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں۔ بہر حال جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اپنی اس نماز میں دیکھ لیا۔

﴿حدیث نمبر 35﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا..........

فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَامِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ رَاَیْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مُقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذَالِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُکَ .... (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۸)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں..................

پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا "ہر وہ چیز جس کو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا اس کو میں نے اس جگہ دیکھ لیا ہے حتی کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ عنقریب

ہوگی۔ تم میں سے ہر شخص کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

جنت کا پھل توڑنا

﴿حدیث نمبر 36﴾

وَحَدَّثَنِی سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَاماً طَوِیْلاً قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَاماً طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ لَایَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذَالِکَ فَاذْکُرُوْا اللّٰهَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ هٰذَا ثُمَّ رَأَیْنَاکَ کَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْداً وَّلَوْاَخَذْتُهٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَراً قَطُّ وَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِکُفْرِهِنَّ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ

مِنْکَ شَیْئاً قَالَتْ مَارَأَیْتُ مِنْکَ خَیْراً قَطُّ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ پس رسول اللہﷺ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بہت لمبا قیام فرمایا سورت بقرہ کی تلاوت کے برابر، پھر آپ نے بہت لمبا رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور بہت طویل قیام کیا۔ یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا اور پھر پلٹے۔ تحقیق سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ ان کو گہن کسی کی موت سے نہیں لگتا اور نہ ہی کسی کی حیات سے، اگر تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑا ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ اس کے پکڑنے سے رک گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تھا اور اس سے انگوروں کا گچھا لینا چاہا۔ اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے اور میں نے جہنم کو دیکھا۔ میں نے آج سے پہلے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنم میں عورتیں تھیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہﷺ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے کفر کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی

تھیں۔ وہ احسانوں کا انکار کرتی تھیں۔ اگر تم کسی عورت پر ساری زندگی احسان کرتے رہو اور ایک دن کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔

علم غیب اور حاضروناظر

﴿حدیث نمبر 37﴾

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جُحَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِىْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُنِى فِىْ الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْئَلُنِىْ عَنْ مَسْرَاىَ فَسَأَلَتْنِىْ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً، مَاكُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَايَسْأَلُوْنِىْ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَأَيْتُنِىْ فِىْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرَبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهاً عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِىُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِىْ نَفْسَهٗ ﷺ وَفَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِىْ قَائِلٌ يَّامُحَمَّدُ ﷺ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ

فَبَدَأَنِیْ بِالسَّلامِ. (مسلم شریف جلد اول باب معراج ص ۹۶)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے واقعہ معراج کے بارے میں سوالات کرر ہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں پوچھیں جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا وہ مجھ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھتے رہے اور میں دیکھ دیکھ کر بیان کرتا رہا۔ اور میں نے اپنے آپ کو گروہ انبیاء کرام علیھم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ قبیلہ شنؤہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور تمہارے پیغمبر ﷺ ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا اور میں ان سب کا امام ہوا جب میں نے نماز پڑھائی تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا، یہ مالک ہیں جو جھنم کے دروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں ان کے طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

﴿حدیث نمبر 38﴾

حدثنا عبد الوھاب بن الحکم الوراق البغدادی حدثنا عبد

أنس بن مالک قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْباً اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا.

رواه الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ شریف ص ۶۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ اس کوڑے اور خاک کا ثواب بھی، جسے کسی آدمی نے مسجد سے نکالا۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے۔ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو۔

﴿حدیث نمبر 39﴾

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاتٍ عَنْ صَلوٰةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاىٰ عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعاً فَثُوِّبَ بِالصَّلوٰةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلوٰتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ قَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلوٰتِيْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلٰثاً قَالَ فَرَاَيْتُهٗ

ضع كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ
شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ ﷺ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ
الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى
الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ
حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ مَاهُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ
الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلْتُ اللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ
تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ
اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رواه احمد
والترمذی قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حسنٌ صحيحٌ سألت محمد بن اسماعيل
عن هذا الحديث فقال هذا حديث صحيح (مشکوٰۃ شریف ص ۷۱،
باب المساجد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ کو نماز فجر کے وقت
میں ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے
اتنے میں حضور ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور نماز کے لئے تکبیر کہی گئی اور
اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز کے ساتھ فرمایا اپنی

صفوں میں ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا فرمایا میں رات کو اٹھا وضوء کیا اور جس قدر نماز میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا میرے رب نے فرمایا، اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی۔ اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی میں نے اس سے ہر چیز کو پہچان لیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! ﷺ میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کفارات کے بارے میں۔ فرمایا وہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نیک اعمال کی طرف چلنا اور نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضوء کرنا اور فرمایا کہ کس چیز میں (مقرب فرشتے جھگڑا کرتے ہیں)؟ عرض کی کہ کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگو! ''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے اور برائیوں کے

چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' یہ حق ہے اور پڑھو اور سیکھو''۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 40﴾

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ. متفق علیہ (مشکوۃ شریف ص ۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسلمانو!) رکوع اور سجود ٹھیک طریقہ سے کیا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

اس حدیث پاک کی سند پہلے گزر چکی ہے۔

شہادت حسین علیہ السلام

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خواب آپ علیہ السلام کا حاضر و ناظر ہونا

﴿حدیث نمبر 41﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا هٰذَا

قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِیْ ذَالِکَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذَالِکَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الاخيرَ (مشکوۃ شریف ص ۵۷۲)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح دیکھا کہ کوئی سونے والا کسی کو دیکھتا ہے کہ آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے تھے اور گرد آلود تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جو خون سے بھری ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ کیا حادثہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جس کو میں آج قتل گاہ حسین میں صبح سے اب تک اس بوتل میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (میری آنکھ کھل گئی) اور پھر اس وقت کو یاد

کیئے رکھا چنانچہ جب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو میں نے دیکھا کہ یہ وہی وقت ہے۔

ان دونوں روایتوں کو بیہقی نے دلائل النبوہ میں اس دوسری کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے۔

نوری بشر

نوری بشر علیہ السلام

اسی طرح مسئلہ نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور بشریت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اکثر و بیشتر زیر بحث رہتا ہے اور تقریر و تحریر میں بہت زور شور سے بیان کیا جاتا ہے ہماری جماعت کے علماء پیارے مصطفیٰ کریم علیہ السلام کی حقیقت نورانیت بیان کرتے ہیں اور ہر وقت اسی موضوع کو مشق سخن بناتے ہیں اور آیت بشریت پر کبھی بھی بیان نہیں فرماتے۔ اگر کرتے بھی ہیں تو بہت کم ہوگا یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس موضوع کو کیوں ترک کیا ہوا ہے؟ کیا یہ سمجھتے ہیں بشریت (معاذ اللہ) کوئی نقص ہے یا عیب ہے حاشا وکلا ایسا نہیں بلکہ بشریت تو کمال ہے اعزاز ہے بلکہ آپ کی بشریت کے تصدق سے بشریت کو عروج ملا ہے اور فریق مخالف کا سارا زورِ بیان آپ علیہ السلام کی بشریت کو بیان کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ وہ آیت نورانیت سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ اگر کبھی اس موضوع پر بات کریں بھی نورانیت کی ایسی تاویلیں کرتے ہیں جن کو عقل و شرع قبول ہی نہیں کرتی۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج ملت اسلامیہ نے حضور علیہ السلام کی ہی ذات اقدس موضوع سخن بنایا ہے۔ کاش کہ زعماء ملت کبھی مل بیٹھ کر اس پر غور فکر کرتے کہ آیا ہمارے اس نظریاتی اختلاف کی وجہ سے امت میں کتنا انتشار پیدا ہوا اور امت کی اجتماعیت پارہ پارہ ہوگئی ہے کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوں گے تو اس وقت ہمارا کیا جواب ہوگا؟ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ دراصل حضور علیہ السلام حقیقت

مبارکہ کما حقہ کوئی نہیں جانتا ہے فقط اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بہتر جانتی ہے کہ آپ کی حقیقت کیا ہے۔ خود حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر میری حقیقت میرے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

البتہ ہمارے نظریات کا دائرہ تو اس حد تک ہے جہاں تک شریعت مطہرہ نے آپ کی ذات پر اطلاقات کیئے ہیں اسی لئے اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں۔ ان دونوں کا اطلاق قرآن مقدس میں بھی آپ کی ذات پر ہوا ہے اس لئے ہم بغیر کسی تاویل کے آپ کی نورانیت پر ایمان رکھتے ہیں اور بشریت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اب آگے نور کی تاویلیں کرنا کہ نور سے مراد نور ہدایت ہے یا نور صفاتی ہے یہ اپنی طرف سے قرآن مقدس کے مطلق کو مقید کرنا ہے اس جھگڑے کو ختم کرنے کا ایک ہی حل ہے جس طرح قرآن پاک نے آپ کی ذات اقدس پر نورانیت اور بشریت کا اطلاق کیا ہے، ہم بغیر کسی تاویل کے اس پر ایمان لے آئیں اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

اسی لئے الحمدللہ ہمارے اسلاف نے یہی عقیدہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نورانیت بھی عطا فرمائی ہے اور بشریت بھی عطا فرمائی یہ دونوں آپ کی شانیں ہیں۔

قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: حضور نبی کریم ﷺ نور ہیں اور بشر بھی۔ (العقائد والمسائل ص ۱۰۲) ہم حضور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نورانیت محضہ کے قائل نہیں جیسا کہ ملائکہ کی نورانیت ہے اور عام بندہ کی طرح بشر بھی نہیں مانتے بلکہ خیر البشر افضل البشر کے قائل ہیں۔

اس کے بعد جتنے بھی یہ عام سوال کئے جاتے ہیں کہ اگر آپ نور ہیں تو پھر کھاتے کیوں ہیں، آپ کی اولاد کیوں ہے، شادیاں کیوں کی ہیں یہ سب سوال ہمارے عقیدے کی ناواقفیت کی وجہ سے ہیں کیونکہ ہم نورانیت محضہ کے قائل نہیں بلکہ ہم نورانیت اور بشریت کا جامع مانتے ہیں تو جب آپ کی ذات اقدس میں نورانیت موجود ہے تو پھر نورانیت کے تقاضے بھی آپ کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں مثلاً شب معراج میں شق صدر مبارک ہوا اور خون کا نہ نکلنا یہ نورانیت کا مقتضٰی ہے اور غزوہ احد میں آپ کے دندان مبارک سے خون کا نکلنا یہ بشریت کا مقتضٰی ہے۔ یہ سوالات تب درست تھے جب ہم بشریت کا انکار کرتے اور نورانیت کا قول کرتے۔ (فافہم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو شانوں سے یعنی نورانیت اور بشریت سے کیوں سرفراز فرمایا۔ اگر اس کی حکمت سمجھ میں آجائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیض بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے اور بندوں میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے درمیان میں انبیاء کرام علیہم السلام کا بالخصوص پیارے مصطفیٰ کریم علیہ السلام کا واسطہ رکھا اور جو واسطہ ہوتا ہے اس کا ذوجہتین ہونا ضروری ہے۔ یعنی جس سے فیض لینا ہے اس کے ساتھ بھی مناسبت ہو اور جس کو فیض دینا ہے

اس کے ساتھ بھی مناسبت ہوتا کہ فیض لینے اور دینے میں سہولت ہو۔

اب پیارے حبیب لبیب علیہ السلام کا واسطہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بھی ہے تو آپ میں نورانیت کا ہونا ضروری ہے اور مخلوق کو فیض دینا ہے تو بشریت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو نورانیت اور بشریت کا جامع بنا کر بھیجا ہے۔

اسی قانون کو قرآن پاک نے دو مقام پر بیان فرمایا ہے۔

نمبر ا: کافروں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ (ہماری اصلاح کے لئے) اگر فرشتوں کو نازل کر دیتا تو ہم تسلیم کر لیتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا: اور اگر ہم نبی ﷺ کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے (سورۃ انعام آیت نمبر ۹)

اسی طرح جب جبرائیل علیہ السلام حضرت بی بی مریم پاک سلام اللہ علیہا کو فیض دینے آئے تو قرآن نے بیان کیا: تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا (سورۃ مریم آیت نمبر ۱۷)

ثابت یہ ہوا قانون قدرت یہی ہے کہ واسطے کا ذوجہتین ہونا ضروری ہے۔

اگر جبرائیل علیہ السلام کی ذات اقدس لباس بشریت میں تشریف لائیں تو نورانیت میں فرق نہیں آتا ہے۔ اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات لباس بشریت میں تشریف لائیں تو بھی نورانیت میں فرق نہیں آتا۔

یا اسی کو دوسرے انداز میں یوں بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ آپ انسانوں کے بھی نبی ہیں اور فرشتوں کے بھی نبی ہیں (باقی تمام مخلوق ان کے تابع ہے) جب آپ

انسانوں کے نبی ہیں تو بشریت کا ہونا ضروری تھا تاکہ انسانیت کو فیض دیا جاسکے جب آپ ملائکہ کے بھی نبی ہیں تو آپ میں نورانیت کا ہونا ضروری ہے تاکہ ملائکہ کو بھی فیض دیا جاسکے اس لئے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے دو وزیر زمیں پر ہیں (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) اور دو وزیر آسمان پر ہیں (جبرائیل اور عزرائیل علیہما السلام)

اس گفتگو سے ایک اشکال بھی حل ہو گیا کہ جو سوال کیا جاتا ہے کہ جب آپ نور ہیں تو پھر بشر کیسے ہو سکتے ہیں اگر بشر ہیں تو پھر نور کیسے ہو سکتے ہیں اس تقریر سے ثابت ہو گیا کہ نورانیت اور بشریت میں تضاد اور منافات نہیں ہیں کہ ان کا اجتماع نہ ہو سکے کیونکہ منطقی لحاظ سے بھی نور کی ضد ظلمت ہے بشریت نہیں ہے اور جو لوگ حضور علیہ السلام کی نورانیت کا انکار کرتے ہیں وہ درحقیقت نورانیت کی ضد ظلمت کو تسلیم کرتے ہیں (معاذ اللہ) وہ لوگ نورانیت کی نفی کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا ایسا عقیدہ ہو جو قرآن وسنت کے بھی عین مطابق ہو اور اس میں پیارے مصطفیٰ کریم علیہ السلام کی بے ادبی کا پہلو بھی نہ نکلتا ہو تو وہ یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوری بشر بنایا ہے۔

اب ہم آخر میں ایک وہم کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں بارہا مرتبہ جب فریق مخالف سے اس مسئلہ پر بات کرنے کا اتفاق ہوا تو جب گذارش کی کہ جب قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کی ذات اقدس پر نور کا اطلاق ہوا ہے تو آپ اس لفظ کے استعمال

سے کیوں گھبراتے ہیں تو وہ فوراً تاویل کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ نہیں جناب! نور تو مانتے ہیں لیکن نور معنوی یا نور صفاتی کے قائل ہیں نور حسی کے اور نور ذاتی کے قائل نہیں ہیں۔ اولاً جب قرآن پاک نے یہ تخصیص نہیں کی تو ہم کیوں تکلف میں پڑتے ہیں۔ ثانیاً جب احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس میں نور حسی پر دلالت کرنے والی احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں جو اس بات کو واضح کرتی ہیں مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سوئی کا گم ہو جانا اور آپ کے دندان مبارک سے نکلنے والی شعاؤں کی روشنی میں تلاش کرنا اور آپ کی ولادت کے وقت ملک شام کے محلات کا روشن ہو جانا یہ سب نور حسی نہیں تو اور کیا ہے؟ باقی رہا نور صفاتی کی تعبیر یہ بھی درست نہیں کیونکہ ایک مرتبہ ایک مولانا صاحب سے بات ہوئی تو بندہ نے عرض کیا تھا کہ آیت کریمہ میں لفظ نور جآء کا فاعل واقع ہوا ہے اور نحویوں کا مسلمہ قانون ہے کہ فاعل ذات ہوتا ہے صفت نہیں اگر کہیں وصف فاعل ہو تو وہاں نحوی لوگ تاویل کرتے ہیں اس جگہ لفظ نور فاعل ہے تو صفاتی کی بجائے ذاتی ماننے میں کیا حرج ہے؟ تدبر (فردوسی)

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ فریق مخالف جب حضور علیہ السلام کی بشریت کو بیان کرتا ہے تو عموماً انداز ایسا گھٹیا ہوتا ہے کہ جس کا عام مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا مثلاً عموماً بیان کر دیا جاتا ہے کہ ہم حضور علیہ السلام جیسے بشر ہیں مماثلت ثابت کرنے پر بھی بہت زور دیا جاتا ہے حالانکہ حضور علیہ السلام کی بشریت بے مثل

بشریت ہے آپ کی بشریت مبارکہ کو اپنے مماثل قرار دینا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔
اس لئے اس ضمن میں ہم حضور علیہ السلام کی بے مثلیت پر جو احادیث مبارکہ ہیں وہ بھی اسی عنوان کے ضمن میں بیان کریں گے تا کہ اہلسنت کا عقیدہ بے مثلیت بھی واضح ہو جائے کیونکہ ہمارا تو نظریہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ذات اقدس تو بہت ارفع واعلیٰ ہے جس چیز کی نسبت آپ کے ساتھ ہو جائے ہم تو اس کو بھی بے مثل مانتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ جن عورتوں نے حضور علیہ السلام سے نکاح فرمایا ان کے بارے میں قرآن پاک نے اعلان کیا اے پیارے نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات تمہاری مثل کوئی نہیں۔ سورہ احزاب آیت نمبر ۳۲

لہذا اس ضمن میں دو طرح کی احادیث مبارکہ بیان کی جائیں گی۔ نمبر۱: جن میں آپ کی نورانیت کا بیان ہے اور نمبر۲: جن میں آپ کی بے مثلیت کا بیان ہے۔

نوٹ: نورانیت کے ضمن میں وہ احادیث مبارکہ بھی ذکر کریں گے جن میں آپ ﷺ کی اولیت کا ذکر ہے کیونکہ بشریت کی ابتدا تو پیارے آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا تاج پیارے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے عطا فرمایا ہے اور نبوت صفت ہے اور صفت کا تحقق موصوف کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ وصف نبوت کے ساتھ موصوف تھے اس کی تاویل کرنا کہ آپ ﷺ کی وصف نبوت اللہ تعالیٰ کے علم

میں تھی یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تو تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی تھی پھر اس میں حضور علیہ السلام کی تخصیص کیا تھی۔ لہذا اس کا مطلب یہی ہے آپ کی ذات بابرکات حقیقتاً وصف نبوت کے ساتھ متصف تھی تو اس وقت بشریت کا وجود تو نہیں تھا۔ آپ کی وصف نبوت کا موصوف آپ کی حقیقت نورانیہ ہی تھی جس کے ساتھ وصف قائم تھی اور اولیت سے مراد بھی اولیت حقیقی ہی ہے کیونکہ آپ کا اول الخلق ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ . سورۃ العام آیۃ ۱۶۳

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے سجدہ ریز ہونے کا اعزاز مجھے ہی ملا

لہذا باقی جن روایات میں دیگر اشیاء کے اول الخلق ہونے کا ذکر ہے ان کی اولیت، اولیتِ اضافی ہے اور حضور علیہ السلام کا اول الخلق ہونا اولیتِ حقیقی پر محمول ہے۔ (فافہم)

حضور علیہ السلام کا نور ہونا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ كُرَیْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ....

طویل حدیث کا آخری حصہ

وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْراً وَّسَمْعِيْ نُوْراً وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْراً وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْراً وَّفَوْقِيْ نُوْراً وَّتَحْتِيْ نُوْراً وَّاَمَامِيْ نُوْراً وَّخَلْفِيْ نُوْراً وَّاجْعَلْنِيْ نُوْراً قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ رَجُلاً مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۳۵ کتاب الدعوات)

حضور علیہ السلام اپنی دعا میں فرماتے تھے: اے اللہ میرا دل نور سے بھر دے میری بصر میں نور کر۔ میرے کانوں میں نور کر۔ میرے دائیں نور کر۔ میرے بائیں نور کر۔ میرے اوپر نور کر۔ میرے نیچے نور کر۔ میرے آگے نور کر۔ میرے پیچھے نور کر۔ مجھے نور بنا دے۔ حضرت کریب رضی اللہ عنہ نے کہا سات اعضاء جو تابوت (بدن انسان) میں ہیں۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے کسی ایک کو ملا تو اس نے مجھے ان کی خبر دی جو تابوت میں یعنی بدن انسان میں ہے یعنی پٹھے، گوشت، خون، بال، چمڑا اور دو خصلتیں ذکر کیں۔

فائدہ: خصلتین سے مراد چربی اور ہڈی ہے۔ (محشی بخاری)

﴿حدیث نمبر 2﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ (شمائل ترمذی ملحق ترمذی ص ۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

فائدہ:

یہ نور حسی پر دلالت کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

ایک طویل حدیث میں آپ کی دعا کا ذکر ہے اس میں سے صرف کچھ حصہ یہ ہے۔

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أخبرنا محمد بن عمران بن ابی لیلی حدثنی أبی حدثنی ابن أبی لیلی عن داود بن علی هو ابن عبد الله بن عباس عن أبیه عن جده ابن عباس قال :سمعت نبی الله صلی الله علیه و سلم یقول لیلة حین فرغ من صلاته ....

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْراً فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْراً فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْراً مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْراً مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْراً عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْراً عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْراً مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْراً مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْراً فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْراً فِیْ بَصْرِیْ وَنُوْراً فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْراً فِیْ بَشْرِیْ وَنُوْراً فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْراً فِیْ دَمِیْ وَنُوْراً فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْراً وَّاَعْطِنِیْ نُوْراً وَّاجْعَلْنِیْ نُوْراً (الحدیث)

ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۷۸ (ابواب الدعوات)

اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما۔ میری قبر میں میرے آگے، میرے پیچھے ،دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، نور ہی نور پھیلا دے۔ اے اللہ میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون، میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے۔ اے اللہ میرے لئے نور کو بڑا فرما مجھے نور عطا کر اور مجھے نور بنا دے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنه قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رضى الله عنها فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءً بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَرَى اَنِّيْ كُنْتُ اَتَّبِعُهٗ لَهٗ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ رضى الله عنه فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَيَمِيْنِيْ نُوْرًا وَيَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا

وَخَلَفِیْ نُوْرًا وَعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا قَالَ کُرَیْبٌ وَسَبْعٌ فِیْ التَّابُوْتِ فَلَقِیْتُ بَعْضَ وُلْدِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ فَحَدَّثَنِیْ بِھِنَّ فَذَکَرَ عَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَذَکَرَ الْخَصْلَتَیْنِ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۰. باب صلوٰۃ النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا نبی کریم ﷺ رات کو بیدار ہوئے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے پھر سو گئے پھر دوبارہ اٹھے اور مشکیزہ کے پاس آکر اس کا منہ کھولا پھر درمیانی وضوء کیا پانی زیادہ نہیں بہایا لیکن مکمل وضوء فرمایا پھر آپ نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کردی میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی تاکہ حضور ﷺ یہ گمان نہ کریں کہ میں آپ کے احوال کے تجسس کے لئے بیدار ہوا ہوں میں وضوء کرنے کے بعد آپ کی بائیں جانب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کردیا۔ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت پڑھنے کے بعد لیٹ کر سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تھے خراٹے لیتے تھے اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز (فجر) کی خبر دی آپ نے کھڑے ہوکر بغیر وضوء کئے نماز (سنت فجر) پڑھی اور یہ دعا مانگی اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کردے! میرے آنکھوں میں نور پیدا کردے! میرے کانوں میں نور پیدا کردے! میرے دائیں نور

کردے! میرے بائیں نور کردے! میرے اوپر نور کردے! میرے نیچے نور کردے! میرے سامنے نور کردے! اور پس پشت نور کردے! (راوی) کریب بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے سات کلمات اور فرمائے تھے جنہیں میں بھول گیا پھر میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا وہ سات کلمات یہ تھے (اے اللہ) میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بال، اور میری کھال (کو نور کردے) ان کلمات کے علاوہ دو کلموں کا اور ذکر کیا تھا۔

نوٹ: یہ حدیث پاک یعنی نورانیت والی چار مختلف سندوں سے مروی ہے صرف سند نقل کر کے انہی دعائیہ کلمات کا ذکر کریں گے بقیہ تفصیل مسلم شریف میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضى الله عنهما قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ ....

فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ صَلوتِهٖ اَوْفِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً وَسَمْعِيْ نُوْراً وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْراً وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْراً وَعَنْ شِمَالِيْنُوْراً وَاَمَامِيْ نُوْراً وَخَلْفِيْ نُوْراً وَفَوْقِيْ نُوْراً وَتَحْتِيْ نُوْراً وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْراً اَوْقَالَ وَاجْعَلْنِيْ نُوْراً. (مسلم شريف جلد اول ص ٢٦١. باب صلوٰة

النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہا۔ میں یہ دیکھنے کے لئے جاگتا رہا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔......................

آپ نماز یا سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے اے اللہ! میرے دل میں نور کردے۔ میری آنکھوں میں نور کردے۔ میرے کانوں میں نور کردے۔ میرے دائیں نور کردے۔ میرے بائیں نور کردے۔ میرے آگے نور کردے۔ میرے پیچھے نور کردے۔ میرے اوپر نور کردے۔ میرے نیچے نور کردے۔ میرے لئے نور کردے یا فرمایا کہ مجھے (سراپا) نور بنادے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَحَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْا الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ رَشِیْدِ بْنِ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما ....

وَقَالَ اَعْظِمْ لِیْ نُوْراً وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِیْ نُوْراً. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۱. باب صلوٰة النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں......................

اے اللہ! مجھے عظیم نور کردے اور یہ نہیں فرمایا کہ مجھے نور کردے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ....

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً فِيْ لِسَانِيْ نُوْراً وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْراً وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْراً وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْراً وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْراً وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْراً وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْراً وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْراً وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْراً وَاجْعَلْ لِّيْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْراً وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْراً . (مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۱ . باب صلوٰۃ النبی ﷺ)

ترجمہ مذکورہ حدیث پاک جیسا ہے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِى ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ (إِنَّ فِى خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِى الأَلْبَابِ) فَقَرَأَ هَؤُلاَءِ الآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ

فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکَعَاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ یَسْتَاکُ وَیَتَوَضَّأُ وَیَقْرَأُ هٰؤُلاَءِ الآیَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلاَثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَی الصَّلاَةِ وَهُوَ یَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا وَفِی لِسَانِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی سَمْعِی نُورًا وَاجْعَلْ فِی بَصَرِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِی نُورًا وَمِنْ أَمَامِی نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِی نُورًا وَمِنْ تَحْتِی نُورًا .اللّٰهُمَّ أَعْطِنِی نُورًا (مسلم شریف جلد اول ص ۲۶۱. باب صلوٰۃ النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت علی بن عبداللہ بن عباس بیان فرماتے ہیں کہ..........

(تمام روایت وہی ہے اس میں صرف یہ اضافہ ہے)

(ہر بار مسواک کرتے) وضوء کرتے اور یہ آیات پڑھتے پھر آپ نے تین رکعت وتر پڑھے پھر مؤذن نے آکر آپ کو نماز (فجر) کی خبر دی۔ آپ نماز پڑھانے تشریف لے گئے۔ درآں حالیکہ آپ یہ دعا فرما رہے تھے۔..........

فائدہ:

یہ سات احادیث مبارکہ جن میں حضور علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ اس بارے میں بعض اہل علم حضرات سوال کرتے ہیں کہ اگر حضور علیہ السلام پہلے ہی نور ہیں تو پھر دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

میں خیال ہے کہ اہل حضرات کو تو یہ زیب ہی نہیں دیتا کہ اس قسم کے سطحی اعتراض کریں تاہم اس کے کئی جوابات ہیں۔

جواب نمبر۱: اگر بالفرض پہلے نور نہیں جب دعا کی تو پھر حدیث پاک میں آتا ہے کہ کل نبی یستجاب ہر نبی کریم علیہ السلام کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب دعا قبول ہوگئی تو پھر بھی آپ نورانیت کا پیکر ہیں،

جواب نمبر۲: جب پیارے مصطفیٰ کریم علیہ السلام نماز پڑھتے ہیں اور دعا فرماتے ہیں کہ اهدنا الصراط المستقیم (اے اللہ جل جلالہ مجھے سیدھے راستہ پر چلا) تو (معاذ اللہ) کیا یہ سوال ہوگا کہ حضور علیہ السلام پہلے صراط مستقیم پر نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں پھر دعا استقامت کے لئے اور امت کی تعلیم کے لئے ہے اسی طرح آپ پہلے بھی نور ہیں تو دعا تاکید کے لئے ہے۔

جواب نمبر۳: اس دعا پر غور کیا جائے تو اس میں جواب موجود ہے مثلاً جب آپ دعا مانگتے ہیں تو اس میں یہ جملہ بھی ہے وفی بصری نورا (اے اللہ جل جلالہ میری آنکھ میں نور عطا فرما) کیا معاذ اللہ آپ کی آنکھ پہلے نور نہیں؟ یقیناً ہے تو پھر دعا کس لئے؟ فقط تاکید اور دوام کے لئے ہے۔ فافہم وتدبر (فردوسی)

دو صحابیوں کی کرامت

﴿حدیث نمبر 9﴾

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ

مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَ تْ عَصاَ اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ وُضُوْءِ هَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَآءَ تْ لِلْاٰخِرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ. (بخاری شریف ص ۵۴۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے اپنے کسی کام کے لئے گفتگو کر رہے تھے یہاں تک کہ رات کا ایک بڑا حصہ گزر گیا اور یہ رات بھی کافی تاریک تھی جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھے اپنے گھروں کو جانے لگے اور دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی اور اس کی روشنی میں وہ چلنے لگے یہاں تک کہ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور پھر دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چل کر اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔

تشریح:

بخاری کی ایک اور روایت میں الفاظ ہیں کہ وہ دونوں صحابی سخت اندھیری رات میں آنحضرت ﷺ کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے تو اس وقت ایسے لگا جیسے ان دونوں کے ساتھ دو چراغ ہیں جو ان کے راستے کو روشن رکھتے ہوئے ساتھ چل رہے ہیں پھر جب وہ صحابی اس جگہ پہنچ کر کہ جہاں سے ان کے راستے الگ ہوتے ہیں،

ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ایک ایک چراغ ہر ایک کے ساتھ ہو گیا یہاں تک کہ وہ دونوں اپنے اہل وعیال میں پہنچ گئے۔

حضور علیہ السلام بے مثل ہیں

ہم نے اپنے عقیدے میں لکھا ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کی نورانیت کے بھی قائل ہیں اور آپ کی بشریت کے بھی قائل ہیں۔ البتہ ہم آپ کی بشریت کو اس طرح نہیں مانتے جیسے فریق مخالف اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔ ہم آپ کی بے مثل بشریت کے قائل ہیں۔ ان پر یہ احادیث مبارکہ شاہد ہیں۔ فافہم

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ انا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنھا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ فَيَغْضِبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِىْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا. (بخاری شریف کتاب الایمان جلد اول ص۷)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حکم دیتے تو ایسے اعمال کا حکم دیتے جن کی وہ طاقت رکھتے ہوں صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم تو آپ کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ

کوتمام الزامات سے بری کر دیا ہے۔ سید عالم ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ناراضگی کا اظہار آپ کے چہرہ مبارک سے بھی ظاہر ہونے لگا پھر فرمایا بے شک میں تم سب سے زیادہ متقی ہوں اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا ہوں۔

فائدہ:

لفظ من ذنبک کے ترجمہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے اہلسنت کے عظیم محقق علامہ غلام مہر علی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معرکۃ الذنب اور الذنب فی القرآن علامہ مفتی شاہ حسین گردیزی۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثنا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ ثنی قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِنْکُمْ قَالَ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی اَوْ اِنِّیْ اَبِیْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی (بخاری شریف جلد اول باب الوصال ص ۲۶۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے لگاتار (وصال) کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو متواتر روزہ رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے یا فرمایا کہ میں رات اللہ تعالیٰ کے پاس گذارتا ہوں اس حال میں کہ مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِنْکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی (بخاری شریف جلد اول ص ۲۶۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے متواتر (وصال) کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کی آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْهَادِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اِبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاتُوَاصِلُوْا فَاَیُّکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّٰی السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ لِیْ مُطْعِمٌ یُطْعِمُنِیْ وَسَاقٍ یَسْقِیْنِیْ (بخاری شریف جلد اول ص ۲۶۳)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لگاتار روزے نہ رکھو جب تم میں سے کوئی لگاتار

روزے رکھنا چاہے تو سحری تک رکھ سکتا ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ لگاتار روزے رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تم جیسا نہیں میں رات گزارتا ہوں مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ لَمْ یَذْکُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ. (بخاری شریف جلد اول ص ۲۶۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے لوگوں پر کرم فرماتے ہوئے لگارتار روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کی آپ لگاتار روزے رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا ہے پلاتا حضرت عثمان لفظ رَحْمَةً لَهُمْ۔ کوذکر نہیں کیا۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِیْ الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا

عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْماً ثُمَّ يَوْماً ثُمَّ يَوْماً ثُمَّ رَاَوُ الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَنْتَهُوا (بخاری شریف جلد اول ۲۶۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے روزے میں وصال کرنے سے (یعنی لگاتار روزے رکھنے سے) منع فرمایا مسلمانوں سے ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ لگارتار روزے رکھتے ہیں فرمایا تم میں سے میری مثل کون ہے؟ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے جب لوگ لگاتار روزے رکھنے سے باز نہ آئے تو حضور علیہ السلام نے ان کے ساتھ صوم وصال رکھا پھر لوگوں نے چاند دیکھا فرمایا اگر چاند مؤخر ہوتا (نظر نہ آتا) تو میں اسی طرح روزے رکھتا جاتا ان کو سزا دینے کے لئے جبکہ انہوں نے وصال کا روزہ نہ رکھنے سے انکار کیا۔ (تنکیل کا معنی ہے سزا دے کر دوسروں کو عبرت دلانا۔لغات الحدیث)

﴿حدیث نمبر 16﴾

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتّٰى السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اَبِيْتُ لِىْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِىْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِىْ (بخاری شریف جلد اول ص ۲۶۴)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا لگاتار روزے نہ رکھو تم میں سے کوئی وصال کا روزہ رکھنا چاہتا ہے وہ صبح تک وصال کا روزہ رکھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

فائدہ:

ان احادیث مبارکہ سے آپ کے بے مثل ہونا واضح ہے اگر کوئی سوال کرے کہ یہ تو صرف وصال کے روزے کے بارے میں فرمایا ہے مطلقاً نہیں فرمایا تو گذارش ہے کہ وصال کا روزہ رکھنا یہ ایک صفت ہے ایک فعل ہے جب آپ کی صفت اور فعل میں کوئی مثل نہیں ہوسکتا تو آپ کی ذات کی مثل کیسے ہوسکتا ہے۔ فافہم وتدبر۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -رضى الله عنهما- أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ .قَالَ إِنِّى لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّى أُطْعَمُ وَأُسْقَى .(مسلم شريف جلد اول ص ٣٥١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رضى الله عنهما -أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَاصَلَ فِى رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ .قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّى لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّى أُطْعَمُ وَأُسْقَى. (مسلم شریف جلد اول ص ۳۵۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وصال کے روزے رکھے۔ تو صحابہ کرام نے بھی رکھے، تو آپ نے ان کو منع فرمایا۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ جَدِّى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -رضى الله عنهما -عَنِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم -بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِى رَمَضَانَ.

یہ روایت مذکورہ روایت جیسی ہے مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ -رضی الله عنه -قَالَ نَهَی رَسُولُ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم -عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ فَإِنَّکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ .قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم - وَأَیُّکُمْ مِثْلِی إِنِّی أَبِیتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَیَسْقِینِی ....(مسلم شریف جلد اول ص ۳۵۱)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے مجھ جیسا کون ہے؟ میں اپنے رب کے ہاں کے رات گزارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

وَحَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِی زُرْعَةَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ -رضی الله عنه -قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم - إِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ .قَالُوا فَإِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُولَ اللَّهِ .قَالَ إِنَّکُمْ لَسْتُمْ فِی ذَلِکَ مِثْلِی إِنِّی أَبِیتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَیَسْقِینِی فَاکْلَفُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِیقُونَ . (مسلم شریف جلد اول

۳۵)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
صال کے روزے نہ رکھو! تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی تو
صال کے روزے رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس معاملہ میں مجھ جیسے
یں ہو۔ میں اپنے رب کے ہاں کے رات گزارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا ہے
ر پلاتا ہے۔ پس تم اتنے اعمال کی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم میں طاقت ہے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا
لَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ -رضى الله عنه -........
فَقَالَ النَّبِیُّ -صلى الله عليه وسلم - مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ إِنَّكُمْ
سْتُمْ مِثْلِی .... الحديث (مسلم شریف جلد اول ص ۳۵۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ صوم وصال کیوں رکھ رہے ہیں تم لوگ
ری مثل نہیں ہو۔۔۔

﴿حدیث نمبر 23﴾

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ -يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ
حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ -رضى الله عنه -قَالَ وَاصَلَ
سُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فِی أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي -أَوْ قَالَ -إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي . (مسلم شریف جلد اول ص ۳۵۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے، رمضان کی ابتداء میں وصال کے روزے رکھے۔تو کچھ صحابہ کرام نے بھی رکھے، یہ بات حضور علیہ السلام تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔اگر ہمارے لئے مہینہ لمبا کر دیا گیا تو تعمق کرنے والے (یعنی بتکلف معاملے کی گہرائی تک پہنچنے والے) اپنے تعمق کو چھوڑ دیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میری مثل نہیں ہو یا فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 24﴾

وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ -قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ -عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ -رضى الله عنها -قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم -عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ .فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ .قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي .

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے لوگوں پر کرم فرماتے ہوئے لگاتار روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے عرض کی

آپ لگاتار روزے رکھتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا ہے پلاتا ہے۔

شیطان، حضور علیہ السلام کی مثل نہیں بن سکتا

﴿حدیث نمبر 25﴾

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلْمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ. (بخاری شریف جلد دوم باب من رای النبی ﷺ ص ۱۰۳۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

﴿حدیث نمبر 26﴾

حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَخَيَّلُ بِيْ. الحديث (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۳۵، ۱۰۳۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہوسکتا۔

﴿حدیث نمبر 27﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم ,يَقُولُ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي .

(بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۳۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

فائدہ:

جب شیطان، حضور علیہ السلام کی مثل نہیں بن سکتا جو مختلف صورتیں بدل سکتا ہے تو یہ لوگ حضور علیہ السلام کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 28﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ اَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ هَرْمُزَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ ﷺ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَشْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرَبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفُّياً كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ

اَرَ قَبْلَـهٗ وَلَا بَعْـدَهٗ مِثْلَـهٗ ﷺ هـذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ (ترمذی شریف ابواب المناقب جلد دوم ص ۲۰۴، شمائل ترمذی ص ۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 29﴾

حَـدَّثَنِـیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْـنِ یَسَـافٍ عَـنْ اَبِـیْ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللّٰه عنه قَالَ حُـدِّثْـتُ اَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰهِ ﷺ قَالَ صَلوٰةُ الرَّجُلِ قَاعِداً نِصْفُ الصَّلوٰةِ قَـالَ فَـاَتَیْتُـهٗ فَـوَجَـدْتُـهٗ یُـصَـلِّیْ جَالِساً فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ مَـالَکَ یَـاعَبْـدَ الـلّٰـهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّکَ قُلْتَ صَلوٰةُ الرَّجُلِ قَاعِداً عَلٰی نِصْفِ الصَّلوٰةِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِداً قَالَ اَجَـلْ وَلٰـکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِنْکُمْ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۵۳ باب صلوٰة اللیل)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بیان فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا آدھا اجر ہوتا ہے۔ ایک دن میں

حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر اقدس پر رکھا آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا آدھا ثواب ہوتا ہے حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔

﴿حدیث نمبر 30﴾

وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فِیْ الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِیْ الْیَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِیْ الْیَقْظَةِ لَایَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلْمَةَ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۴۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا یا فرمایا گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

﴿حدیث نمبر 31﴾

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ -يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ -حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - مَنْ رَآنِى فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِى .(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۴۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

﴿حدیث نمبر 32﴾

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ مَنْ رَآنِى فِى النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِى إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِى لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِى صُورَتِى .وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِى الْمَنَامِ .(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۴۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

اور جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے

کی خبر نہ دے۔

﴿حدیث نمبر 33﴾

وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِی أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَنْ رَآنِی فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِی فَإِنَّهُ لاَ يَنْبَغِی لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِی ..(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۴۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت میں آسکے۔

﴿حدیث نمبر 34﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِی يُونُسَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِی فِی وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِی مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ (مسند احمد) و (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کوئی چیز نہیں دیکھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک آفتاب ہے جو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے جلوہ ریز ہورہا ہے اور میں نے رسول کریم ﷺ

سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں پایا (جب آپ چلتے تو) ایسا لگتا کہ آپ ﷺ کے سامنے زمین لپٹی جارہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو سخت جدوجہد اور کوشش کرتے لیکن آپ ﷺ اپنی بے نیاز چال چلتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 35﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُءِىَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ. (ترمذی شریف مع شمائل ترمذی ص ۶۵۹ شمائل ص ۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اگلے دو دانت کشادہ تھے جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 36﴾

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخِرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ. (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت

عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے اپنے کسی کام کے لئے گفتگو کر رہے تھے یہاں تک کہ رات کا ایک بڑا حصہ گزر گیا اور یہ رات بھی کافی تاریک تھی جب وہ دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی اور اس کی روشنی میں وہ چلنے لگے یہاں تک کہ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور پھر دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چل کر اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔

آپ کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی ہے

﴿حدیث نمبر 37﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ نا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَانَعْرِفُهُ اَلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۱ ابواب المناقب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی ہے یعنی آپ کے سر مبارک پر تاج نبوت کب سجایا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام

(ابھی) روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غریب ہے اس کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

تشریح:

مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ذات گرامی مرتبہ نبوت ورسالت کے لئے اس وقت نامزد بھی ہو چکی تھی۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح ان کے پیکر خاکی سے متعلق بھی نہیں ہوئی تھی اور ان کا پتلا زمین پر بے جان پڑا تھا۔ یہ جملہ در اصل اس بات سے کنایہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی نبوت ورسالت حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے سے پہلے متعین ومقرر ہو چکی تھی۔

اختیار رسول

اختیار رسول ﷺ

مختار کل:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ ہیں بالخصوص حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں اور اصول یہ ہے کہ جو کسی کا نائب ہوتا ہے وہ اصل کی مرضی کے تابع ہوتا ہے اور اصل اپنے نائب کو اختیارات سونپ کر بھیجتا ہے وگرنہ نیابت کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں متعدد مقامات پر اس کی وضاحت فرمائی ہے مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دیا

﴿هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ سورة ص، آية: ۳۹

''یہ ہماری عطا ہے آپ کی مرضی اپنے پاس روک لیں یا جس کو چاہیں عطا فرمادیں بغیر حساب کے۔''

اسی طرح حضور علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا۔

﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ سورة حشر، آية:۷

''جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ کا رسول عطا فرمائے اسے لے لو اور جس چیز سے منع فرمائے اس سے رک جاؤ۔''

ایسی بہت سی آیات میں ان کی وضاحت موجود ہے مثلاً ایک مقام پر ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تم کو اپنے فضل سے غنی کرتے ہیں۔"
(سورت توبہ آیت نمبر ۷۴)

ان آیات بینات سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندہ کو اختیار عطا فرماتا ہے لیکن بعض لوگ یہ غلط فہمی پیدا کرتے ہیں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے کسی کو تصرف کا حق نہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے بلکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندہ کو تصرف کی اجازت عطا فرماتا ہے۔ ان کا تصرف اللہ تعالیٰ کی اجازت اور مرضی سے ہوتا ہے۔ آپ کی اسی شان نبوت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ بھی ارشاد فرماتا ہے کہ

"آپ ﷺ طیب چیزوں کو حلال فرماتے ہیں اور خبیث چیزوں کو حرام فرماتے ہیں اور لوگوں کے بوجھ دور فرماتے ہیں" سورت اعراف آیت نمبر ۱۵۷

بلکہ جس کے لئے چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے طیب چیز کو بھی حرام فرما دیتے ہیں جیسے اپنی آل کے لئے زکوٰۃ کو حرام فرما دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

"لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے" (سورت توبہ آیت ۲۹ پارہ ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے مقام نبوت کو اتنا سرفراز فرمایا ہے کہ جس نے جو بھی سوال کیا آپ نے اس کے سوال کو پورا کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں

ہونا چاہیئے۔ فافہم

حضور علیہ السلام قاسم ہیں

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيباً يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ ﷺ (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم باب من یرد اللہ ص ۱۶)

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو سنا آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے اور میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین حق پر قائم رہے گی۔ نہیں نقصان دے گا اس امت کو وہ آدمی جو ان کی مخالفت کرتا ہے حتیٰ کہ قیامت آجائے۔

ف: خط کشیدہ الفاظ میں غور کریں قاعدہ یہ ہے کہ جب فعل متعدی کا مفعول مذکور نہ ہو تو عموم مراد ہوتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نعمتوں کے قاسم حضور علیہ

السلام ہیں۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ. (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم ص ۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے سینے سے لگا کر فرمایا اے اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کا علم سکھا دے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِیَ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا (بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۴۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں آپ نے انہیں چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا حتیٰ کہ انہوں حراء پہاڑ کو دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا مُسَدَّدٌ حدثنا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِی مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا (بخاری شریف جلد دوم ص ۷۲۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور پہاڑ سے نیچے تھا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حدثنا سُفْيَانُ حدثنا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا اشْهَدُوا (بخاری شریف جلد دوم ص ۷۲۱)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہوا اور ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری شریف جلد دوم ص ۷۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عن قَتَادَةَ عن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ (بخاری شریف جلد دوم ص ۷۲۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ ان کو نشانی دکھائیں تو آپ ﷺ نے ان کو انشقاق قمر دکھایا یعنی چاند دو ٹکڑے کردیا۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ (بخاری شریف جلد دوم ص ۷۲۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔

نوٹ:

ان تمام احادیث میں حضور علیہ السلام کا چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا ذکر ہے۔ جو پیارے آقا ﷺ یہ کام کر سکتے ہیں باقی آپ کے لیے کون سے مشکل ہیں۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ

الْبَرَّاءِ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوِيَتْ اَوْ صَدَرَتْ رِكَابُنَا. (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۵ باب علامات النبوت فی الاسلام)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اس کا سارا پانی نکال لیا اور اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ نبی کریم ﷺ کنواں کے کنارے پر بیٹھ گئے اور پانی کے لئے دعا فرمائی اور کنواں میں پانی کی کلی ڈالی۔ ہم تھوڑا ہی سا ٹھہرے ہوں گے کہ کنواں پانی سے بھر گیا۔ ہم نے پانی پیا حتی کہ سیراب ہو گئے اور مال مویشی تمام سیراب ہو گئے۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ. (بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۴ باب علامات نبوت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جب آپ مقام زوراء میں تشریف فرما تھے حضور علیہ السلام نے اپنا دست اقدس برتن میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جس سے

سب لوگوں نے وضوء کیا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا ہم تین سو یا اس کے قریب تھے۔

ف: زَوْرَاء، مدینہ شریف کے بازار میں ایک جگہ کا نام ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ میناء کا نام ہے بعض نے کہا ہے کہ ایک بڑا پتھر تھا مسجد کے قریب، وغیرہ ذالک۔ زُهَاء کا معنی اندازہ۔ تخمیناً۔ اب معنی یہ ہوگا کہ زھاء ثلث مائۃ اندازاً تین سو تھے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ (بفتح الواو) فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ذَالِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ.

(بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوۃ ص ۵۰۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز عصر کا وقت قریب آ گیا پانی تلاش کیا مگر لوگوں کو پانی نہ ملا تو حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں تھوڑا سا پانی پیش کیا گیا آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضوء کرو میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے

نیچے سے پانی کا چشمہ جاری ہے۔ لوگوں نے وضوء کیا حتی کہ سب نے وضوء کر لیا۔

ف: وَضوء، واؤ کے فتح کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے وضوء کا پانی۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُبَارِکُ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ ثنا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا یَسِیْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَمْ یَجِدُوْا مَاءً یَتَوَضَّؤُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ یَسِیْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَی الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا تَوَضَّؤُوْا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰی بَلَغُوْا فِیْمَا یُرِیْدُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَکَانُوْا سَبْعِیْنَ اَوْ نَحْوَهٗ. (بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوۃ ص ۵۰۴،۵۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ بعض سفروں میں باہر تشریف لے گئے حالانکہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم موجود تھے وہ چلتے رہے حتی کہ نماز کا وقت آ گیا تو ان کو پانی نہ ملا جس سے وہ وضوء کریں لوگوں میں سے ایک آدمی گیا اور پیالہ لے کر آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا حضور علیہ السلام نے وضوء فرمایا پھر پیالہ پر اپنی انگلیاں رکھ دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو اور وضوء کرو پس سب لوگوں نے وضوء کیا حتی کہ انہوں نے پانی سے اپنا ہر مقصد پورا کر لیا اور وہ ستر (۷۰) یا اس کے قریب آدمی تھے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ یَزِیْدَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَامَ مَنْ کَانَ قَرِیْبُ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ یَتَوَضَّأُ وَبَقِیَ قَوْمٌ فَاُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنَ الْحِجَارَۃِ فِیْہِ مَاءٌ فَوَضَعَ کَفَّہٗ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ یَبْسُطَ فِیْہِ کَفَّہٗ فَضَمَّ اَصَابِعَہٗ فَوَضَعَھَا فِیْ الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ جَمِیْعاً قُلْتُ کَمْ کَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلاً. (بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوۃ ص ۵۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا جس آدمی کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ اپنے گھر سے وضوء کرنے چلا گیا کچھ لوگ باقی رہ گئے تو حضور علیہ السلام کے پاس پتھر کا برتن لایا گیا جس میں پانی تھا آپ نے کف دست اس میں رکھ دی برتن چھوٹا تھا اس میں انگلیاں پھیل نہ سکتی تھیں تو حضور علیہ السلام نے انگلیوں کو ملایا اور ان کو برتن میں رکھا پھر تمام لوگوں نے وضوء کیا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کتنے لوگ تھے تو فرمایا ۸۰ آدمی تھے۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِیْ الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ وَالنَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ یَدَیْہِ رُکْوَۃٌ فَتَوَضَّأَ فَجَھِشَ النَّاسُ نَحْوَہٗ قَالَ مَالَکُمْ قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَیْنَ

يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرُّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا فَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً (بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوة ص ۵۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل تھی جس سے وضوء کیا جب آپ ﷺ وضو کر چکے تو لوگ گھبرائے اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے جس سے ہم وضوء کریں اور پینے کے لئے پانی صرف وہی ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ حضور ﷺ نے چھاگل پر دست مبارک رکھا تو نبی کریم ﷺ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح جوش مارنے لگا۔ ہم سب نے پانی پیا اور وضوء کیا۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کتنے لوگ تھے تو فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو ہمیں پانی کفایت کر جاتا مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا

مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ
يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ
فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ
مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا
عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا
حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى
شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا

وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا (بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوۃ ۵۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے (اپنی زوجہ) حضرت ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز مبارک کو سنا جو کمزور تھی، میں نے اس آواز میں بھوک محسوس کی ہے، کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت ام سلیم نے کہا کہ ہاں! اور جو کی روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اس کے ایک حصہ میں ان کو لپیٹا اور چھپا کر میرے ہاتھ میں دے دیں اور دوپٹہ کا کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا پھر مجھے حضور علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ لے گیا اور نبی کریم ﷺ کو مسجد میں پایا اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کی ہاں! حضور ﷺ نے فرمایا سب اٹھو۔ سب لوگ اٹھے اور چل دیے میں ان کے آگے آگے حتی کہ میں ابوطلحہ کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم حضور ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کوئی شے نہیں جو انہیں کھلا سکیں۔ ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانے ابوطلحہ چلے حضور علیہ السلام سے ملاقات کی، نبی کریم ﷺ ابوطلحہ کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ام سلیم جو تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلیم روٹیاں لے کر آئیں حضور

علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ ان کے ٹکڑے بنا دیے جائیں۔ام سلیم نے گھی کے برتن کو نچوڑا، اس کو سالن بنایا پھر حضور علیہ السلام نے کچھ پڑھا برکت کے لئے دعا فرمائی پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ انہیں بلایا کر کھانا کھلاتے پھر اجازت دیتے تو انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا پھر وہ باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ انہیں بلا کر کھانا کھلاتے پھر اجازت دیتے تو انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا پھر وہ باہر چلے گئے۔تمام لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا حالانکہ وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفاً كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فُضْلَةً مِنْ مَّاءٍ فَجَاءُ وْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حیَّ عَلَى الطُّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَيُؤْكَلُ. (بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوة ص ۵۰۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت شمار کرتے ہیں اور تم ان کو باعث خوف شمار کرتے ہو ایک سفر میں ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے پانی کم ہوگیا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا زائد پانی تلاش کر کے

لاؤ وہ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے آئے پانی میں اپنے دست مبارک کو ڈالا اور فرمایا پاک کرنے والے اور بابرکت پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کے طرف سے ہے۔ میں نے پانی کو دیکھا حضور علیہ السلام کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے تھے۔ اور ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے حالانکہ اسے کھایا جاتا ہے۔

آپ کی دعا سے فوراً بارش کا آنا

﴿حدیث نمبر 17﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا قَامَ رَجُلٌ فَقَامَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ وَهَلَكَتِ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ اَنْشَأَتْ سَحَاباً ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالَيْهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَآءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذَالِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهٗ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَاَنَّهَا اِكْلِيْلٌ. (بخاری شریف جلد اول باب علامات النبوة ص ۵۰۶، جلد دوم ص ۹۳۹)

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مدینہ منورہ والوں کو قحط سالی نے گھیر لیا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش فرمائے۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آسمان شیشہ کی طرح صاف تھا اچانک ہوا چلی اور بادل پیدا ہوئے پھر وہ جمع ہو گئے آسمان نے اپنا منہ کھولا پھر ہم باہر نکلے اور پانی میں چلنے لگے حتی کہ اپنے گھروں میں آئے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر وہی شخص یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مکانات گرنے لگے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش روک دے۔ آپ مسکرائے اور دعا کی اے اللہ بارش ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو۔ میں نے بادل کی طرف دیکھا وہ مدینہ منورہ کے ارداگرد پھیل گیا گویا کہ مدینہ منورہ تاج بنا ہوا ہے۔

حضور علیہ السلام قاسم ہیں

﴿حدیث نمبر 18﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ وَقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا

مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّداً قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ اِنَّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلٰى عُنُقِيْ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّداً قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِماً اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِماً اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ (بخاری شریف جلد اول ص ۴۳۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کا نام محمد رکھے گا۔ شعبہ نے منصور کی حدیث میں یہ بیان کیا کہ انصاری نے کہا میں اس بچے کو اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گیا۔ سلیمان کی حدیث میں یہ ہے کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے اور میں تم میں تقسیم کرتا ہوں حضرت حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ

عَيْناً فَاَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وُلِدَ لِىْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نُكَنِّيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْناً فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاِسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِىْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ. (بخاری شریف جلد اول ص ۴۳۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا انصار نے کہا ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھنے دیں گے۔ اور نہ ہی تیری آنکھ کو اس نام سے ٹھنڈا کریں گے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے اور انصار کہتے ہیں ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھنے دیں گے۔ اور نہ ہی تیری آنکھ کو اس نام سے ٹھنڈا کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصار نے اچھا کہا ہے۔ تم میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو (کیونکہ) قاسم صرف میں ہوں۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنَا حِبَانُ بْنُ مُوْسٰى انا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِىْ وَاَنَا الْقَاسِمُ وَلَاتَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ. (بخاری شریف جلد اول ص ۴۳۹. ص ۱۶)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے (علم فقہ) اللہ تعالیٰ ہر چیز دینے والا ہے اور میں قاسم ہوں۔ یہ امت ہمیشہ ان لوگوں پر غالب رہے گی جو ان کے مخالف ہوں گے۔ (یعنی فقہ کے منکر ہوں گے) قیامت تک۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ. (بخاری شریف جلد اول ص ۴۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم کو نہ دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں میں تو صرف قاسم ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے وہاں میں تقسیم کرتا ہوں۔

فائدہ: یعنی اصل میں عطا کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات اور منع کرنے والا بھی وہی ہے۔ اور تقسیم کرنے والے پیارے مصطفیٰ کریم علیہ السلام ہیں۔ آپ کے اختیار کا تعلق بھی تقسیم کے ساتھ ہے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبِيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۴۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ چاند کا انشقاق حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا۔

﴿حدیث نمبر 23﴾

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ. (بخاری شریف جلد اول ص ۵۴۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔

﴿حدیث نمبر 24﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثنا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهَ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِىْ يَدَىَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا (بخاری شریف جلد اول ص ۴۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جامع کلمات دیکر بھیجا گیا اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ ایک دفعہ

ں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں
ے دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام دنیا سے
شریف لے گئے حالانکہ تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔

﴿حدیث نمبر 25﴾

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ
مَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ
ـاسٍ رضی اللہ عنهما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ
جْوَدَ مَايَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَائِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ
نْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ
رِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (بخاری شریف جلد اول ص ۳،۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ
ب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں زیادہ سخی ہوتے تھے جبکہ آپ سے
ائیل علیہ السلام ملاقات کرتے تھے اور وہ رمضان المبارک میں ہر رات آپ
ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ کے ساتھ رمضان المبارک میں قرآن کریم کا
کیا کرتے تھے۔ یقیناً جناب رسول اللہ ﷺ سخاوت میں تیز ہوا سے (عموم نفع
ں) زیادہ سخی تھے۔

﴿حدیث نمبر 26﴾

سند نمبر ا : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ

فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِماً ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى يُغِيْثُنَا

فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا

قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَاتَرٰى فِی السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَقَزَعَةٍ وَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ سَبْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ

فَلاَ وَاللّٰهِ مَارَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَالِكَ اللُّبَابِ فِیْ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِماً

فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَتِ الْاِمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا عَنَّا

قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاَكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابَتِ الشَّجَرِ

قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِیْ فِیْ الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْتُ

نَس بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَااَدْرِیْ. **(بخاری شریف باب لاستسقاء جلد اول ص ۱۳۸)**

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد یں اس دروازے سے داخل ہوا جو دار قضا کی طرف تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے وہ شخص حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

پھر عرض کی یارسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہوگئے، راستے منقطع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم پر بارش برسائے حضور علیہ السلام نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور عرض کی اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! آسمان پر بادل نہ تھے اور نہ ہی بادل کا ٹکڑا دیکھتے تھے۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر اور محل نہ تھا (جو آڑ بن سکے) اس پہاڑ کے پیچھے سے بادل ظاہر ہوا جو ڈھال کی مثل تھا جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا پھر برسا۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے سات روز تک سورج نہ دیکھا پھر ایک آدمی آیا دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے وہ شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ

مال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔

حضور علیہ السلام نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ ٹیلوں اونچی جگہوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ بارش برسا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بادل رک گیا اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

حضرت شریک نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وہ پہلا ہی شخص تھا آپ نے فرمایا میں اس کو نہیں جانتا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جب مصائب کا شکار ہوتے خواہ مصائب انفرادی ہوں یا اجتماعی تو درِ رسول ﷺ پر حاضری دیا کرتے تھے

اور پیارے آقا ﷺ بھی یہ ارشاد نہیں فرماتے تھے کہ بھائی براہِ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ کرو کہ وہ سب کی سنتا ہے۔ بے شک سب کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ سب کی سنتا ہے لیکن پھر بھی پیارے آقا ﷺ کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے پھر رسول عربی ﷺ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں وحی کا انتظار کرلوں بس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ بلند کیا تو دریا رحمت جوش میں آگیا اسباب تھے یا نہیں، بارش فورا شروع ہوگئی۔ اسباب بھی بن گئے، کام بھی ہوگیا۔

مزید ان احادیث میں بار بار رفع یدیہ رفع یدیہ کے الفاظ ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ پیارے آقا ﷺ ہاتھ اٹھا کر ہی دعا فرمایا کرتے تھے۔
فافہم وتدبر

نوٹ: یہ حدیث پاک مختلف اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ نو مرتبہ بخاری شریف میں موجود ہے۔

﴿حدیث نمبر 27﴾

سند نمبر ۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنس بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنس بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ

فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ هَلَكَتْ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللّهَ يُغِيثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّهُمَّ اسْقِنَا اللّهُمَّ اسْقِنَا اللّهُمَّ اسْقِنَا

قَالَ أَنس وَلَا وَاللّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ

قَالَ وَاللّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ

فِی الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتْ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ

قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ فَقَالَ مَا أَدْرِي (بخاری شریف جلد اول ص۱۳۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے

وہ شخص حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہو گئے، راستے منقطع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم پر بارش برسائے۔

حضور علیہ السلام نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور عرض کی اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! آسمان پر بادل نہ تھے اور نہ ہی بادل کا ٹکڑا دیکھتے تھے۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر اور محل نہ تھا (جو آڑ بن سکے) اس پہاڑ کے پیچھے سے بادل ظاہر ہوا جو ڈھال کی مثل تھا جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا پھر برسا۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے سات روز تک سورج نہ دیکھا پھر ایک آدمی آیا دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے وہ شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔

حضور علیہ السلام نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ ٹیلوں اونچی جگہوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ بارش برسا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بادل رک گیا اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

حضرت شریک نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وہ پہلا ہی شخص تھا آپ نے فرمایا میں اس کو نہیں جانتا۔

﴿حدیث نمبر 28﴾

سند نمبر ۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عن قَتَادَةَ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا

فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ

قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ (بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔

پھر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بارش نے قحط کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم پر بارش برسائے۔

حضور علیہ السلام نے دعا کی پس ہم پر بارش برسائی گئی۔ قریب نہ تھے کہ ہم اپنے گھروں تک پہنچ جائیں۔

پس مسلسل اگلے جمعہ تک ہم پر بارش برسائی گئی۔

پھر وہی آدمی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بارش کو پھیر دے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا۔

تو حضرت انس فرماتے ہیں کہ بادل (درمیان سے) کٹ گیا اور دائیں بائیں بارش برستی رہی اور اہل مدینہ پر نہیں تھی۔

﴿حدیث نمبر 29﴾

سند نمبر ۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ عن شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ هَلَكَتُ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتُ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتُ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتُ السُّبُلُ وَهَلَكَتُ الْمَوَاشِي فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا

فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

فَانْجَابَتْ عن الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ (بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

ایک آدمی آیا اور عرض کی چوپائے ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے۔

پس رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ہم پر جمعہ سے جمعہ تک بارش برسائی گئی۔

پھر وہ شخص آیا اور عرض کی کہ گھر گر گئے اور راستے منقطع ہو گئے اور مویشی ہلاک گئے۔ یارسول اللہ ﷺ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو روک دے۔

حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے اور دعا کی کہ اے اللہ ٹیلوں اونچی جگہوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ بارش برسا۔

تو بادل مدینہ سے یوں کٹ گیا جیسے کپڑا کٹ جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 30﴾

سند نمبر ۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتْ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتْ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ وَهَلَكَتْ الْمَوَاشِي

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عن الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ (بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص

۱۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگوں کے مویشی مر گئے، راستے بند ہوگئی اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگوں کے گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے، لوگوں کے جانور مر گئے۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں اور نیچے کے نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ بارش برسا، چنانچہ بدلی مدینہ سے پھٹ گئی جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 31﴾

سند نمبر ٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی نَمِرٍ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتْ الْمَوَاشِی وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنْ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتُ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتُ السُّبُلُ وَهَلَكَتُ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عن الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ (بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگوں کے جانور مر گئے اور راستے منقطع ہو گئے آپ اللہ سے دعا فرمائیے۔

چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ !لوگوں کے مکانات گر گئے اور راستے بند ہو گئے اور لوگوں کے جانور مرنے لگے۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ ! پہاڑوں کی پشت پر، ٹیلوں پر اور نیچے کے نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا، چنانچہ بدلی مدینہ سے اس طرح پھٹ گئی جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 32﴾

سند نمبر۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عن الْأَوْزَاعِيِّ عن إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عن

أنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللَّهَ يَسْتَسْقِي وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ (بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل وعیال کے مشقت میں پڑنے کی شکایت کی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بارش کے طلب کرنے کی دعا کی۔

راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ نے چادر پھیری اور نہ یہ ذکر کیا کہ آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔

﴿حدیث نمبر 33﴾

سند نمبر ۸: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حدثنا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ

فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنْ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ

فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ

فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ

يَوْمَ بَدْرٍ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ

قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتْ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ (بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۸)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کفار قریش نے ایمان لانے میں تاخیر کی، تو ان کے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا فرمائی، تو وہ قحط میں گرفتار ہو گئے یہاں تک کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے۔

پس آپ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم صلہ رحمی کا حکم دیتے ہو اور تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے اس لئے اللہ سے دعا کرو

تو آپ نے یہ آیت آخر تک پڑھی،

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ

(اس دن کا انتظار کرو جب کہ آسمان کھلا دھواں لے کر آئے گا)

پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کے قول

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ
(جس دن ہم ان کی سخت گرفت کریں گے)

بطشہ سے مراد بدر کا دن ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسباط نے بروایت منصور اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی۔

اور متواتر سات دن تک بارش ہوتی رہی اور لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، چنانچہ بدلی آپ نے سر سے ہٹ گئی اور ان کے اردگرد بارش ہوتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 34﴾

سند نمبر ۹: حدثنی مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قال حدثنا مُعْتَمِرٌ عن عُبَيْدِ اللَّهِ عن ثَابِتٍ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ

فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتْ الشَّجَرُ وَهَلَكَتْ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا

فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ

وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عن الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا

فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ صَاحُوا إِلَیْهِ تَهَدَّمَتُ الْبُیُوتُ وَانْقَطَعَتُ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ یَحْبِسُهَا عَنَّا

فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَکَشَطَتُ الْمَدِینَةُ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَلَا تَمْطُرُ بِالْمَدِینَةِ قَطْرَةٌ فَنَظَرْتُ إِلَی الْمَدِینَةِ وَإِنَّهَا لَفِی مِثْلِ الْإِکْلِیلِ

(بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو لوگ کھڑے ہوئے اور شور مچانے لگے اور کہا کہ یا رسول اللہ بارش رک گئی ہے، درخت سرخ ہو گئے، جانور تباہ ہو گئے، اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ بارش برسائے۔

آپ نے دوبار فرمایا کہ اے میرے اللہ ہم لوگوں کو سیراب کر۔

بخدا اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں رہا تھا، بدلی کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی، آپ منبر سے اترے پھر نماز پڑھی، جب فارغ ہوئے تو اس کے بعد دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شور مچایا اور کہا کہ لوگوں کے گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روک دے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ اے میرے اللہ ہم لوگوں کے
ردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، مدینہ سے بدلی ہٹ گئی اور اس کے اردگرد بارش ہو رہی
تھی، لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا، میں نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ تاج
کی طرح (روشن) تھا۔

اختیار علی جنازۃ المنافق

﴿حدیث نمبر 35﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
ىنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ
ـمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلٍ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ
ـلَيْهِ

فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
ـصَلِّي عَلَى ابْنِ اُبَيِّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ
ـوْلَهُ

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَاعُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ
ـىْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْاَعْلَمُ عَنِّيْ اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ
ـدْتُ عَلَيْهَا

قَالَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْراً

حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَتَانِ مِنْ بَرَآءَ ةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلٰی قَوْلِهٖ وَهُمْ فَاسِقُوْنَ

قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز ص ۱۸۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو جناب رسول اللہ ﷺ کو بلایا گیا تا کہ اس پر نماز جنازہ پڑہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف اچھل پڑا عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں روز ایسا ایسا کہا تھا۔ میں اس کی باتیں شمار کرنے لگا۔

حضور علیہ السلام نے تبسم فرمایا پھر ارشاد فرمایا اے عمر! مجھ سے ایک طرف ہو جا، جب میں زیادہ عرض کرنے لگا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ ﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ (یعنی آپ بخشش طلب کریں یا نہ کریں، اس کی طرف اشارہ ہے) تو میں نے یہ استغفار اختیار کیا ہے۔

اگر میں یہ جانتا کہ میں اس کے لئے ۷۰ بار سے زیادہ استغفار کروں تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا تو میں اس پر زیادہ کرتا۔

راوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نماز جنازہ پڑھا کر واپس آ گئے ابھی

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سورۃ برآءت کی یہ دو آیات نازل ہوئیں۔

(وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا سے وَهُمْ فَاسِقُونَ) تک

عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس دن میں نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بات کی مجھے اس پر تعجب ہوا اور اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔

حافظہ عطا کرنا

﴿حدیث نمبر 36﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ ابْنِ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثاً کَثِیْراً اَنْسَاهُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَآئَکَ فَبَسَطْتُهٗ فَغَرَفَ بِیَدِیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئاً بَعْدُ. (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم ص ۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے بہت زیادہ حدیثیں سنتا ہوں مگر ان کو بھول جاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنی چادر پھیلائیں۔ میں نے چادر پھیلائی، حضور علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک سے چلو بنا کر چادر میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے اپنے اوپر لپیٹ لو میں نے اس کو لپیٹ لیا۔ اس کے بعد کچھ بھی نہ بھولا۔

علم کا عطا کرنا یعنی علم کے لئے دعا کرنا

﴿حدیث نمبر 37﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثنا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

(بخاری شریف کتاب العلم جلد اول ص ۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ ضم کرلیا یعنی ملالیا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم عطا فرما۔

روزے کا کفارہ

﴿حدیث نمبر 38﴾

حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَأَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِیُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰی ذَالِكَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰی اَفْقَرَ

مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَوَاللّٰہِ مَابَیْنَ لَابَتَیْہَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَھْلَ بَیْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُہٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْہُ اَھْلَکَ. (بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم ص ۲۵۹ ، ۲۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک وقت نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے عرض کی میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو غلام رکھتا ہے جسے تو آزاد کرے۔ اس آدمی نے عرض کی، نہیں۔ پھر فرمایا کیا تو متواتر دو ماہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس نے عرض کی، نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتا ہے۔ اس نے عرض کی، نہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھی۔ عرق سے مراد ٹوکرا ہے۔ پھر فرمایا سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹوکرا پکڑ و اور اسے صدقہ کرو۔ اس مرد نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو اس پر صدقہ کروں اللہ کی قسم مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں کوئی گھر والا نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو۔ حضور علیہ السلام نے تبسم فرمایا حتی کہ دانت مبارک ظاہر

ہو گئے اور فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

﴿حدیث نمبر 39﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۱۰)

حمید بن عبدالرحمٰن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ہلاک ہو گیا۔

آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو (کیا ہوا)؟ اس نے عرض کیا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔

آپ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر۔ اس نے کہا: میرے پاس غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر دو مہینے متواتر روزے رکھ لے۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا اس نے کہا کہ میرے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ ایک عرق (ایک پیمانہ ہے) لایا گیا (جس میں کھجوریں تھیں)۔

آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور صدقہ کر اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسروں کو (دوں) ؟ قسم ہے اس جان کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کی دانت مبارک ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا تو ہی اس کو لے لے۔

یونس نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے اور عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے ویلک کا لفظ نقل کیا۔

﴿حدیث نمبر 40﴾

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا (بخاری شریف جلد دوم ص ۸۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں تو ہلاک ہو گیا رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی، آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر، اس نے کہا میرے پاس غلام نہیں، فرمایا پھر دو مہینے متواتر روزے رکھ اس نے کہا اسکی صلاحیت نہیں رکھتا فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا، اس نے کہا میرے پاس یہ بھی نہیں ایک عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (ابراہیم نے کہا کہ عرق ایک پیمانہ ہے) آپ نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس کو لے جا اور صدقہ کر دے اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں !خدا کی قسم مدینہ کے ان ریگستانوں کے درمیان کوئی گھر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہونے لگے۔ اور فرمایا کہ پھر تم خود ہی ان کے حق دار ہو۔

﴿حدیث نمبر 41﴾

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ

احْتَرَقْتُ قَالَ مِمَّ ذَاکَ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ قَالَ فَكُلُوهُ (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۰۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا میں ہلاک ہوگیا، آپ نے پوچھا کیونکر؟ اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کرلیا، آپ نے اس سے فرمایا کہ صدقہ کر اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا آپ کے پاس ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آیا اور اسکے پاس غلہ تھا، عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کون سا غلہ تھا جو آپ کی خدمت میں لے کر آیا تھا آپ نے فرمایا وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے اس نے کہا میں یہاں ہوں آپ نے فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کردو اس نے پوچھا کہ کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ میرے گھر والوں کے پاس کھانا نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ اسے خود کھالو۔

پنڈلی کا ٹھیک کرنا

﴿حدیث نمبر 42﴾

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ

وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنْ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ

فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنْ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنْ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ

فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ

فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ (بخاری شریف جلد دوم ص ۵۷۵ باب قتل ابی رافع)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کے پاس کئی انصاریوں کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سردار مقرر کیا، ابورافع دشمن رسول تھا اور مخالفین رسول کی مدد کرتا تھا اس کا

قلعہ حجاز میں تھا اور وہ اسی میں رہا کرتا تھا۔

جب یہ لوگ اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو شام ہونے کی وجہ سے واپس لا رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساتھیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرو میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا، چنانچہ عبداللہ گئے اور دروازہ کے قریب پہنچ گئے پھر خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپایا جیسے کوئی رفع حاجت کے لئے بیٹھتا ہے۔ قلعہ والے اندر جا چکے، تھے دربان نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ خیال کر کے کہ ہمارا ہی آدمی ہے، آواز دی اور کہا !اے اللہ کے بندے اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا کیونکہ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں۔

عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر اندر گیا اور چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کیل میں لٹکا دیں جب دربان سو گیا تو میں نے اٹھ کر چابیاں اتار لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا تا کہ بھاگنے میں آسانی ہو۔

ادھر ابورافع کے پاس رات کو داستان ہوتی تھی وہ اپنے بالا خانے پر بیٹھا داستان سن رہا تھا جب داستان کہنے والے تمام چلے گئے اور ابورافع سو گیا تو میں بالا خانہ پر چڑھا اور جس دروازہ میں داخل ہوتا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا اور اس سے میری یہ غرض تھی کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے تو ان کے پہنچنے تک میں ابورافع کا کام تمام کر دوں غرض میں ابورافع تک پہنچا وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے

بچوں کے ساتھ سو رہا تھا میں اس کی جگہ کو اچھی طرح معلوم نہ کر سکا اور ابورافع کہہ کر پکارا اس نے کہا کون ہے؟ میں نے آواز پر بڑھ کر تلوار کا ہاتھ مارا میرا دل دھڑک رہا تھا مگر یہ وار خالی گیا اور وہ چلایا میں کوٹھڑی سے باہر آ گیا اور پھر فوراً ہی اندر جا کر پوچھا کہ اے ابورافع تم کیوں چلائے؟ اس نے مجھے اپنا آدمی سمجھا اور کہا تیری ماں تجھے روئے ابھی کسی نے مجھ سے تلوار سے وار کیا ہے یہ سنتے ہی میں نے ایک ضرب اور لگائی اور زخم اگرچہ گہرا لگا لیکن مرا نہیں آخر میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھ دی اور زور سے دبائی وہ چیرتی ہوئی پیٹھ تک پہنچ گئی اب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا پھر میں واپس لوٹا اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا اور سیڑھیوں سے اترتا جاتا تھا میں سمجھا کہ زمین آ گئی ہے چاندنی رات تھی میں گر پڑا اور پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنے عمامہ سے پنڈلی کو باندھ لیا اور قلعہ سے باہر آ کر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں طے کر لیا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے آخر صبح ہوئی مرغ نے اذان دی اور قلعہ کے اوپر دیوار پر کھڑے ہو کر ایک شخص نے کہا کہ لوگو! ابورافع حجاز کا سوداگر مر گیا میں یہ سنتے ہی اپنے ساتھیوں کی طرف چل دیا اور ان سے آ کر کہا اب جلدی چلو یہاں سے اللہ نے ابورافع کو ہلاک کرا دیا۔

حضرت عبداللہ بن عتیک فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر خوشخبری سنائی

آپ نے میرے پیر کو دیکھا اور ارشاد فرمایا اپنا پاؤں میری طرف کرو میں نے اپنا پاؤں سرکار دو عالم کی طرف بڑھایا تو حضور علیہ السلام نے اپنا دست اقدس پنڈلی پر پھیرا تو اس طرح ہو گئی گویا کہ میں نے اس میں کبھی تکلیف محسوس نہیں کی۔

موت کے بارے میں اختیار

﴿حدیث نمبر 43﴾

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُضَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيُ عُضَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيُ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ عليه السلام قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نُزِلَ بِهٖ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيُ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذاً لَايَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ قَالَ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى. (بخاری شریف جلد دوم ص ۹۳۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حالانکہ آپ اس وقت تندرست تھے۔کوئی نبی علیہ السلام کبھی فوت نہیں ہوا یہاں تک کہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔پھر اس کو اختیار دیا جاتا

ہے جس وقت سید عالم ﷺ پر وفات آئی حالانکہ آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا، کچھ وقت آپ پر غشی آئی پھر افاقہ ہوا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی نگاہ مبارک چھت کی طرف لگا دی پھر فرمایا اللھم الرفیق الاعلیٰ میں نے کہا اس وقت حضور علیہ السلام ہم کو اختیار نہیں کریں گے اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو حضور علیہ السلام ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے حالانکہ آپ اس وقت تندرست ہوتے تھے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ یہ حضور علیہ السلام کے آخری کلمات تھے۔ اللھم الرفیق الاعلیٰ۔

﴿حدیث نمبر 44﴾

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ اِذَا اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَتّٰی وُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے گذشتہ رات میں آرام کر رہا تھا اچانک میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائیں گئیں حتی کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور

علیہ السلام تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

مختار کل

﴿حدیث نمبر 45﴾

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ (شریف جلد دوم ص ۷۴۲)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ الکوثر وہ خیر ہے جو اللہ کریم نے آپ کو عطا کیا ہے حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کوثر وہ نہر ہے جنت میں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ نہر بھی اس خیر میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

﴿حدیث نمبر 46﴾

حدثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حدثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ

مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا يَعْنِي اقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۶۱. سورۃ قمر)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منی میں تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا گواہ ہو جاؤ قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 47﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ يَقُولُ ذَاهِبٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم کتاب التفسیر سورۃ قمر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو چاند مکہ میں دو مرتبہ پھٹا (دو ٹکڑے ہوا) پھر یہ آیات نازل ہوئیں

(اقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) الی قوله (سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ)

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔ القمر آیت۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 48﴾

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِی نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِی مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم کتاب التفیسر سورۃ قمر)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 49﴾

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم کتاب التفیسر سورۃ قمر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ گواہ

رہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 50﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ (ترمذی شریف جلد دوم۔کتاب التفیسر سورة قمر)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا۔ ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر۔ اس پر کفار نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا ہے بعض کہنے لگے کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو ہم سب لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتے۔

حضرت ابوہریرہ کو حافظہ عطا کرنا

﴿حدیث نمبر 51﴾

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۲۴، باب مناقب ابی ہریرہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے اپنی چادر بچھائی اور (کچھ پڑھ کر دم فرمایا) پھر میں نے حضور علیہ السلام سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقوں سے مروی ہے۔

﴿حدیث نمبر 52﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ حَدِيثًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور علیہ السلام نے اس کپڑے کو

لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس طریقہ سے حسن غریب ہے۔

کجھور کے درخت کو بلانا

﴿حدیث نمبر 53﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنْ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۳ ابواب المناقب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر میں کجھور کے درخت کے گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس آ گرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جا۔ وہ واپس ہو گیا۔ اس

اعرابی نے اسلام قبول کیا۔

اختیار مصطفیٰ ﷺ (تبرکات)

﴿حدیث نمبر 54﴾

إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ اخبرنا مَعْنٌ اخبرنا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عن إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ وَفِي الْبَاب عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۴. ابواب المناقب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضوء کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وضوء کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک ہی برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضوء کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضوء کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضوء کر لیا اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 55﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ (مسلم شریف جلد اول ص ۳۳۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ان احادیث کے سواء احادیث بیان کرنے سے بچو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں روایت کی گئی ہیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرایا کرتے تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کا

ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا میں صرف خازن ہوں جس کو میں نے خوشی سے دیا اس کو برکت ہوگی۔ اور جس کو میں نے اس کے مانگنے یا اس کی حرص کی وجہ سے دیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

﴿حدیث نمبر 56﴾

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ (مسلم شریف جلد اول ص ۳۳۳، کتاب الزکوٰۃ)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرماتا ہے اور میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 57﴾

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهِ يُغِثْنَا .قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا .قَالَ أَنَسٌ وَلاَ وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلاَ قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ -قَالَ- فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ -قَالَ -فَلاَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا -قَالَ -ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا -قَالَ -فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوْلَنَا وَلاَ عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ .فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ .قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ قَالَ لاَ أَدْرِي. (مسلم شریف جلد اول کتاب الاستسقاء ص ۲۹۳)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

دار القضا کی طرف والے دروازے سے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا پھر عرض کیا، یا رسول اللہ ! مویشی ہلاک اور راستے بند ہو گئے، اللہ سے دعا مانگیں کہ ہم پر بارش نازل کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، فرمایا : اے اللہ ! ہم پر بارش برسا! اے اللہ ہم پر بارش برسا ! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان پر کوئی گھٹا یا بادل کا نام ونشان تک نہ دیکھتے تھے اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی گھر تھا اور نہ محلّہ، فرماتے ہیں کہ سلع کے پیچھے سے ڈھال کی طرح ایک چھوٹا سا بادل نمودار ہوا جب آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا پھر برسا، فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایک ہفتہ تک ہمیں سورج دکھائی نہیں دیا۔ پھر آنے والے جمعہ میں ایک آدمی اسی دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ کھڑے خطبہ دے رہے تھے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ سے دعا مانگیں کہ ہم سے بارش کو روک لے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا نہ کہ ہم پر، اے اللہ ٹیلوں پر، بلندیوں پر، نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا ! فرماتے ہیں کہ آسمان صاف ہو گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے نکلے شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عرض کیا کہ یہ شخص پہلے والا ہی تھا تو فرمایا میں نہیں جانتا۔

﴿حدیث نمبر 58﴾

وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ. وَفِيهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا. قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلاَّ تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا. وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ أَخْبَرَ بِجَوْدٍ. (مسلم شریف: کتاب الاستسقاء ص ۲۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مین ایک قحط واقع ہوا جس وقت رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک دیہاتی کھڑا ہوکر کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ اموال ہلاک ہوگئے بال بچے بھوکے مر گئے۔ اس کے بعد سابق حدیث ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا آپ جس طرف بھی اشارہ فرماتے بادل چھٹ جاتے حتی کہ میں نے دیکھا مدینہ شریف گڑھے کی طرح ہوگیا اور قنات نامی ندی ایک ماہ تک بہتی رہی اور جو شخص بھی باہر سے آتا تھا وہ بارش کی خبر دیتا۔

﴿حدیث نمبر 59﴾

وَحَدَّثَنِى عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِى بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم -يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِىَّ اللَّهِ قَحِطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ .وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ .فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً .فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِى مِثْلِ الإِكْلِيلِ.(مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۴ . باب الاستسقاء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہنے لگے یا نبی اللہ ﷺ بارش نہیں ہو رہی درختوں کے پتے سوک گئے اور جانور مر گئے اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے اور اس میں ہے مدینہ کے چاروں طرف بارش ہوتی رہی اور مدینہ شریف میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ میں نے مدینہ شریف کی طرف دیکھا تو وہ دائرہ کی طرح کھلا ہوا لگتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 60﴾

وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَثْنَا حَتَّى

رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تُهِمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

(مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۴ .باب الاستسقاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت بھی حسب سابق ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بادلوں جمع کر دیا اور میں نے دیکھا کہ دلیر آدمی بھی گھر جاتے ہوئے ڈرتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 61﴾

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالاَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَىَّ .قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم.- وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

(مسلم شریف جلد اول ص ۱۹۹ ،باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ.)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جامع کلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں میری رعب کے ذریعہ سے مدد کی گئی ہے خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔

نوٹ: یہ حدیث پاک دو مزید سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

﴿حدیث نمبر 62﴾

سند نمبر ا : وَحَدَّثَنِى أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِى يُونُسَ مَوْلَى أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِى يَدَىَّ .

(مسلم شریف جلد اول ص ۲۰۰ کتاب المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دشمن پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی مجھے جامع کلم دیئے گئے خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

﴿حدیث نمبر 63﴾

سند نمبر ۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ (مسلم شریف جلد اول ص ۲۰۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کا ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 64﴾

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِى مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- اللَّهُمَّ اشْهَدْ (.مسلم شریف جلد دوم ص ۳۷۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے ڈھانپ لیا اور دوسرا اس کے اوپر تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ!

﴿حدیث نمبر 65﴾

حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ (.مسلم شریف جلد دوم ۳۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اہل مکہ نے

یہ سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، آپ نے انہیں چاند کے دوٹکڑے ہونا دوبارہ دکھادیا (یعنی ایک ہی واقعہ کوانہوں نے آنکھیں مل مل کر دوبار دیکھا)

﴿حدیث نمبر 66﴾

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ .وَفِى حَدِيثِ أَبِى دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم.-(مسلم شريف كتاب صفة القيامة والجنة والنار. باب انشقاق القمر ص ۳۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاند کے دوٹکڑے ہوگئے ابوداود کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں

﴿حدیث نمبر 67﴾

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِىُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِى أَبِى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم.-

(مسلم شريف جلد دوم كتاب صفة القيامة والجنة والنار. باب انشقاق القمر ص ۳۷۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ گیا۔

﴿حدیث نمبر 68﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ. قَالَ لاَ أَسْتَطِيعُ قَالَ لاَ اسْتَطَعْتَ. مَا مَنَعَهُ إِلاَّ الْكِبْرُ. قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. (مسلم شریف کتاب الاشربة باب اداب الطعام جلد دوم ص ۱۷۳)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپ نے فرمایا تو اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گا۔ اس کو دائیں ہاتھ سے کھانے سے تکبر کے سوا اور کسی چیز نے منع نہیں کیا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ اپنا ہاتھ منہ تک نہیں لے جا سکا۔

حضور علیہ السلام کا چیزوں کو حرام کرنا

﴿حدیث نمبر 69﴾

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا يُوشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِي شَبْعَانًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ أَلَا وَلَا لُقَطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُمْ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعْقِبُوهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُمْ (مسند امام احمد. مشکوٰۃ شریف ص ۲۹.) (ابو داؤد شریف جلد دوم کتاب السنة باب فی لزوم السنة ص ۲۸۷)

حضرت مقدام بن معدیکرب راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا آگاہ رہو۔ مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل۔ خبردار! عنقریب اپنے چھپر کھٹ پر پڑا ایک شخص کہے گا کہ بس اس قرآن کو اپنے اوپر لازم جانو۔ یعنی فقط قرآن ہی کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ اور جو چیز تم قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال جانو اور جس چیز کو تم قرآن میں حرام پاؤ اسے حرام جانو۔ حالانکہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے حرام فرمایا ہے وہ اس کے مانند ہے جسے خدا نے حرام فرمایا۔ خبردار! تمہارے لئے نہ اہلی گدھا حلال کیا اور نہ کچلی رکھنے والے درندے اور نہ تمہارے لئے معاہد یعنی وہ

قوم جس سے معاہدہ کیا گیا ہو کا لقطہ حلال کیا ہے مگر وہ لقطہ حلال ہے جس کی پرواہ اس کے مالک کو نہ ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو اس قوم پر لازم ہے کہ اس کی مہمانی کریں اگر وہ مہمانی نہ کریں تو اس شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ مہمانی کے مانند اس سے حاصل کرے۔

﴿حدیث نمبر 70﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنْ اجْتَمِعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمْ الَّذِي عَلَيْهِمْ

روا ہ ابو داود وفی اسنادہ اشعث بن شعبة المصیصی قد تکلم فیہ. (مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب)

حضرت عرباض بن ساریہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے یہ خیال رکھتا ہے کہ خدا نے وہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں ذکر کی گئی ہیں۔ خبردار، خدا کی قسم بلاشک میں نے حکم دیا میں نے نصیحت کی اور میں نے منع کیا چند چیزوں سے جو مثل قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں اجازت حاصل کئے بغیر چلے جاؤ اور نہ تمہارے لئے ان عورتوں کو مارنا حلال ہے اور نہ تمہارے لئے ان کے پھلوں کا کھانا جائز ہے جب کہ وہ اپنا مطالبہ ادا کر دیں جو ان کے ذمہ تھا۔

﴿حدیث نمبر 71﴾

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ . رواہ مسلم. (ابو داؤد شریف جلد اول ص ۱۹۴)(مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ باب السجود وفضلہ

ص ۸۵ مکتبہ رحمانیہ)

حضرت ربیعہ ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات میں رحمت عالم ﷺ کے ساتھ رہا کرتا تھا اور وضوء کا پانی دوسری ضروریات یعنی مسواک، جائے نماز وغیرہ پیش کیا کرتا تھا ایک دن سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ربیعہ مانگو! (جو مانگنا چاہتے ہو) میں نے عرض کی کہ جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کچھ اور بھی مانگو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ میری درخواست یہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کثرت سے سجود کرو۔

﴿حدیث نمبر 72﴾

حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي الرَّازِيَّ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى

وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

(رواه احمد ورواه الدارمی عن ابی عبید الا انه لم یذکر ثم دعا بماء الی اخره. مشکوٰۃ شریف ص ۳۶۱.)

حضرت ابورافع راوی ہیں کہ میرے پاس تحفہ کے طور پر بکری بھیجی گئی چنانچہ میں نے اس کو ہانڈی میں ڈال دیا پھر حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: ابورافع یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بکری کا گوشت ہے جو میرے پاس ہدیہ کے طور پر آیا تھا اس کو میں نے ہانڈی میں پکالیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابورافع ایک دستی دو میں نے دست خدمت اقدس میں پیش کر دیا پھر فرمایا دوسرا دست دو۔ میں نے دوسرا دست بھی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ایک دست اور دو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ سرکار نے ان سے فرمایا: ابورافع اگر تم خاموش رہتے تو مجھ کو دست پر دست دیئے چلے جاتے جب تک کہ تم چپ رہتے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور منہ دھویا۔ پھر انگلیوں کے پورے دھوئے اور کھڑے ہوئے اور پھر نماز پڑھ کر ابورافع کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے نزدیک ٹھنڈا گوشت دیکھا چنانچہ آپ ﷺ نے اسے کھایا، اس کے بعد مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھی۔ اس حدیث کو دارمی نے بھی روایت کیا ہے مگر ثم دعا بماء سے آخر تک ذکر نہیں کیا۔

﴿حدیث نمبر 73﴾

حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ قَالَ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا أَوْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْمَلُوا بِهَا فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ .مسند امام احمد

رواه احمد والنسائی والدارمی. مشکوٰۃ ص ۲۲۱.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو اقرع بن حابس کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتی اور اگر ہر سال فرض ہوجاتا تو تم عمل نہ کر پاتے اور نہ تم اس کی طاقت ہی رکھتے۔ حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ ہاں جو زیادہ کرے گا وہ نفل ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 74﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا .فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلاَثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ -ثُمَّ قَالَ -ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ

وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ. رواه مسلم (مشكوٰة شريف ص ۲۲۴) مكتبه رحمانيه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو ! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج فرض کیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہتا ہاں تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں کو میں چھوڑ دیا کروں تم ان کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور وہ اپنے نبیوں سے اختلاف کرتے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو جتنی طاقت ہو تم اسے اپنا لو اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو تم اسے چھوڑ دو۔

﴿حدیث نمبر 75﴾

عن أَنسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا وَجَمَعَ كَفَّهُ قَالَ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ دَعْنِي يَا عُمَرُ مَا

عَلَيْکَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ كُلَّنَا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ .رواه فی شرح السنة. مشکوٰۃ شریف ص ۴۹۴.

حضرت انس رضی اللہ فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ عز وجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو بلا حساب وکتاب جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہماری اس تعداد میں اضافہ کردیجئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا: اتنا اور زیادہ اور دونوں ہاتھوں کو چلو بنایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہماری اس تعداد میں اضافہ فرمادیجئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اتنا اور زیادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ ابوبکر ہمیں ہمارے حال پر رہنے دیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں بھیج دے تو کیا ہے؟ حضرت عمر نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کو جنت میں یک مشت داخل کرسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر نے سچ کہا۔

﴿حدیث نمبر 76﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي

متفق علیه . مشکوٰة شریف ص ۵۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور جب کہ میں سویا ہوا تھا میں نے خواب دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دینے کے لئے لائی گئی اور میری سامنے پیش کی گئیں۔

﴿حدیث نمبر 77﴾

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا رواه مسلم. مشکوٰة شریف باب فضائل سید المرسلین ص ۵۲۲ . مکتبه رحمانیه

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے زمین دکھائی پس میں نے اس کو مشرق سے مغرب تک دیکھا اور بے شک

میرے امتی اس کی بادشاہی کریں گے جو مجھے دکھائی گئی۔ اور مجھے دو خزانے دیئے گئے۔ ایک سرخ اور دوسرا سفید اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے امتی کسی قحط سالی میں نہ مارے جائیں اور یہ کہ میری امت پر ان کے علاوہ کسی کو مسلط نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ میں جب فیصلہ کروں تو بدلہ نہیں کرتا، پس تمہاری امت کے حق میں اپنا یہ عہد دیتا ہوں کہ مسلمانوں کو نہ تو عام قحط میں ہلاک کروں گا اور نہ خود ان کے علاوہ کسی دشمن کو مسلط کروں گا اگرچہ ان مسلمانوں پر تمام دنیا کے غیر مسلم جمع ہو کر حملہ کر دیں الا یہ کہ آپ ﷺ کی امت ہی کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قید و بند کی صعوبت میں ڈالیں گے۔

﴿حدیث نمبر 78﴾

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أولهم خروجا وأنا قائدهم إذا وفدوا وأنا خطيبهم إذا أنصتوا وأنا مستشفعهم إذا حبسوا وأنا مبشرهم إذا أيسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي وأنا أكرم ولد آدم على ربي يطوف علي ألف خادم كأنهم بيض مكنون أو لؤلؤ منثور

رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حديث غريب. مشكوٰة ص ۵۱۴.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب

لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو سب سے پہلے میں قبر میں سے نکلوں گا۔ جب لوگ بارگاہ خداوندی میں پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب تمام لوگ خاموش ہوں گے تو میں سب کی ترجمانی کروں گا۔ اور جب لوگوں کو روک لیا جائے گا تو میں ان کی شفاعت کروں گا اور جب لوگ مایوس ہو جائیں گے میں ان کو خوشخبری دوں گا۔ اس دن شرف و عزت اور جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اس دن حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے بزرگ واشرف میری ذات ہو گی۔ میرے آگے، پیچھے ہزاروں خادم پھرتے ہوں گے۔ جیسے وہ چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں۔ اس روایت کو ترمذی نے کہا کہ روایت غریب ہے۔

﴿حدیث نمبر 79﴾

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَائِشَةُ، لَوْ شِئْتُ، لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَنِي مَلَكٌ إِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ :إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ :إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ، فَقُلْتُ :نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ :فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُولُ :آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ"

رواه في شرح السنة . مشكوٰة ص ۵۲۱ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ مجھ سے فرمانے لگے۔ عائشہ اگر میں چاہوں تو یقیناً میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس کی کمر کعبہ کے برابر تھی۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ چاہو تو (عبد) بندہ (عجز والا) نبی بنو اور چاہو تو بادشاہ نبی بنو۔ میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا کہ اس نے اشارہ کیا کہ عجز وانکساری والا بندہ بننا بہتر ہے۔ میں نے عبد نبی بننا پسند کیا۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی ٹیک لگا کر نہیں کھایا۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 80﴾

عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَجُلا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلامِ ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَمَاتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الأَرْضَ لا تَقْبَلُهُ ، قَالَ أَنَسٌ :فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا ، فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ :مَا شَأْنُ هَذَا ؟ فَقَالُوا :قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا ، فَلَمْ تَقْبَلْهُ الأَرْضُ متفق عليه

(مشكوٰة شريف باب فى المعجزات ص ۵۴۴) مكتبه رحمانيه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو نبی کریم ﷺ کی وحی لکھتا تھا، مرتد ہو گیا اور مشرکین سے جا ملا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو زمین

قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوطلحہ نے بتایا کہ جہاں اس شخص کی موت ہوئی تھی میں نے دیکھا کہ باہر پڑا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفن کیا اس کو زمین باہر نکال دیتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 81﴾

عن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ . رواه مسلم

(مشکوٰۃ شریف باب فی المعجزات ص ۵۴۵) مکتبہ رحمانیہ

حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس شخص نے کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں دائیں ہاتھ سے کھانے کی قدرت نہ ہو۔ اس کو صرف تکبر نے روکا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ کبھی قادر نہ ہوسکا۔

﴿حدیث نمبر 82﴾

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ إِلَى أَهْلِي قَالَ هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ هَذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا. رواه الدارمی (مشکوٰۃ شریف باب فی المعجزات ص ۵۵۰، مکتبه رحمانیه) (سنن دارمی جلد اول ص ۱۳، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

حضرت بن عمر رضی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور جب رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس امر کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ دیہاتی نے کہا کہ آپ نے جو کچھ کہا اس کی گواہی دینے والا کوئی اور بھی ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ببول کا درخت ہے پھر آپ نے اس درخت کو بلایا اس وقت آپ وادی کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کیکر کا درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے اس کو تین بار گواہی دینے کو کہا اور اس نے تین بار گواہی دی اس کے بعد وہ درخت اپنے اگنے کی جگہ واپس چلا گیا۔

﴿حدیث نمبر 83﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنْ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ رواه الترمذی و صححه

(مشکوٰۃ شریف باب فی المعجزات ص ۵۵۰ ، مکتبہ رحمانیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اس نے آ کر کہا کہ میں کس چیز سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کھجور کے درخت سے ایک گچھے کو بلاؤں اور وہ میری گواہی دے۔ پھر آپ نے اس کو بلایا تو وہ اترنے لگا اور نبی کریم ﷺ کے قدموں میں آ گیا پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوٹ جا پھر وہ لوٹ گیا۔ اور اعرابی اسلام لے آیا۔

ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت

﴿حدیث نمبر 1﴾

حدثنا محمد بنُ بَشّارٍ قال حدثنا محمد بنُ جَعْفَرٍ قال حدثنا شعبة عَن فُرَاتِ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

(بخاری شریف جلد اول ص ۴۹۱)

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشادفرمایا کہ بنی اسرائیل کے امور کا انتظام انبیاء کرام علیہم السلام فرمایا کرتے تھے جب ایک نبی علیہ السلام وفات پا جاتا تو دوسرے نبی علیہ السلام ان کے بعد تشریف لاتے واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔عنقریب خلفاء بہت ہونگے۔لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشادفرمایا کہ پہلے کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد والے کی اوران کے حقوق پورے کرتے رہو اللہ تعالیٰ نے انہیں جن پر حکمران بنایا ان کے متعلق وہ ان سے سوال کرے گا۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

مِينَاء عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

(بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور نبیوں کی مثال ایک مرد جیسی ہے جس نے مکان بنایا اس کو مکمل اور خوبصورت کیا صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے اور کہتے کاش اس اینٹ کی جگہ خالی نہ چھوڑی جاتی۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل ابن جعفر عَن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عن ابی صالح عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ

(بخاری شریف جلد اول باب ختم النبوة ص ۵۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے مکان بنایا اور اسے بہت خوبصورت کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی لوگ اس کو دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری حدثنی سعید بن المسیب أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

بخاری شریف جلد دوم ص۱۰۳۵ ، باب المبشرات.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ نبوت میں سے کوئی شے بھی باقی نہیں مگر بشارتیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بشارتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نیک خواب۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ

بخاری شریف جلد دوم ص۷۲۷.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ﷺ ہوں میں احمد ﷺ ہوں میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں۔

ف: عاقب کا معنی از مسلم شریف۔

اَلْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ.

عاقب وہ ہوتا ہے کہ جس کے بعد نبی نہ ہو۔ مسلم شریف جلد دوم ص۲۶۱

(ماہنامہ العاقب، ایڈیٹر حضرت علامہ مولانا خادم حسین رضوی صاحب دامت برکاتہم)

﴿حدیث نمبر 6﴾

حدثنا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حدثنا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ هٰكَذَا وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ فَيَمُدُّهُمَا. بخاری شریف جلد دوم ص ۹۶۳

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں کہ اپنی دونوں انگلیوں مبارک کی طرف اشارہ کر کے ان کو پھیلا دیا۔ (یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا)

﴿حدیث نمبر 7﴾

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الجُعْفِيُّ قال حدثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قال حدثنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ وَأَبِى التَّيَّاحِ عن أَنَسٍ عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

بخاری شریف جلد دوم ص ۹۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حدثنا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ حدثنا أَبُو بَكْرٍ عَن أَبِى حُصَيْنٍ عَنْ أَبِىْ صَالِحٍ عَن أَبِى هُرَيْرَةَ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِى إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَن أَبِى حَصِينٍ

بخاری شریف جلد دوم ص ۹۶۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔

ف: یعنی جس طرح ان انگلیوں میں فاصلہ نہیں اس طرح میرے اور قیامت کے درمیان بھی کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہے۔ دوانگلیوں سے مراد کون سی انگلیاں ہیں اس سے مرادوسطی یعنی درمیان والی بڑی انگلی اور سبابہ جوانگوٹھے کے ساتھ والی ہے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ (بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)

بخاری شریف جلد دوم ص ۷۳۵

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی دوانگلیوں، درمیانی بڑی انگلی اور جوانگوٹھے کے ساتھ ملی ہے، سے فرمایا اس طرح بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت ان دومثل۔

ف: یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہوگا۔ میں ہی آخری نبی ہوں اور اس کے بعد بس قیامت آئے گی۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي

الَّذِی یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدِی نَبِیٌّ وَفِی الْبَاب عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ أَبُو عِیسَی هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ

ترمذی شریف جلد دوم ص۱۰۷ باب ماجاء فی اسماء النبی ﷺ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ﷺ ہوں، میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ یعنی میرے بعد اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حدثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حدثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حدثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ یَعْنِی ابْنَ زِیَادٍ حدثنا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ حدثنا أَنس بْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ الحدیث ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۱ باب ذھبت النبوة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو گئیں پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی

ہے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حدثنا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِىَ النَّبِيُّونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترمذی شریف جلد اول ص ۱۸۸ باب ماجاء فی الغنیمة.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مجھے چھ باتوں میں دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام پرفضیلت دی گئی ہے۔

ا: مجھے جامع کلام عطا کیا گیا ہے۔

۲: رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

۳: میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔

۴: تمام زمین میرے لئے مسجد یا طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔

۵: مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۶: اور مجھ پر نبوت ختم کردی گئی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۴۵ باب ماجاء لاتقوم الساعة

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے۔ بت پرستی ہوگی اور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے اور ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حدثنا محمد بن بشار اخبرنا ابو عامر العقدی اخبرنا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل أُبَيّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا ، وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ :لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ ، وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ)

وبھذا الاسناد عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کُنْتُ إِمَامَ النَّبِیِّینَ وَخَطِیبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ.

ھذا حدیث حسن صحیح غریب. ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۱ ابواب المناقب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس عمارت کے اردگرد چکر لگاتے ہیں اور اسے دیکھ کر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش اس عمارت میں اس اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں، میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ اس سند کے ساتھ یہ بھی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن انبیاء کرام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِی عَبْدِ اللَّہِ الأَغَرِّ مَوْلَی الْجُھَنِیِّینَ -وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِی ھُرَیْرَۃَ -أَنَّھُمَا سَمِعَا أَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُولُ صَلاَۃٌ فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّہِ -صلی اللہ علیہ وسلم -أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیمَا سِوَاہُ

مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ .قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلاَوَمْنَا أَنْ لاَ نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ .

(مسلم شریف جلد اول صفحہ نمبر ۴۴۶)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوعبداللہ اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سناوہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہ السلام

میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد آخری مسجد ہے۔ حضرت ابوسلمہ اور حضرت ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ہم اس میں کوئی شک نہیں کرتے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی حیثیت سے فرمائی تھی اور ہم اس حدیث کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یقینی طور پر معلوم نہ کر سکے یہاں کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے تو ہم اس کو یاد کرنے لگے اور افسوس کرنے لگے کہ اس حدیث کے بارے میں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات نہیں کر سکے آگے ہم بات کر لیتے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کر کے سنا دیتے ہم اس سلسلہ میں یہ بات کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ گئے تو ہم نے اس حدیث کے بارے میں ان سے ذکر کیا جو ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کرنی تھی تو حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں انبیاء علیہ السلام میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری مسجد ہے۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا

فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ

(متفق عليه) مشكوٰة ص ۵۱۱.

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری اور دوسرے تمام انبیاء کی مثال اس محل کی سی ہے جس کے در و دیوار نہایت شاندار اور عمدہ ہوں لیکن اس دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو۔ اور جب لوگ اس محل کے گرد پھر کر عمارت کو دیکھیں تو عمارت کی شان و شوکت ان کو حیرت میں ڈال دے مگر ایک اینٹ کی مقدار، اس خالی جگہ کو دیکھ کر ان کو تعجب ہو پس میں اس اینٹ کی جگہ کو بھرنے والا ہوں۔ اس عمارت کی تکمیل میری ذات سے ہے اور انبیاء اور رسل کے سلسلہ کا اختتام مجھ پر ہو گیا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس میں ہی وہ اینٹ ہوں۔ اور میں ہی نبیوں کے سلسلہ کو پایۂ اختتام تک پہنچانے والا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً

(متفق علیہ) مشکوٰۃ ص ۵۱۲.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی ورسول کو عطا نہیں ہوئیں ایک تو مجھ کو اس رعب کے ذریعہ نصرت عطا ہوئی جو ایک مہینے کی مسافت کی دوری پر اثر انداز ہوتا ہے دوسری ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی قرار دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کا ہر شخص جہاں نماز کا وقت پائے نماز پڑھ لے۔ تیسرے میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا۔ چوتھے مجھ کو شفاعت عظمیٰ عامہ کے مرتبہ سے سرفراز فرمایا گیا اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی کو خاص طور پر اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ مجھ کو روئے زمین کے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِنِّى عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِى طِينَتِهِ ، وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِى :دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ ، وَبِشَارَةُ عِيسَى ، وَرُؤْيَا أُمِّى الَّتِى رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِى ، وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ "

رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد عن ابی امامۃ من قولہ ساخبرکم الی اخرہ. مشکوٰہ شریف ص ۵۱۳.

حضرت عرباض ابن ساریہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی وقت سے خاتم النبین لکھا ہوا ہوں جب کہ آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں میرا پہلا امر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہے، اور میری ماں کا خواب ہے جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا، حقیقت یہ ہے کہ میری ماں کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا تھا جس نے ان پر شام کے محلات کو روشن کر دیا تھا۔ اس روایت کو امام بغوی نے شرح السنۃ میں نقل کیا ہے۔ اور امام احمد نے بھی اس روایت کو ساخبرکم سے آخر تک ابوامامہ سے نقل کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ مَثَلِى وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبِنَةَ. فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ.

(مسلم شریف۔جلد دوم ص ۲۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور انبیاء (سابقین) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان

بنایا اور کیا ہی اچھا مکان بنایا لوگ اس مکان کے گرد گھوم کر کہنے لگے ہم نے اس مکان سے اچھا کوئی مکان نہیں دیکھا مگر اس میں ایک اینٹ نہیں ہے سو میں وہ اینٹ ہوں۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم .-فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ -صلى الله عليه وسلم - مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلاَّ وَضَعْتَ هَا هُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ .فَقَالَ مُحَمَّدٌ -صلى الله عليه وسلم - فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ .

مسلم شریف جلد دوم ص ۲۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کئی مکان بنائے مگر اس کے گوشوں میں سے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی لوگ گھوم رہے تھے اور ان کو وہ مکان اچھا لگ رہا تھا وہ کہنے لگے تم نے یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی تا کہ تمہاری تعمیر مکمل ہو جاتی۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ -يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ -عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِى صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ مَثَلِى وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِى كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلاَّ وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ -قَالَ -فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

مسلم شریف جلد دوم ص ۲۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا اور کیا ہی حسین وجمیل مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ تھی لوگ اس کے گرد گھوم کر خوش ہو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِى صَالِحٍ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - مَثَلِى وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ .فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

مسلم شریف جلد دوم ۲۴۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور نبیوں کی مثال اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

﴿حدیث نمبر 23﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ مَثَلِى وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ .قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ . عليهم السلام

مسلم شریف جلد دوم ۲۴۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور انبیاء کرام (سابقین) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو مکمل اور کامل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور اس گھر کو دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے کہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیاء (کی آمد) کو ختم کر دیا۔

حیات النبی ﷺ

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ (مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۹۹ جلد ۲) (سنن ابی داؤد جلد اول ص ۱۵۷ ابواب الجمعه مطبوعه مکتبه حقانیه ملتان)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ فضلیت والا دن جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بجلی چمکے گی۔ جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ بے شک تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ تحقیق آپ زیر زمین جلوہ فرما ہوں گے۔ پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔

ف: بعض کم فہم لوگوں نے ارمت کا معنیٰ کیا ہے مٹی کھا جائے گی وغیرہ (العیاذ

باللہ) اگر بالفرض یہ معنی تسلیم کرلیا جائے تو حدیث پاک کا اگلا جملہ حـــرم عـلـی الارض ان تاكل اجساد الانبياء کا کیا معنی ہوگا۔ بالفرض یہ کہا جائے گا کہ کسی آدمی نے سوال کیا تھا اس کو معلوم نہیں تھا تو پھر عرض ہے کہ اس کے ذہن میں زمانہ جاہلیت کا اگر تصور تھا تو اب تو وہ زمانہ جاہلیت والا تصور ختم ہونا چاہیے۔ فافہم۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

وَحَـدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِى الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ -صلى الله عليه وسلم -ابْـنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صـلى الله عليه وسلم - مَـرَرْتُ لَيْـلَةَ أُسْرِىَ بِى عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ -عَلَيْهِ السَّلاَمُ -رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَـعْـدٌ كَـأَنَّـهُ مِـنْ رِجَـالِ شَـنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ .وَأُرِىَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ .فِـى آيَـاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلاَ تَكُنْ فِى مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ . قَـالَ كَـانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِىَّ اللَّهِ -صـلى الله عليه وسلم -قَدْ لَقِىَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ. (مسلم شريف جلد اول ص ۹۴ باب معراج)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران کے پاس سے گزرا۔ ان کا قبیلہ شنؤہ کے لوگوں کی طرح لمبا قد تھا گندم گوں رنگ گھنگریالے بال تھے اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ان کا قد متوسط، رنگ سرخ مائل بہ سفیدی اور بال

سید ھے تھے اور آپ کو جو نشانیاں دکھائی گئیں۔ ان میں جہنم کا داروغہ مالک اور دجال تھا پس تم اس سے ملاقات میں شک نہ کرنا۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالاَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِى هِنْدٍ عَنْ أَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَرَّ بِوَادِى الأَزْرَقِ فَقَالَ أَىُّ وَادٍ هَذَا.

فَقَالُوا هَذَا وَادِى الأَزْرَقِ. قَالَ كَأَنِّى أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلاَمُ- هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى. فَقَالَ أَىُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ. قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّى أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى -عَلَيْهِ السَّلاَمُ- عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّى. قَالَ ابْنُ حَنبَلٍ فِى حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِى لِيفًا. (مسلم شریف جلد اول ص ۹۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وادی ازرق سے گزر ہوا آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے لوگوں نے کہا یہ وادی ازرق ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ بلند آواز سے اللھم لبیک کہہ رہے ہیں پھر آپ وادی ھرشی پر تشریف لائے آپ نے فرمایا یہ کون سی لوگوں نے کہا یہ ھرشی کی وادی ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقتور

سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہہ رہے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَىُّ وَادٍ هَذَا .فَقَالُوا وَادِي الأَزْرَقِ .فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى -صلى الله عليه وسلم- فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي .قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَىُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ .قَالُوا هَرْشَى أَوْ لِفْتٌ .فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا (مسلم شريف جلد اول ص ٩٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان کی ایک وادی کے پاس سے گزرے آپ نے پوچھا یہ کونسی وادی ہے صحابہ کرام نے کہا وادی ازرق ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے ان کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی جو راوی کو یاد نہیں رہی اور فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی انگلیاں کانوں میں دی ہوئی ہیں اور وہ اللھم لبیک کی صدائیں لگاتے ہوئے اس وادی سے

گزر رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہم نے پھر چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم ایک اور وادی میں پہنچے آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے صحابہ کرام نے کہا هَرْشٰی یا لِفُت (یہ وادی کا نام) ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ .قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ .قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي

.(مسلم شریف جلد اول ص ۹۵ باب معراج.)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو دجال کا ذکر چھڑ گیا مجاہد نے کہا اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی انہوں نے کہا کہ اسی طرح ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام تمہارے پیغمبر سے مشابہ ہیں اور گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ان کا گندمی

رنگ ہے گھنگریالے بال ہیں وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے جب وہ وادی میں اترتے ہیں تو اللھم لبیک کہتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ عُرِضَ عَلَىَّ الأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ -عَلَيْهِ السَّلاَمُ- فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ -يَعْنِى نَفْسَهُ- وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ -عَلَيْهِ السَّلاَمُ- فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ. وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ.

مسلم شریف جلد اول ص ۹۵ باب المعراج

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر انبیاء کرام علیہم السلام پیش کئے گئے میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ قبیلہ شنوہ کے لوگوں کی طرح تھے اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جن سے حضرت عروہ بن مسعود بہت مشابہ ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا ان سے تمہارے پیغمبر بہت مشابہ ہیں اور میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ان سے حضرت دحیہ بہت مشابہ ہیں اور ایک روایت میں دحیہ بن خلیفہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ -وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ -صلى الله عليه وسلم - حِينَ أُسْرِیَ بِی لَقِيتُ مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلاَمُ - .فَنَعَتَهُ النَّبِیُّ -صلى الله عليه وسلم - فَإِذَا رَجُلٌ -حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ -قَالَ -وَلَقِيتُ عِيسَى .فَنَعَتَهُ النَّبِیُّ -صلى الله عليه وسلم - فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ .

-يَعْنِی حَمَّامًا -قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ -صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ -وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ -قَالَ -فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِی أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِی الآخَرِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِی خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ .فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ .فَقَالَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ .

مسلم شریف جلد اول ص ۹۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج میری حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قبیلہ شنوہ کے لوگوں کی طرح تھے، دبلا پتلا جسم اور بالوں کی کنگھی کی ہوئی تھی اور فرمایا میری حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان کا متوسط قد اور سرخ رنگ

تھا اور ایسے تروتازہ تھے گویا کہ ابھی ابھی حمام سے نکلے ہوں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا ان میں سے جو چاہو لے لو میں نے دودھ لے کر پی لیا فرشتے نے مجھ سے کہا آپ ے فطرت کو پالیا اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ أَرَانِى لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلاً آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِىَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ -أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ- يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ .ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ .

مسلم شریف جلد اول ص ۹۵ باب معراج.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک رات خواب میں میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا مجھے گندمی رنگ کا ایک انتہائی حسین شخص نظر آیا جس کے بہت خوبصورت بال تھے جن میں کنگھی کی

ہوئی تھی اور وہ کانوں کی لوتک آتے تھے ان بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا اور وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے طواف کررہا تھا میں نے سوال کیا یہ کون ہے کہا گیا کہ مسیح ابن مریم ہیں پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سخت گھنگریالے بال تھے اور دائیں آنکھ کانی تھی اور انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی میں پوچھا یہ کون ہے کہا گیا کہ مسیح دجال ہے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیهقی فی الدعوات الکبیر. مشکوٰة ص ۱۲۰

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ فضلیت والا دن جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور ان کی روح قبض کی گئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بجلی چمکے گی۔ جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ بے شک تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ

کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ تحقیق آپ زیر زمین جلوہ فرما ہوں گے۔ پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا . قَالَ :قُلْتُ :وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ :وَبَعْدَ الْمَوْتِ ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رواه ابن ماجه مشكوٰة ص ۱۲۱

حضرت ابودرداء راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ جمعہ کا دن مشہود ہے اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوجاتا ہے۔ ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ موت کے بعد بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو کھانا حرام کیا ہے۔ چنانچہ خدا کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر .حدثني

محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهری قال أخبرنی سعید ابن المسیب عَن أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِهِ لَقِیتُ موسی علیه السلام قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِیتُ عِیسَی فَنَعَتَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَأَیْتُ إِبْرَاهِیمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِیتُ بِإِنَاءَیْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِیهِ خَمْرٌ فَقِیلَ لِی خُذْ أَیَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِیلَ لِی هُدِیتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

بخاری شریف جلد اول ص ۴۸۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قبیلہ شنوہ کے لوگوں کی طرح تھے، دبلا پتلا جسم اور بالوں کی کنگھی کی ہوئی تھی اور فرمایا میری حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان کا متوسط قد اور سرخ رنگ تھا اور ایسے تروتازہ تھے گویا کہ ابھی ابھی حمام سے نکلے ہوں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی مجھ

سے کہا گیا ان میں سے جو چاہو لے لو میں نے دودھ لے کر پی لیا فرشتے نے مجھ سے کہا آپ نے فطرت کو پالیا اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى ومُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

بخاری شریف جلد اول ۴۸۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں حضرت عیسی علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا بہرحال حضرت عیسی علیہ السلام سرخ رنگ، کے گھنگریالے بالوں والے اور چوڑے سینے والے تھے اور حضرت موسی علیہ السلام کا رنگ مبارک گندمی طویل القامت تھے انکے بال سیدھے تھے گویا کہ وہ قبیلہ زُط کے لوگوں میں سے ہیں۔

ف: ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کی ان انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ انہی اجسام مبارکہ کے ساتھ ملاقاتیں ہوئیں لہذا ثابت ہوا کے انبیاء کرام علیہم السلام اپنے انہی اجساد مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔

استمداد وشفاعت

مسئلہ استمداد و شفاعت

﴿حدیث نمبر 1﴾

وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالَكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُحْبَسُوْا الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَهُمُّوْا بِذَالِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُوْالنَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنْ اِئْتُوْا نُوْحاً اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ فَيَأْتُوْنَ نُوْحاً فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا مُوْسٰى عَبْداً اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيّاً قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا مُحَمَّداً ﷺ عَبْداً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَأَخَّرَ قَالَ فَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ

لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ لَہٗ سَاجِداً فَیَدَعُنِیْ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ ﷺ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهٗ اَیْضاً یَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِداً فَیَدَعُنِیْ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ ﷺ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِداً فَیَدَعُنِیْ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ ﷺ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَارْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰی مَایَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ ای وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةِ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَحْمُوْداً قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الَّذِیْ وُعِدَہٗ نَبِیُّکُمْ ﷺ

(بخاری شریف جلد دوم ص ۱۱۰۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز مومن روکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس روکنے کے سبب غمگین ہوں گے اور کہیں گے ہم اپنے پروردگار کے حضور شفاعت طلب کریں کہ تو ہمیں اس حال سے نجات دے دے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ آدم علیہ السلام ہیں لوگوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا آپ کو جنت میں ٹھہرایا اور آپ کے لئے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا آپ کو تمام اشیاء کے ناموں کی تعلیم دی آپ اپنے رب سے ہماری شفاعبت کریں حتیٰ کہ اس جگہ آرام دیں۔ وہ کہیں گے میں تمہاری شفاعت کرنے والا نہیں ہوں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حضرت آدم علیہ السلام اپنے اس فعل کا ذکر کریں گے جو درخت کھانے کا تھا حالانکہ آپ کو اس سے منع کیا گیا تھا (بطور تواضع ذکر کریں گے) تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں بسنے والوں کی طرف بھیجا تھا۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: میں تمہاری شفاعت نہیں کروں گا اور اپنے اس قول کا ذکر کریں گے جو انہوں نے اپنے رب سے کہا تھا۔ (قول یہ ہے: کوئی کافر زمین پر زندہ نہ رہے) تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ خدا کے خاص محبوب ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ وہ

فرمائیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کروں گا اور تین کلمات ذکر فرمائیں گے جو انہوں نے از روئے اصلاح فرمائے تھے لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تورات دی اور ان سے کلام کیا اور انہیں قریب کر کے راز کی باتیں کی وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا اور اپنے اس عمل کا ذکر کریں گے جو انہوں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے عبد، رسول، روح اور کلمہ ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کرتا۔ تم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عبد ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے الزامات ختم کر دیئے ہیں۔ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی جب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا تو اس کے لئے میں سجدہ کروں گا اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہوگا۔ سجدہ میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا اے محبوب ﷺ اپنے سر مبارک کو (سجدہ سے) اٹھائیں۔ بات کیجئے سنی جائے گی اور شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے عطا کیا جائے گا پھر میں اپنا سر (مبارک) سجدہ سے اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا جس کی مجھے تعلیم عطا فرمائے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ (یعنی فلاں فلاں طرح کے گنہگاروں کو دوزخ سے

نکالیں) میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نکلوں گا اوران کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا پھر دوسری بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی جب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا تو اس کے لئے میں سجدہ کروں گا اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہوگا۔ سجدہ میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا اے محبوب ﷺ اپنے سر مبارک کو (سجدہ سے) اٹھائیں۔ بات کیجئے سنی جائے گی اور شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے عطا کیا جائے گا پھر میں اپنا سر (مبارک) سجدہ سے اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جس کی مجھے تعلیم عطا فرمائے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ (یعنی فلاں فلاں طرح کے گنہگاروں کو دوزخ سے نکالیں) میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نکلوں گا اوران کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی جب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا تو اس کے لئے میں سجدہ کروں گا اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہوگا۔ سجدہ میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا اے محبوب ﷺ اپنے سر مبارک کو (سجدہ سے) اٹھائیں۔ بات کیجئے سنی

جائے گی اور شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے عطا کیا جائے گا پھر میں اپنا سر (مبارک) سجدہ سے اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جس کی مجھے تعلیم عطا فرمائے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ (یعنی فلاں فلاں طرح کے گنہگاروں کو دوزخ سے نکالیں) میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نکلوں گا اور ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی باقی نہ رہے گا مگر وہ باقی رہے گا جس کو قرآن نے روکا ہوگا یعنی اس پر یہ بات واجب ہوگی کہ تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ (یعنی مشرک) پھر حضور علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَحْمُوْداً (الایۃ)

عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

اور فرمایا کہ یہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے۔

نوٹ: یہ حدیث پاک بخاری شریف میں باختلاف سند والفاظ تین مقامات پر درج ہے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ

الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ

(بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۱)

اس کا مفہوم مذکورہ حدیث پاک جیسا ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ سَعِيدٌ قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَوْأَى الْفِتَنِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ

(بخاری شریف جلد دوم ص ۱۱۰۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے سوال کرتے تھے یہاں تک کہ جب بکثرت سے سوال کرنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا، میں اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا اس وقت ہر شخص اپنا منہ اپنے کپڑے میں ڈال کر رو رہا تھا، ایک شخص سامنے آیا، جب گالی گلوچ ہوتی تو اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم اللہ سے راضی ہوئے جو رب ہے اور دین اسلام اور حضرت محمد پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خیر شر کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی، یہاں تک کہ میں نے دونوں کو دیوار کے پاس دیکھا، قتادہ نے کہا کہ یہ حدیث اس آیت کیساتھ بیان کی جاتی ہے کہ اے ایمان والو، ایسی چیزوں کے متعلق سوال مت کرو کہ اگر تمہارے لئے وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں، اور عباسی نرسی نے کہا کہ ہم سے یزید بن زریع بواسطہ سعید قتادہ، انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح منع فرمایا اور کہا کہ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ کہا، یا أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَوْأَى الْفِتَنِ

کہا اور امام بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے خلیفہ نے بواسطہ یزید بن زریع نے سعید سے اور معتمر نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا،

عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ.

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ يُخْرَجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

(بخاری شریف جلد دوم ص ۹۷۲، ۹۷۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنم سے ایک قوم نکلے گی حضور ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے حالانکہ ان کو جہنم کا پروانہ مل چکا ہوگا (لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل فرمائے گا)

﴿حدیث نمبر 5﴾

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِىٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِى الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِىٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَاصُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ. (رواه

مسلم جلد اول ص ۱۱۲)

ترجمہ: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا میں ہوں گا (یعنی اپنی امت کو جنت میں داخل کرنے کی یا اہل جنت کے مراتب درجات کی ترقی کی سفارش سب سے پہلے میں کروں گا) انبیاء میں سے جتنی تصدیق میری کی گئی ہے اتنی کسی کی نہیں کی گئی ہے۔ (یعنی میری نبوت ورسالت کی تصدیق کرنے والوں اور مجھ پر ایمان لانے اور رکھنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اس طرح تمام امتوں کے مقابلہ میں میری امت سب سے بڑی ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی ایسے بھی گذرے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِى الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۲.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں جانے کے لئے شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَساً قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ شَفَعْتُ فَقُلْتُ یَارَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ خَرْدَلَۃٌ فَیَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی شَیْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۱۱۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کروں گا، اے اللہ! جن کے دلوں میں رائی کے برابر ایمان ہے ان کو جنت میں داخل کردے۔ وہ جنت میں داخل ہوں گے پھر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کروں گا، یا اللہ ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کر جن کے دلوں میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں حضور ﷺ کی انگلیوں مبارک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ ھِلَالِ الْعَنَزِیُّ قَالَ اِجْتَمَعْنَا نَاسٌ (خبر مبتدا محذوف نحن) مِنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ فَذَھَبْنَا اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَ ذَھَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ اِلَیْہِ یَسْئَلُہٗ لَنَا

عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِيْ قَصْرِهٖ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّيْ الضُّحٰى فَاسْتَأْذَنَّا فَاَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْئَلْهُ عَنْ شَيْءٍ اَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُكَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ جَآؤُا يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلَّمَ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْخَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ

فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَکَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ اَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِنَا لَوْمَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ خَلِيْفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَاحَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهٗ يَااَبَاسَعِيْدٍ جِئْنَاکَ مِنْ عِنْدِ اَخِيْکَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِیْ الشَّفَاعَةِ قَالَ هِيْهِ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيْثِ فَانْتَهَيْنَا اِلٰی هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيْهِ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰی هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ وَهُوَ جَمِيْعٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ كَرِهَ اَنْ تَتَّكِلُوْا فَقُلْنَا يَااَبَاسَعِيْدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِکَ وَقَالَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلاً مَاذَكَرْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِیْ كَمَا حَدَّثَكُمْ ثُمَّ بِهٖ قَالَ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ يَامُحَمَّدُ ﷺ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ ائْذِنْ لِیْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَكِبْرِيَائِیْ وَعَظَمَتِیْ لَاُخْرِجَنَّ فِيْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. (بخاری شریف جلد دوم ص۱۱۱۸،۱۱۱۹)

ترجمہ: حضرت معبد ہلال رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم بصرہ والے لوگ جمع ہوئے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے تاکہ وہ ہمارے لئے شفاعت والی حدیث کا سوال کریں جبکہ وہ اپنے مکان میں تشریف فرما ہوں ہم نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے ان سے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی جبکہ وہ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے ہم نے حضرت ثابت سے کہا ان سے حدیث شفاعت سے پہلے کوئی سوال نہ کرو۔ حضرت ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئیں ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث کے بارے میں سوال کرنا چاہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو حضور ﷺ نے یہ حدیث سنائی کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ لوگ بے قرار ہوں گے اور ہیبت سے ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں وہ کہیں گے میں شفاعت نہیں کرتا تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کا سوال کریں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میں شفاعت نہیں کرتا تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اور شفاعت کا سوال کریں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ

السلام فرمائیں گے کہ میں شفاعت نہیں کرتا اور تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے روح اور کلمہ ہیں لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور شفاعت کا سوال کریں گے تو آپ فرمائیں گے کہ میں شفاعت نہیں کرتا لیکن تم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں ہی شفاعت کرنے والا ہوں پس میں اپنے رب کے پاس آنے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے محامد الہام فرمائے گا ان سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت میری امت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے محبوب ﷺ تشریف لے جائیں اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جن کے دلوں میں ایک جو کے برابر ایمان ہے تو میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کروں گا پھر اسی مقام پر واپس آؤں گا، انہی محامد سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت میری امت اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمائے گا اے محبوب ﷺ تشریف لے جائیں اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے یا فرمایا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے تو میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کروں گا پھر اسی مقام پر واپس آؤں گا، انہی محامد سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت میری امت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے محبوب ﷺ تشریف لے جائیں اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جن کے دلوں میں تھوڑا تھوڑا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے تو میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے باہر آئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر ہم حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزریں حالانکہ وہ حجاج بن یوسف کے خوف سے ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے وہ ہم سے وہ حدیث بیان کریں جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہم حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سلام کہا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی ہم نے ان سے کہا اے ابو سعید رضی اللہ عنہ ہم تمہارے پاس تمہارے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہیں جو انہوں نے شفاعت کے بارے میں حدیث بیان کی ہے اس

جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیان کرو ہم نے ان سے ساری حدیث بیان کی اور اس مقام ادنیٰ ادنیٰ پر پہنچے تو کہا اور بھی بیان کرو ہم نے کہا انہوں نے اس سے زیادہ بیان نہیں کی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بیس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی جبکہ وہ پورے قوی جوان تھے میں نہیں جانتا وہ بھول گئے ہیں یا یہ بات پسند نہیں فرمائی کہ تم وہ حدیث سننے سے توکل کر کے بیٹھ جاؤ ہم نے کہا اے ابوسعید رضی اللہ عنہ ہم سے حدیث بیان کریں وہ ہنس پڑے اور کہا انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے یہ ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں تم سے حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں جو حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے پھر حضور ﷺ فرمائیں گے کہ میں چوتھی بار واپس آؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت دے جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ (اس سے مراد پورا کلمہ ہے) ہی کہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی کبریائی اور عظمت کی قسم میں ان کو بھی دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ کہا۔ (اس سے مراد پورا کلمہ ہے یعنی جس نے فقط کلمہ شریف پڑھا ہے اور اس کے دامن میں کوئی نیکی نہیں ہے)

شفاعت اور یا محمد ﷺ کہنا

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ -وَاللَّفْظُ لأَبِى كَامِلٍ -قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ -وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ -فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا -قَالَ -فَيَأْتُونَ آدَمَ -صلى الله عليه وسلم -فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا .فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ -فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ فَيَسْتَحْيِى رَبَّهُ مِنْهَا -وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ -قَالَ -فَيَأْتُونَ نُوحًا -صلى الله عليه وسلم- فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ -فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ فَيَسْتَحْيِى رَبَّهُ مِنْهَا - وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ -صلى الله عليه وسلم -الَّذِى اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلاً. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ -صلى الله عليه وسلم -فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ -وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ فَيَسْتَحْيِى رَبَّهُ مِنْهَا -وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى -صلى الله عليه وسلم -الَّذِى كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ .قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى -

عَلَيْهِ السَّلَامُ -فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ -وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا -وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ .فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ .وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا -صلى الله عليه وسلم -عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ .فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ .فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ -قَالَ فَلاَ أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ -فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَىْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ - .قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ أَىْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

مسلم شریف جلد اول ص ۱۰۸ تا ۱۰۹ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور وہ قیامت کی پریشانی دور کرنیکی کوشش کریں گے اور ابن عمید نے یوں بیان کیا ہے کہ ان لوگون کے دلوں میں یہ بات ڈال دی جائے گی کہ کس طرح قیامت کی پریشانی کو دور کیا جائے ہم کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کے لئے لاتے ہیں تاکہ وہ ہمیں محشر کی پریشانی سے نجات دلائے حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ آدم علیہ السلام ہیں کہ تمام مخلوق کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا اور آپ کے جسم میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کی تعظیم کے لئے سجدہ ریز ہوں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہم کو محشر کی اس پریشانی سے نجات دے حضرت آدم علیہ السلام اس موقع پر اپنے اس فعل کا ذکر کریں گے جو درخت کھانے کا تھا، وہ ان لوگوں سے معذرت کریں گے اور فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے ان کو اپنے رب سے حیاء آئے گی البتہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے وہ پہلے رسول علیہ السلام ہیں، ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ بھی اپنے اس قول کا ذکر کریں گے جو انہوں نے اپنے رب سے کہا۔ وہ شفاعت سے معذرت کریں گے۔ اور فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے ان کو اپنے رب سے حیاء آئے گی البتہ تم حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا پھر لوگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ بھی اپنے ان تین کلمات کا ذکر

کریں گے جو آپ نے از روئے اصلاح فرمائے تھے اور وہ بھی معذرت کر کے فرمائیں گے۔ یہ میرا منصب نہیں ہے البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاو جن کو اللہ تعالیٰ انے اپنے شرف کلام سے نوازا۔ اوران کو تورات عطا فرمائی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپنے اس عمل کا ذکر کریں گے جو انہوں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا اور وہ بھی معذرت کر کے فرمائیں گے۔ میرا یہ منصب نہیں ہے البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح اور اس کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے لیکن وہ بھی یہ فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے البتہ تم حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جن کے اگلے پچھلے الزامات ختم کر دیئے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے شفاعت کی اجازت حاصل کروں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں ہوں اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال میں رہنے دے گا یعنی سجدہ میں، پھر مجھ سے کہا جائے گا، اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھایئے آپ کہئے آپ کی سنی جائے گی۔ سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی پھر میں اللہ تعالیٰ کی ان کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں

اس حد کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں دوبارہ سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھایئے آپ کہئے آپ کی سنی جائے گی۔ سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی پھر میں اللہ تعالیٰ کی ان کلمات سے حمد و ثنا کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں اس حد کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو صحیح یاد نہیں رسول اللہ ﷺ اس طرح تین یا چار مرتبہ شفاعت کر کے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے اے میرے رب اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جن کے حق میں قرآن پاک میں دائمی عذاب واجب کر دیا ہے یعنی کفار۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ ح وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ -وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ.

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّـاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ. فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ -عَلَيْهِ السَّلاَمُ -فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ.

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى -عَلَيْهِ السَّلاَمُ -فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ .فَيُؤْتَى مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى -عَلَيْهِ السَّلاَمُ -فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ .فَيُؤْتَى عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ -صلى الله عليه وسلم -فَأُوتَى فَأَقُولُ أَنَا لَهَا .فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّى فَيُؤْذَنُ لِى فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لاَ أَقْدِرُ عَلَيْهِ الآنَ يُلْهِمُنِيهِ اللَّهُ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِى يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ رَبِّ أُمَّتِى أُمَّتِى .فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا .فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّى فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِى يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.

فَأَقُولُ أُمَّتِى أُمَّتِى .فَيُقَالُ لِى انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا.

فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي .فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ .هَذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ -قَالَ -فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ فَلَمْ نَسْمَعْ مِثْلَ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ هِيهِ .فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ .فَقَالَ هِيهِ .قُلْنَا مَا زَادَنَا .قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا .قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا. فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ .فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .قَالَ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ -أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ- وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي وَجِبْرِيَائِي لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللّٰهُ .قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ.

مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۰.

ترجمہ: حضرت معبد ہلال رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم بصرہ والے لوگ جمع ہوئے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے تا کہ وہ ہمارے لئے شفاعت والی حدیث کا سوال کریں جبکہ وہ اپنے مکان میں تشریف فرما ہوں ہم نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے ان سے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی جبکہ وہ اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے ہم نے حضرت ثابت سے کہا ان سے حدیث شفاعت سے پہلے کوئی سوال نہ کرو۔ حضرت ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئیں ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث کے بارے میں سوال کرنا چاہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو حضور ﷺ نے یہ حدیث سنائی کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ لوگ بے قرار ہوں گے اور ہیبت سے ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں وہ کہیں گے میں شفاعت نہیں کرتا تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کا سوال

کریں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میں شفاعت نہیں کرتا تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں۔لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔اور شفاعت کا سوال کریں گے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں شفاعت نہیں کرتا اور تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔وہ اللہ تعالیٰ کے روح اور کلمہ ہیں لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور شفاعت کا سوال کریں گے تو آپ فرمائیں گے کہ میں شفاعت نہیں کرتا لیکن تم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں ہی شفاعت کرنے والا ہوں پس میں اپنے رب کے پاس آنے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔اللہ تعالیٰ مجھے محامد الہام فرمائے گا ان سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔بات کرو، سنی جائیگی۔سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت میری امت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے محبوب ﷺ تشریف لے جائیں اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جن کے دلوں میں ایک جو کے برابر ایمان ہے تو میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کروں گا پھر اسی مقام پر واپس آؤں گا، انہیں محامد سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ

کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت میری امت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے محبوب ﷺ تشریف لے جائیں اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے یا فرمایا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے تو میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کروں گا پھر اسی مقام پر واپس آؤں گا، انہیں محامد سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت میری امت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے محبوب ﷺ تشریف لے جائیں اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جن کے دلوں میں تھوڑا تھوڑا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے تو میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے باہر آئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر ہم حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزریں حالانکہ وہ حجاج بن یوسف کے خوف سے ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے وہ ہم سے وہ حدیث بیان کریں جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہم حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس

آئے اور ان سے سلام کہا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی ہم نے ان سے کہا اے ابوسعید رضی اللہ عنہ ہم تمہارے پاس تمہارے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہیں جو انہوں نے شفاعت کے بارے میں حدیث بیان کی ہے اس جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیان کرو ہم نے ان سے ساری حدیث بیان کی اور اس مقام ادنیٰ ادنیٰ پر پہنچے تو کہا اور بھی بیان کرو ہم نے کہا انہوں نے اس سے زیادہ بیان نہیں کی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بیس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی جبکہ وہ پورے قوی جوان تھے میں نہیں جانتا وہ بھول گئے ہیں یا یہ بات پسند نہیں فرمائی کہ تم وہ حدیث سننے سے توکل کر کے بیٹھ جاؤ ہم نے کہا اے ابوسعید رضی اللہ عنہ ہم سے حدیث بیان کریں وہ ہنس پڑے اور کہا انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے یہ ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں تم سے حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں جو حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے پھر حضور ﷺ فرمائیں گے کہ میں چوتھی بار واپس آؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤں گا پھر مجھے فرمایا جائے گا محبوب ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ بات کرو، سنی جائیگی۔ سوال کرو، مطلوب دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت دے جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ (اس سے مراد پورا کلمہ ہے) ہی کہا۔ اللہ

تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی کبریائی اور عظمت کی قسم میں ان کو بھی دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ کہا۔ (اس سے مراد پورا کلمہ ہے)

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ -وَاتَّفَقَا فِى سِيَاقِ الْحَدِيثِ إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ -قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِى زُرْعَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِىَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِى صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِى وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَمَا لاَ يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلاَ تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوا آدَمَ .فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّى غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِى عَنِ

الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ -صلى الله عليه وسلم.-

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ .وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى .فَيَأْتُونَ مُوسَى -صلى الله عليه وسلم -فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى -صلى الله عليه وسلم -إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى -صلى الله عليه وسلم .-فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ

مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى -صلى الله عليه وسلم -إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ -وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا -نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ -صلى الله عليه وسلم -فَيَأْتُونِّي فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لأَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ .فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي . فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى .

مسلم شریف جلد اول ص 111

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ کو چونکہ دستی کا گوشت پسند تھا آپ کو دستی

پیش کی گئی لہذا آپ نے اس کو دانتوں سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالی قیامت کے دن تمام اولین اور آخرین کو ایک ایسے ہموار میدان میں جمع کرے گا جس مین منادی کی آواز سب سنیں گے اور سب دکھائی دیں گے۔ سورج نزدیک ہو جائے گا اور لوگوں کو نا قابل برداشت گھبراہٹ اور پریشانی کا سامنا ہوگا۔ اس وقت بعض لوگ دوسرے لوگوں سے کہیں گے۔ کہ تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور کیا یہ نہیں سوچتے کہ تم کس قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہو چکے، ہو آؤ ایسے شخص کو تلاش کریں جو اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کرے پس بعض لوگ ایک دوسرے سے مشورہ کریں گے پھر کہیں گے چلو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلیں۔ پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے آدم علیہ السلام آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالی نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی ہے اور تمام فرشتوں کو آپ کی تعظیم کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ آپ اللہ تعالی کے حضور ہماری شفاعت کریں۔ کیا آپ انہیں ملاحظہ فرما رہے ہے کہ ہم کس پریشانی میں ہیں۔ کیا آپ ہماری تکلیفوں کا مشاہدہ نہیں فرما رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب اس قدر جلال اور غضب میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے اس قدر جلال اور غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنے غضب میں آئے گا۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے درخت کھانے

سے روکا تھا اور میں نے (بظاہر) اس کی نافرمانی کی۔ آج مجھے صرف اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور شخص کے پاس جاو، حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاو۔ پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں کہ آپ زمین پر سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجے گئے اللہ تعالی نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا اللہ تعالی کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمیں کن تکلیفوں کا سامنا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے، ان سے کہ آج میرا رب اس قدر سخت غضب کے عالم میں ہے کہ پہلے کبھی ایسے غضب میں آیا تھا نہ آئندہ کبھی ایسے غضب میں آئے گا اور بات یہ ہے کہ میں نے اپنی قوم کے لئے ہلاکت کی دعا کی تھی جس کی جہ سے آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے۔ جاؤ تم حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس چلے جاو۔ پھر لوگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور تمام روئے زمین میں واحد اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور کیا تکلیفیں ہم کو پہنچ رہی ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے کہ آج میرا رب اتنے زبردست جلال میں ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسے جلال میں آیا تھا اور نہ کبھی بعد میں ایسے جلال میں آئیگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ان (تین) باتوں کا ذکر کریں گے جن کو بظاہر لوگوں نے جھوٹ سمجھا تھا۔ آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے۔ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ جاؤ! حضرت موسی علیہ السلام

کے پاس چلے جاؤ پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اورعرض کریں گے اے حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہم کلامی دونوں چیزوں کے شرف سے نوازا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہم کو کیسی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ پھر ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم خاص کے بغیر ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے جاو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاو۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ نے لوگوں سے پنگھوڑے میں کلام کیا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ اور ہمیں کیسی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آج ایسے جلال میں ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسے جلال میں تھا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسے جلال میں ہوگا۔ اور ہر چند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے۔ میرے علاوہ کسی اور شخص کے پاس جاؤ۔ جاؤ! حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے محمد ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں مغفرت کی نوید سنا دی تھی۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں ملاحظہ فرما رہے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ کیا آپ مشاہدہ

نہیں فرمارہے کہ ہمیں کن تکالیف کا سامنا ہے۔ پھر میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میرا سینہ کھول دے گا اور میرے دل میں حمد و ثنا کے ایسے کلمات پیدا فرمائیگا جو اس سے پہلے کسی کے دل میں پیدا نہیں کئے تھے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھائیے۔ مانگئے آپ کو دیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے رب (عزوجل) میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ کہا جائے گا اے محمد ﷺ تماری امت میں سے جن لوگوں کا حساب نہیں لیا گیا ان کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کردو۔ اور یہ لوگ جنت کے باقی دروازوں میں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقام ہجر میں یا مکہ اور مقام بصرہ میں ہے۔

شفاعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم:

حدیث گزر چکی ہے۔ پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ سجدہ فرمائیں گے۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا:

ارفع راسک وسل تعط واشفع تشفع

آپ سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۴۳)

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ -وَاللَّفْظُ لأَبِي كُرَيْبٍ -

قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِى صَالِحٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - لِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِىٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّى اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِى شَفَاعَةً لأُمَّتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِىَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِى لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۳ . باب دعاء النبی ﷺ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک خاص دعا ہوتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حتمی طور پر قبول فرماتا ہے۔ اور ہر نبی نے اپنی اس دعا کو مانگ کر خرچ کر لیا اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لئے اس دعا کو محفوظ رکھا ہے اور انشاء اللہ یہ شفاعت میری امت کے ہر اس فرد کو شامل ہوگی جو شرک سے بچا رہے گا۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ -وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ- عَنْ أَبِى زُرْعَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - لِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا وَإِنِّى اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِى شَفَاعَةً لأُمَّتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۳ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی

امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ -وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ -قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِى أُمَّتِهِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ وَإِنِّى أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِى شَفَاعَةً لأُمَّتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۳ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنِى أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَانَا -وَاللَّفْظُ لأَبِى غَسَّانَ -قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ -يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ - قَالَ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِىَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ لِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لأُمَّتِهِ وَإِنِّى اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِى شَفَاعَةً لأُمَّتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۳ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو اس نے اپنی امت کے لئے کر دی اور میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِی خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِی أَبُو الزُّبَیْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ عَنِ النَّبِیِّ -صلی الله علیه وسلم- لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِی أُمَّتِهِ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِأُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۳.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو اس نے اپنی امت کے لئے کر دی اور میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

غیر نبی کا وسیلہ بھی ثابت ہے:

﴿حدیث نمبر 17﴾

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّی عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا

اسْتَسْقَی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ

بخاری شریف جلد اول ابواب الاستسقاء. ص ۱۳۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے اور عرض کرتے اے اللہ تعالیٰ ہم تیرے پاس اپنے پیارے نبی ﷺ کا وسیلہ لاتے تھے تو بارش عطا فرما دیتا تھا اب ہم تیرے پاس اپنے پیارے نبی ﷺ کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر بارش برسا پس ان پر بارش برسی۔

ف: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وسیلہ صرف ذات نبوت کا ہی نہیں ہوتا بلکہ دیگر اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیوں کا وسیلہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِيَ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ هُوَ أَخُو سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

ترمذی شریف جلد دوم ص۱۹۷ .

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اللہ تعالی سے دعا کیجئے مجھے شفا عطا فرمائے حضور علیہ السلام نے فرمایا تو چاہے تو میں دعا مانگو، اور اگر چاہے تو تو صبر کر اور یہ صبر تیرے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے عرض کی آپ دعا فرمائیں روای فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے اس کو حکم دیا کہ وضوء اچھے طریقے سے کرو اور یہ دعا مانگو، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہون اور توجہ کرتا ہوں تیری طرف تیرے نبی کے وسیلہ کے ساتھ اور میں متوجہ ہوتا ہوں آپ کے وسیلہ سے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں تا کہ وہ پوری ہو جائے میرے لئے، اے اللہ تو میری اس سفارش کو قبول فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، غریب ہے اور اس کو ابو جعفر کے طریقہ سے پہچانتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم -يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لاَ تَنْبَغِي إِلاَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ .

مسلم شریف جلد اول ص ١٦٦

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم موذن سے آذان سنوتو اس کی مثل کلمات کہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ جوشخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے جنت میں وسیلہ کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ اور جوشخص میرے لئے اس مقام کی دعا مانگے گا اس کے حق میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

صَلاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِیَ الْوَسِیلَۃَ فَإِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِی إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَأَرْجُو أَنْ أَکُونَ أَنَا ہُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ قَالَ أَبُو عِیسَی ہَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَیْرٍ ہَذَا قُرَشِیٌّ مِصْرِیٌّ مَدَنِیٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ شَامِیٌّ

.ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۲. ابواب المناقب.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالی اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بے شک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضرور ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا یَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّہُ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیلَۃَ فَإِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِی إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَأَرْجُو أَنْ أَکُونَ أَنَا

هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ .

رواه مسلم (مشکوٰۃ شریف ص ۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم موذن سے آذان سنو تو اس کی مثل کلمات کہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے جنت میں وسیلہ کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ اور جو شخص میرے لئے اس مقام کی دعا مانگے گا اس کے حق میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام

حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور ردمرزائیت

﴿حدیث نمبر 1﴾

حدثنا اسحق انا یعقوب بن ابراهیم ثنا أبی عَن صَالِحٍ عَن ابن شهاب أَنَّ سعید بن الْمُسَیَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَیُوشِکَنَّ أَنْ یَنْزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰی تَکُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا ثُمَّ یَقُولُ أَبُو هُرَیْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْکِتَابِ إِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ یَکُونُ عَلَیْهِمْ شَهِیدًا

بخاری شریف جلد اول باب نزول عیسی بن مریم علیهما السلام ص ۴۹۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور وہ عادل حاکم ہونگے صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ ختم کریں گے مال بہت زیادہ ہو جائے گا حتی کہ

کوئی بھی (زکوٰۃ) لینے والا نہ ہوگا حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہوگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو تم اس آیت کی تلاوت کرو۔

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا ابْنُ بُكَيْرٍ حدثنا الليث عَن يُونُسَ عَن ابن شهاب عَن نَافِعٍ مَوْلَى أَبِى قَتَادَةَ الْأَنْصَارِىِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِىُّ

بخاری شریف جلد اول ص ۴۹۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیسے ہو گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں تشریف لائیں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے یونس کی متابعت کی۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلم - وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ -صلى الله عليه وسلم -حَكَمًا

مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ .

مسلم شریف جلد اول ص ۸۷ باب نزول عیسی بن مریم علیهما السلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا جو عدل انصاف سے حکم جاری کریں گے کہ صلیب توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے اور اس قدر مال دولت بہائیں گے کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلاَصُ فَلاَ يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلاَ يَقْبَلُهُ أَحَدٌ .

مسلم شریف جلد اول باب نزول عیسی بن مریم ص ۸۷

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

قسم بخدا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا جو عدل اور انصاف سے حکم جاری کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور اونٹوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان سے کوئی شخص کام نہیں لے گا۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض اور حسد نکل جائے گا۔ انہیں مال لینے کے لئے بلایا جائے گا اور کوئی مال لینے والا نہیں ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِی نَافِعٌ مَوْلَی أَبِی قَتَادَةَ الأَنْصَارِیِّ أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی الله علیه وسلم - کَیْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیکُمْ وَإِمَامُکُمْ مِنْکُمْ .

مسلم شریف جلد اول ص۸۷ باب نزول عیسی بن مریم علیه السلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا۔ (یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام)

﴿حدیث نمبر 6﴾

وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِی ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِی نَافِعٌ مَوْلَی أَبِی قَتَادَةَ الأَنْصَارِیِّ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ فَأَمَّكُمْ .

مسلم شریف جلد اول ص۸۷ باب نزول عیسی علیه السلام.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر تمہاری امامت فرمائیں گے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِى الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِى قَتَادَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ .فَقُلْتُ لاِبْنِ أَبِى ذِئْبٍ إِنَّ الأَوْزَاعِىَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .قَالَ ابْنُ أَبِى ذِئْبٍ تَدْرِى مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِى .قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ -صلى الله عليه وسلم.-

مسلم شریف جلد اول ۸۷.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تمہارا ایک فرد ہوکر امامت فرمائیں گے۔ابن ابی ذئب نے اس کی تشریح میں یہ کہا کہ حضرت

عیسی علیہ السلام تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق امامت فرمائیں گے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ -وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ -عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم -يَقُولُ لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -قَالَ -فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ -صلى الله عليه وسلم -فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا .فَيَقُولُ لاَ .إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ .تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هَذِهِ الأُمَّةَ .

مسلم شریف جلد اول ص۸۷ باب نزول عیسی علیہ السلام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا۔ اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا اور ثابت قدم رہے گا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ مسلمانوں کا امیر حضرت عیسی علیہ السلام سے کہے گا آیئے نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے۔ تم میں سے بعض بعض کی امامت کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا یہ قول اس وقت کی فضلیت ظاہر کرنے کے لئے ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح

﴿حدیث نمبر 10﴾

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ -وَاللَّفْظُ لَهُ -حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ .قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ .فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالاً يَا عِبَادَ اللَّهِ

فَاثْبُتُوا .قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ .قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ .قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ .فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ

وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لاَ يَدَانِ لأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ .وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ .وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الأَرْضِ فَلاَ يَجِدُونَ فِي الأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلاَّ مَلأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لاَ يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلاَ وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ . فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ

آبـاطِهِـمْ فَتَـقْبِـضُ رُوحَ كُـلِّ مُـؤْمِـنٍ وَكُـلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

مسلم شریف جلد دوم ص ۴۰۰

امام مسلم دوسندوں کے ساتھ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتی کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہیں جب ہم شام کے وقت آپ کے پاس گئے تو آپ ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتی کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہاری بجائے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں دجال نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے۔ دجال نوجوان گھونگریالے بالوں والا ہوگا اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی میں اس کو عبدالعزی بن قطن کے مشابہ قرار دیتا ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے کہف کی ابتدائی (دس) آیتیں پڑھے بلاشبہ شام اور عراق کے درمیان سے اس کا خروج ہوگا وہ دائیں بائیں فساد پھیلائے گا اے اللہ

کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا آپ نے فرمایا کہ چالیس دن تک ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ پس جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اس کے لئے ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا ہم نے عرض کی یارسول اللہ وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اس بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو وہ ایک قوم کے پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئے گی اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے وہ آسمان کو حکم دے گا وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ سبزہ اگائے گی ان کے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی۔ پھر وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو مسترد کر دیں گے وہ ان کے پاس سے لوٹ کر جائے گا ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے مالوں سے کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گذرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا جیسے نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ

زندہ ہو کر دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا دجال کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے۔ جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اسے زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا اور ان کی خوشبو منتہا نظر تک پہنچے گی وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ باب لد پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ وہ ان کے چہروں پر دست شفقت پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبریں دیں گے ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو اور اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھیلتے ہوئے آئیں گے ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبرستان سے گزرے گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گے پھر جب دوسری جماعت وہاں سے گزرے گی تو وہ کہیں گے یہاں پر کسی وقت پانی تھا اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک بیل کی سری تم میں سے کسی

ایک کے سو دینار سے افضل ہوگی پھر اللہ کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے اصحاب دعا کریں گے تب اللہ تعالی یاجوج و ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب یک لخت مر جائیں گے پھر اللہ تعالی کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت جگہ بھی ان کی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ تعالی سے دعا کریں گے تو اللہ تعالی بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا۔ یہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالی کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالی ایک بارش بھیجے جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہوگا پھر زمین سے کہا جائے گا کہ تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سو اس دن ان کی ایک جماعت ایک انار کو سیر ہو کر کھائے گی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر کے لئے کافی ہوگی اور اس دوران اللہ تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کرے گی اور برے لوگ باقی رہ جائیں جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا
الْحَدِيثُ الَّذِى تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا .فَقَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ -أَوْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا -لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ
أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا
يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه
وسلم - يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِى أُمَّتِى فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ -لاَ أَدْرِى أَرْبَعِينَ
يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا -فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ
لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ فَلاَ
يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلاَّ
قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِى كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى
تَقْبِضَهُ .قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ
فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِى خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلاَمِ السِّبَاعِ لاَ يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا
وَلاَ يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلاَ تَسْتَجِيبُونَ
فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الأَوْثَانِ وَهُمْ فِى ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ
حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِى الصُّورِ فَلاَ يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ
لِيتًا -قَالَ -وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ -قَالَ -فَيَصْعَقُ

وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ -أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ -مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ -نُعْمَانُ الشَّاكُّ -فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ .وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ -قَالَ -ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ -قَالَ -فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ .

مسلم شریف جلد دوم ص ۴۰۳

حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ یہ کیسی حدیث ہے جو آپ بیان کرتے ہیں کہ فلاں فلاں چیز کے وقت قیامت قائم ہوگی انھوں نے کہا سبحان یالا الہ الا اللہ یا کوئی اور کلمہ ان کی مثل کہا اور فرمایا میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ تم لوگ کچھ دنوں کے بعد ایک ایسا بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دے گا وہ ہوگا اور ہوگا پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا میری امت میں دجال کا خروج ہوگا جو چالیس تک ٹھہرے گا میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس ماہ فرمایا یا چالیس سال فرمایا پھر اللہ تعالی حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا جو عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوں گے وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک کردیں گے پھر سات سال تک لوگ اسی طرح (امن سے) رہیں گے کہ کسی دو شخصوں میں لڑائی نہیں ہوگی

پھر اللہ تعالی شام کی طرف سے ایک ایسی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو روئے زمین کے ہر اس شخص کی روح کو قبض کرے گی جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان یا خیر ہوگی انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھر دنیا میں برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل اور درندہ صفت ہوں گے وہ کسی نیک بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا اور کہے گا کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے تم کیا حکم دیتے ہو؟ وہ ان بتوں کی پرستش کا حکم دے گا وہ اسی (بت پرستی) میں مصروف کار ہوں گے ان کا رزق اچھا ہوگا اور ان کی زندگی عیش وعشرت سے ہوگی پھر صور پھونک دیا جائے جو شخص سب سے پہلے اس کی آواز سنے گا وہ ایک طرف گردن جھکائے اور دوسری طرف سے اٹھائے گا جو شخص بھی اس کو سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی طرح ایک بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں گے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا پھر لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو اپنے رب کے پاس آؤ اور ان کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دوزخ کے لئے ایک گروہ نکالو کہا جائے گا کتنے لوگوں کا کہا جائے گا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن ساق کھولی جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام کے روضۂ اقدس میں دفن کئے جائیں گے

﴿حدیث نمبر 12﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ

رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء مشکوٰۃ ص ۴۸۰

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی دنیا میں ان کی مدت قیام پینتالیس برس ہوگی پھر ان کی وفات ہوجائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں، میرے پاس دفن کئے جائیں گے۔ میں اور عیسیٰ (علیہما السلام) دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے درمیان سے اٹھیں گے۔ اس روایت کو ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں نقل کیا ہے۔

سماع موتی

سماع موتیٰ

﴿حدیث نمبر 1﴾

حدثنا عَيَّاشٌ قَالَ حدثنا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حدثنا سَعِيدٌ ح قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حدثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حدثنا سَعِيدٌ عن قَتَادَةَ عن أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنْ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنْ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ

(صحيح البخاری) كتاب الجنائز -باب الميت يسمع خفق النعال ص ۱۷۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے

بیٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس ذات کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد ﷺ۔ وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانہ دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِی عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِی طَلْحَةَ أَنَّ نَبِیَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِی طَوِیٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِیِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا

بخاری شریف جلد دوم ص ۵۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابوطلحہ سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کے متعلق حکم دیا تو ان کو بدر کے پرانے کنوں میں سے ایک پرانے کنویں میں پھینکا گیا جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل کرتے تو تین راتیں اس علاقہ میں قیام فرماتے جب بدر کا تیسرا دن آیا تو آپ نے سواری کے متعلق حکم فرمایا تو اس پر کجاوا کس دیا گیا تو پھر آپ وہاں سے چلے اور آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے ہو لئے انہوں نے کہا کہ ہمارا گمان یہ تھا کہ آپ کسی حاجت کے پیش نظر جا رہے ہیں حتی کہ آپ کنویں کے کنارے پر کھڑے ہو گئے اور قریش کے سرداروں کا ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر ان کو آواز دی اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں کیا تمہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی بے شک ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے حق پا لیا (بدر کی جنگ میں فتح کی صورت میں) کیا تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تم نے سچا پا لیا ہے حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسے جسموں سے کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے جو میں ان سے کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا حتی کہ آپ ﷺ نے انہیں سنایا ان کو زندہ کرنا اور سنانا۔ زجر و توبیخ ان کی اہانت اور بطور انتقام تھا اور ان کو حسرت اور ندامت کیلئے تھا۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

دوسری سند: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

بخاری شریف جلد دوم ص ۵۶۷

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ تو ایسا ہے کہ جیسا کہ ابن عمر

رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے جبکہ اس میں بدر میں قتل ہونے والے مشرک ڈالے گئے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا جو عبداللہ نے کہا جو میں کہتا ہوں وہ اسے سن رہے ہیں حالانکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اب انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ جو میں انہیں کہتا تھا وہ حق تھا پھر ام المؤمنین نے یہ آیت پاک تلاوت کی کہ آپ مردوں کو نہیں سناتے ہیں اور نہ ہی انہیں سنا سکتے ہیں جو قبروں میں پڑے ہیں حضرت عروہ نے کہا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی آیت پڑھنے سے مراد یہ تھی جب انہیں دوزخ میں اپنا ٹھکانا مل جائے گا۔

ف: یعنی یہ آیت سماع کے منافی نہیں کیونکہ اس میں اسماع کی نفی ہے۔ دوسرا دوزخ میں جانے کے بعد کی نفی ہے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

تیسری سند: حَدَّثَنِی عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِی كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتْ الْآيَةَ

ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ (بخاری شریف جلد دوم ص ۵۶۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پایا؟ پھر فرمایا یہ لوگ میری بات کو سن رہے ہیں۔ جب اس بات کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اب انہیں بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے۔ پھر حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی (إِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) آخر تک یعنی (بے شک مردے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے)

میت کو سلام کرنا۔

(سلام کرنا زندگی کی علامت ہے)

﴿حدیث نمبر 5﴾

أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ

ترمذی شریف جلد اول ص ۱۲۵ ابواب الجنائز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ کی قبروں کے پاس گزرے تو ان کی طرف توجہ کر کے فرمایا اے اھل قبور تمہیں سلام ہو اللہ تعالی ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحیی بن مھلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ -يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِىَّ ح وَحَدَّثَنِى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ جَمِيعًا عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لاَحِقُونَ. بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِى.

مسلم شریف جلداول ص ۱۲۷. کتاب الطهارة.

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مؤمنو! السلام علیکم! ہم بھی انشاءاللہ تمہارے ساتھ

لاحق ہونے والے ہیں۔ باقی حدیث سابق ہے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِى جُحَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ -وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِى عَوْنُ بْنُ أَبِى جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِى أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِى قُبُورِهَا .

مسلم شریف جلد دوم ص ۳۸۶

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر گئے آپ نے ایک آواز سنی تو آپ نے فرمایا: یہود کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِىُّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِى قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ

لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ .قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ .قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ .قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ .قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا .قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.

مسلم شریف جلد دوم ص ۳۸۶.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس چلے جاتے ہیں تو وہ بندہ ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے۔آپ نے فرمایا اس کے پاس دو فرشتے آ کر اس کو بٹھاتے ہیں وہ اس سے کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا اگر مومن ہوگا تو کہے گا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اس سے کہا جائے گا تم دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس ٹھکانے کو جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص اپنے دونوں ٹھکانوں کو دیکھے گا۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی قبر میں ستر گز وسعت کردی جائے گی اور قیامت تک کے لئے اس کی قبر میں نعمتیں بھر دی جائیں گی۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا .

مسلم شریف دوم ص ۳۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ لوگوں کے واپس جاتے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ -يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ- عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ .فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ.

مسلم شریف جلد دوم ۳۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس چلے جاتے ہیں۔اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ -----أنس قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

(متفق علیہ ولفظہ للبخاری). بخاری شریف جلد اول ص ۱۷۸. مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۲۵. مکتبہ رحمانیہ

حضرت انس راوی ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اعزا واحباب واپس آتے ہیں تو وہ (مردہ) ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اور اس کے پاس (قبر میں) دو فرشتے آتے ہیں اور ان کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے۔اس کے جواب میں بندہ مومن کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ (محمد ﷺ) بلاشبہ اللہ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس بندہ سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنا ٹھکانا دوزخ میں دیکھو جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں جگہ دی گئی ہے۔ چنانچہ وہ مردہ دونوں مقامات (جنت ودوزخ) کو دیکھتا ہے۔ اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے اس سے بھی یہی سوال کیا جاتا ہے کہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کے بارہ میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ اس کے جواب میں کہتا کہ میں کچھ نہیں جانتا جو لوگ (مومن) کہتے تھے وہی میں بھی کہہ دیتا تھا اس سے کہا جائے گا نہ تو نے عقل سے پہچانا اور نہ تو نے قرآن شریف پڑھا؟ یہ کہہ کر اس کو لوہے کے گرزوں سے مارا جاتا ہے کہ اس کے چیخنے اور چلانے کی آواز سوائے جنوں اور انسانوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔ بخاری ومسلم۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف ص ۲۴

﴿حدیث نمبر 12﴾

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا. الْآيَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ

الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ

رواه احمد وابو داؤد . مشکوٰۃ شریف ص ۲۵

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (قبر میں) مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ جواب دیتا ہے ''میرا رب اللہ ہے!'' پھر فرشتے پوچھتے ہیں ''تیرا دین کیا ہے؟'' وہ جواب میں کہتا ہے، ''میرا دین اسلام ہے'' پھر فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں، جو شخص (خدا کی طرف سے)

تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے، ''وہ خدا کے رسول ہیں'' پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں یہ تجھے کس نے بتایا وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ جانا، (یعنی جو کلام اللہ پر ایمان لائے وہ رسول اللہ ﷺ پر پہلے ایمان لائے گا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا۔ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت (الایہ) یعنی اللہ تعالی اس سے لوگوں کو ثابت قدم رکھتا ہے جو ثابت بات پر ایمان لائے (اخیر آیت تک) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ آسمان سے پکارنے والا (یعنی اللہ تعالی یا اس کے حکم سے فرشتہ) پکار کر کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا لہذا اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو جنت کی پوشاک پہناؤ، اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اس جنت کے دروازہ سے) اس کے پاس جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور حد نظر تک اس قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اب رہا کافر! تو آنحضرت ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں، ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے، ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں ''تیرا دین کیا ہے؟'' وہ کہتا ہے، ''ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا'' پھر وہ پوچھتے ہیں، یہ شخص کون ہے؟ (جو خدا کی جانب سے) تم میں بھیجا گیا تھا، وہ کہتا ہے ''ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا'' پھر آسمان سے ایک

پکارنے والا پکار کر کہے گا، یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ، آگ کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے واسطے ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دو آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوئیں آتی ہیں اور فرمایا اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کردی جاتی ہے، یہاں تک کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں اِدھر نکل آتی ہیں، پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے کہ اس کو اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ پہاڑ مٹی ہو جائے اور وہ فرشتہ اس کو اس گرز سے اس طرح مارتا ہے کہ (اس کے چیخنے چلانے کی آواز) مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر جن وانسان نہیں سنتے اور اس مارنے سے وہ مردہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روح ڈالی جاتی ہے۔

مسائل نماز

مسئله اذان واقامت

﴿حدیث نمبر 1﴾

حدثنا أبو عبد الرحمن بقی بن مخلد قال نا أبو بكر بن أبی شيبة قال نا وكيع قال نا الأعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن أبی ليلى قال حدثنا أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم أن عبد الله بن زيد الأنصاری جاء إلى النبی صلى الله عليه و سلم فقال يا رسول الله رأيت فی المنام كأن رجلا قام وعليه بردان أخضران على جذمة حائط فأذن مثنى وأقام مثنى وقعد قعدة قال فسمع ذلک بلال فقام فأذن مثنى وأقام مثنى وقعد قعدة

مصنف ابن ابی شیبۃ جلد اول ص ۲۳۱

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا ہے ایک آدمی بلند جگہ پر کھڑا ہے اور اس پر دو سبز چادریں ہیں اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ (تکرار) کے ساتھ کہے اور تکبیر کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور وہ آدمی تھوڑی دیر بیٹھ گیا ان کلمات کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سنا پس وہ کھڑے ہوئے اور اذان کے کلمات تکرار کے ساتھ کہے اور تکبیر بھی تکرار کے ساتھ یعنی دو دو مرتبہ کہی اور وہ تھوڑی دیر بیٹھ گئے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا أبو بكر قال حدثنا وكيع عن إبراهيم بن إسماعيل عن عبيد مولى سلمة بن الأكوع أن سلمة بن الأكوع كان يثنى الإقامة

مصنف ابن ابی شیبة. جلد اول ص ۲۳۴

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنھما ہمیشہ تکبیر دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنا أبو بكر قال نا على بن هاشم عن بن أبى ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن أبى ليلى قال كان عبد الله بن زيد الأنصارى مؤذن النبى صلى الله عليه و سلم يشفع الأذان و الإقامة

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے موذن تھے اذان اور تکبیر دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا أبو بكر قال نا معتمر بن سليمان عن أبيه عن شعيب عن أبى العالية قال إذا جعلتها إقامة فاثنها

حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت اقامت کہے تو تو اس کو دو دو مرتبہ کہے۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حدثنا أبو بكر قال نا على بن هاشم عن بن أبى ليلى عن الحكم

عن إبراهيم قال لا تدع أن تثنى الإقامة

حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تکبیر کو دو دو مرتبہ کہنا نہ چھوڑ۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حدثنا أبو بكر قال حدثنا عفان قال نا عبد الواحد بن زياد قال ثنا الحجاج بن أرطلة قال نا أبو إسحاق قال كان أصحاب على وأصحاب عبد الله يشفعون الأذان والإقامة

حضرت ابواسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اذان واقامت دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حدثنا ابو بكر قال حدثنا اسامة عن سعيد عن ابى معشر عن ابراهيم قال ان بلالا كان يثنى الاذان والاقامة.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور تکبیر دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ جلد اول ص ۲۳۴۔

(یہ ۱۶ احادیث مبارکہ اسی صفحہ پر ہیں)

کانوں کے برابر ھاتھ اٹھانا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِى عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم -رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِى الصَّلاَةِ كَبَّرَ -وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ -ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۳

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت کانوں کے بالمقابل ہاتھوں کو بلند کیا اللہ اکبر کہا پھر ہاتھ کپڑے میں لپیٹ لئے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا پھر رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو ہاتھ کو کپڑے سے نکال کر رفع یدین کیا پھر رکوع کیا پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا رفع یدین کیا پھر سجد کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنِى أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله

عليه وسلم - كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

مسلم شریف جلد اول ص ۱٦٨

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو ہاتھوں کو کانوں کے المقابل کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے اور اسی طرح (رفع یدین) کرتے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى عَدِىٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِىَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَقَالَ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

مسلم شریف جلد اول ص ۱٦٨

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کانوں کی لو تک ہاتھ بلند کرتے ہوئے دیکھا۔

مسئلہ وضع الیدین

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا:

﴿حدیث نمبر 1﴾

حدثنا وكيع عن موسى بن عمير عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رايت النبى ﷺ وضع يمينه على شماله فى الصلوة وفى نسخة تحت السرة.

حضرت وائل بن حجر اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھتے ہیں نماز میں اور دوسرے نسخے میں کہ ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا وكيع عن ربيع عن ابى معشر عن ابراهيم قال يضع يمينه على شماله فى الصلوة تحت السرة.

حضرت ابو معشر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراھیم سے روایت ہے کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے ناف کے نیچے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا حجاج بن حسان قال سمعت ابا مجلز او سالته قال قلت كيف يضع قال يضع باطن كف يمينه على ظاهر كف شماله ويجعلها اسفل من السرة.

حضرت حجاج بن حسان فرماتے ہین کہ میں نے ابومجلز سے سوال کیا کیسے ہاتھ رکھتے تھے (نماز میں فرمایا) کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے باطن کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہر پر رکھتے تھےاوراس کوناف کے نیچے رکھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا ابو معاویه عن عبد الرحمن بن اسحاق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی جحیفة عن علی قال من سنة الصلوة وضع الایدی علی الایدی تحت السرة.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ ہاتھوں کا ہاتھوں کےاوپر ناف کے نیچے رکھنا۔

یہ چاراحادیث مصنف ابن ابی شیبہ جلداول ص ۴۲۷

فاتحہ خلف امام احادیث کی روشنی میں

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الأُمَوِيُّ -وَاللَّفْظُ لأَبِي كَامِلٍ -قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ صَلاَةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلاَةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ -قَالَ -فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلاَةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا .فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلاَّ الْخَيْرَ .فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلاَتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلاَتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ .يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ

الْحَمْدُ. يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ -صلى الله عليه وسلم- سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلم- فَتِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ باب التشهد فی الصلوٰۃ. ص ۱۷۴)

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھی گئی ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی، سب خاموش رہے، انہوں نے پھر دوبارہ پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی، لوگ پھر خاموش رہے، اس موقع پر حضرت ابوموسی نے مجھ سے کہا اے حطان شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے۔ میں نے کہا میں نے نہیں کہا، مجھے تو آپ کا ڈر تھا پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی، حضرت ابوموسی نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے نماز میں کیا کہنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں خطبہ دیا اور ہم کو نماز کا مکمل طریقہ بتلا دیا آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی شخص امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم امین کہو اللہ تعالی تمہاری اس دعا کو قبول فرمائے گا پھر جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو، اللہ تعالی تمہارا قول سنتا ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر اللہ تعالی نے سمع اللہ لمن حمدہ جاری کر دیا پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو۔ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہو گا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے گا تو تم سب سے پہلے یہ کہو

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا .وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ -صلى الله عليه وسلم -سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ .قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا .فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ . فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا .إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.

(مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۴)

امام مسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین مختلف اسانید سے یہی حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب امام قرات کرے تو تم خاموش رہو اور ابوعوانہ کے علاوہ اور کسی سند کے ساتھ یہ الفاظ مروی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر سمع اللہ لمن حمدہ جاری فرما دیا ہے البتہ امام مسلم سے اس حدیث کی سند کے بارے میں ابونضر کے بھانجے ابوبکر نے گفتگو کی تو امام مسلم نے فرمایا سلیمان سے بڑھ کر زیادہ حافظہ والا کون ہو سکتا ہے یعنی یہ روایت صحیح ہے تو امام مسلم رحمہ اللہ سے ابوبکر نے کہا کہ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا

کیا حال ہے فرمایا مسلم نے وہ میرے نزدیک صحیح ہے یعنی جب امام قرات کرے تو تم خاموش رہو تو اس نے کہا پھر آپ نے اس حدیث کو یہاں کیوں بیان نہیں کیا تو امام نے جواب دیا میں نے اس کتاب میں ہر اس حدیث کو نقل کیا جو میرے نزدیک صحیح ہو بلکہ اس میں میں نے ان احادیث کو نقل کیا ہے جس کی صحت پر سب کا اجماع ہو۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الإِمَامِ فَقَالَ لاَ قِرَاءَةَ مَعَ الإِمَامِ فِي شَىْءٍ .وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- (وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى) فَلَمْ يَسْجُدْ. مسلم شریف جلد اول ص ۲۱۵

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا امام کے ساتھ قرات کرنی چاہیۓ تو فرمایا کہ امام کے ساتھ قرات نہیں کرنی چاہیے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (وَالنَّجْمِ إِذَا هَوىٰ) پڑھی اور سجدہ نہیں کیا۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاَهُمَا عَنْ أَبِى عَوَانَةَ

قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -صَلاَةَ الظُّهْرِ - أَوِ الْعَصْرِ -فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى .فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلاَّ الْخَيْرَ .قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۲ .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا تم میں سے کس نے میرے پیچھے یہ آیت پڑھی تھی، سبح اسم ربک الاعلی، ایک شخص نے کہا میں نے پڑھی تھی اور میں نے اس کو پڑھنے سے خیر کے سوا اور کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا، آپ نے فرمایا میں نے یہ جانا کہ تم میں سے کوئی شخص میری قرأت کو الجھا رہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا .فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۲

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا تم میں سے کس نے میرے پیچھے یہ آیت پڑھی تھی، سبح اسم ربک الاعلی، ایک شخص نے کہا میں نے پڑھی تھی اور میں نے اس کو پڑھنے سے خیر کے سوا اور کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا، آپ نے فرمایا میں نے یہ جانا کہ تم میں سے کوئی شخص میری قرأت کو الجھا رہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا . (مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۲)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور اس کے بعد فرمایا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا مجھے محسوس ہوا کہ تم میں سے بعض نے میری قرأت میں خلل ڈالا ہے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

(سنن النسائی جلد اول ۱۴۶)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو ربنا لک الحمد

﴿حدیث نمبر 8﴾

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا

قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ لاكتفاء الماموم بقراءة الامام (سنن النسائی جلد اول ۱۴۶)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو

اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو
محمد بن سعد انصاری کہا کرتے تھے کہ امام کی قرأت مقتدی کو کفایت کر جاتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حدثنا أبو بكر بن أبى شيبة ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عن زيد بن أسلم عن أبو صالح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ (وصحيح سنن ابن ماجة ص ١٦١)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو ربنا لک الحمد اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور وہ بیٹھ جائے تو تم بیٹھ جاؤ۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِی غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمْ التَّشَهُّدُ

(سنن ابن ماجه ص ٦١)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام قرات کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ قعدہ میں ہو تو تم پہلے التحیات پڑھو۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَی عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ (سنن ابن ماجه ص ٦١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے لئے امام ہو تو امام کی قرات اس کی قرات ہے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنِی يَحْيَی عَنْ مَالِک عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلَّی أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّی وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ

قَالَ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ

(مؤطا امام مالک ص ۵۱)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب یہ سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے کوئی ایک قرات کرے؟ تو آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قرات کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرات کرے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

و حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِك عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ أَحَدٌ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مؤطا امام مالک ص ۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ اس نماز سے جس میں قرات کو بلند کیا جاتا ہے، لوٹے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے

ساتھ قرات کی ابھی ابھی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ جی ہاں! میں نے قرات کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبھی میں کہتا تھا (اپنے دل میں) کیا ہوا ہے مجھ کو کہ میں قرآن سے جھگڑا کر رہا ہوں۔ پس لوگ حضور علیہ السلام کے ساتھ قرات سے رک گئے جس میں جہر قرات فرماتے تھے، جب اس حدیث کو سنا۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن عینة عن الزهری عن ابی اکیمة قال سمعت ابا هریرة یقول صلی رسول الله ﷺ صلوة یظن انها الصبح فلما قضاها قرء منکم احد قال رجل انا قال انی اقول مالی انازع فی القرآن. مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے نماز پڑھائی گمان یہ ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی جب حضور عیہ السلام نے نماز کو مکمل کیا تو فرمایا تم میں سے کسی ایک نے قرات کی ہے ایک آدمی نے عرض کی میں نے قرات کی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی کہوں کہ میرے ساتھ قرآن کریم کی قرات میں منازعت کیوں کی جا رہی ہے۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حدثنا ابن علیة عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زراة بن اوفی عن عمران بن حصین ان رسول الله ﷺ صلی الظهر فلما سلم قال هل قرء احد منکم بسبح اسم ربک الاعلی فقال رجل من

القوم فقال قد علمت ان بعضکم خالجنیها. مصنف ابن ابی شیبه جلد اول ص ۴۱۲

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا تم میں سے کسی نے سبح اسم ربک کی قرات کی ہے؟ ایک آدمی نے عرض کی میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی محسوس کیا کہ تم میں سے کوئی ایک مجھے قرات میں الجھا رہا ہے۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

حدثنا محمد بن عبد الله الاسدی عن یونس عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد الله قال کنا نقرء خلف النبی ﷺ فقال خلطتم علی القرآن. مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے پیچھے قرات کرتے تھے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مجھ پر قرآن خلط ملط کر دیتے ہو۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

حدثنا شریک وجریر عن موسی بن ابی عائشه عن عبدالله بن شداد قال قال رسول الله ﷺ من کان له امام فقراته له قراء ة. مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲.

حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس شخص

کے لئے امام ہو امام کی قرات اس کی (مقتدی) کی قرات ہے۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

حدثنا ابو الاحوص عن منصور عن ابی وائل قال جاء رجل الی عبد الله فقال اقرء خلف الامام فقال له عبد الله ان فی الصلوة شغلا وسیکفیک ذاک الامام. مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲.

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عبداللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں امام کے پیچھے قرات کرتا ہوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ جب نماز میں مشغول ہونا ہے تجھ کو یہ امام کفایت کر جائیگا۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حدثنا محمد بن سلیمان الاسبهانی عن عبد الرحمن عن ابن ابی لیلی عن علی قال من قرء خلف الامام فقد اخطاء الفطرة. (مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے قرات کی اس نے فطرت کے خلاف کیا۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حدثنا وکیع عن قتادة عن قیس عن ابی نجاد عن سعد قال وددت ان الذی یقرء خلف الامام فی فیه جمرة (مصنف ابن ابی

شیبة جلد اول ص ۴۱۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پسند کرتا ہوں اس بات کو جو امام کے پیچھے قرات کرے اس کے منہ میں کنکریاں ہوں۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

حدثنا ابن علية عن عباد بن اسحق عن يزيد بن عبد الله بن قيط عن عطا بن يسار عن زيد بن ثابت قال لا قرات خلف الامام.

(مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امام کے پیچھے قرات نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حدثنا ابن علية عن ايوب عن نافع وانس بن سيرين قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه تكفيك قراءة الامام. (مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تجھے امام کی قرات کافی ہے۔

﴿حدیث نمبر 23﴾

حدثنا ابن علية عن ايوب وابن ابی عروبة عن ابی معشر عن ابراهيم قال قال الاسود لان اعض على جمرة احب الى من ان اقرء خلف الامام. (مصنف ابن ابی شیبة جلد اول ص ۴۱۳)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے لئے کنکریوں کا چبانا زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں امام کے پیچھے قرات کروں۔

﴿حدیث نمبر 24﴾

حدثنا وكيع عن الضحاک بن عثمان عن عبيد الله بن مقسم عن جابر قال لا يقرء خلف الامام. (مصنف ابن ابی شيبة جلد اول ص ۴۱۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امام کے پیچھے قرات نہ کرے۔

﴿حدیث نمبر 25﴾

حدثنا وكيع عن الضحاک بن عثمان عن عبد الله بن يزيد عن ابن ثوبان عن زيد بن ثابت قال لايقرء خلف الامام ان جهر ولا ان خافت. (مصنف ابن ابی شيبة جلد اول ص ۴۱۳)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امام کے پیچھے قرات نہ کرے خواہ امام جہر کرے یا آہستہ پڑھے۔

﴿حدیث نمبر 26﴾

حدثنا وكيع عن عمر بن محمد عن موسى بن سعد عن زيد بن ثابت قال من قرء خلف الامام فلا صلاة له. (مصنف ابن ابی شيبة جلد اول ص ۴۱۳)

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے قرات کی اس کی

نماز نہیں ہے۔

﴿حدیث نمبر 27﴾

حدثنا هشيم قال اخبرنا اسماعيل بن ابی خالد عن وبرة عن الاسود بن يزيد انه قال وددت ان الذی يقرء خلف الامام ملی فوه ترابا. (مصنف ابن ابی شيبة جلد اول ص ۴۱۳)

حضرت اسود بن یز۔ فرماتے ہیں کہ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو جو آدمی امام کے پیچھے قرات کرتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

﴿حدیث نمبر 28﴾

حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود مثله. كما مر انفا . (مصنف ابن ابی شيبة جلد اوں ص ۴۱۳)

نوٹ: مصنف ابن ابی شیبہ میر کل ۲۷ احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول ص۴۱۲، ۴۱۳ ملاحظہ فرمائیں۔

آمین آہستہ کہنا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ أَبِى صَالِحٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

مسلم شریف جلد اول ص ١٧٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جائے گا اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ -يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ- عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَىٍّ. مسلم شریف جلد اول ص ١٧٦

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی مثل سابق حدیث مروی ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ آمِينَ .

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ .وَالْمَلاَئِكَةُ فِى السَّمَاءِ آمِينَ .فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو آسمان پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس دو میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جائے تو اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ -يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ -عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِءُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ. فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ .فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

مسلم شریف جلد اول ١٧٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور آمین کہنے والوں کا قول فرشتوں کے موافق ہو جائے تو اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حدثنا حَصِينٌ وَمُغِيرَةُ عن ابراهيمَ قَالَ يُخْفِى الْإِمَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْإِسْتِعَاذَةَ وَامِيْنُ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. مصنف ابن ابی شیبه جلد اول ص ۴۴۸

حضرت مغیرہ حضرت ابراھیم سے روایت کرتے ہیں کہ امام چار چیزیں آہستہ کہے۔ا۔تسمیہ ۲۔تعوذ ۳۔آمین ۴۔تحمید

﴿حدیث نمبر 7﴾

حدثنا علی بن عَبْدِ اللّٰہِ قال حدثنا سفیان قال زهری حدثناہ عن سعید بن المسیب عَن أَبِی هُرَیْرَةَ عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِینُهُ تَأْمِینَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

بخاری شریف جلد دوم ص۹۴۷ باب التامین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قاری آمین کہے تم سب آمین کہو پس فرشتے تمہاری آمین کے موافق آمین کہتے ہیں جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے سابق گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

عدم رفع یدین

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا (بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان باب یهوی بالتکبیر ص ۱۱۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز اور اس کے علاوہ اور رمضان اور غیر رمضان میں تکبیر کہتے تھے جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تو پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولک

الحمد کہتے پھر اللہ اکبر کہتے جب سجدہ کرنے کے لئے جھکتے پھر تکبیر کہتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے حتی کہ نماز سے فارغ ہو جاتے پھر جب نماز سے پھرتے تو کہتے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے میری نماز حضور علیہ السلام کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے یقیناً آپ ﷺ کی نماز اس طرح تھی حتی کہ دنیا کو داغ مفارقت دے گئے۔

ف: خط کشیدہ الفاظ میں غور کریں اگر رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اور تیسری رکعت پر رفع یدین ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ضرور کرتے اور اسی حالت میں حضور علیہ السلام کا دنیا سے رخصت ہونا بھی بیان فرما رہے ہے معلوم ہوا آخری عمر میں رفع یدین آپ نے نہیں فرمایا یہی اہلسنت کا نظریہ ہے۔ فافہم وتدبر۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ

مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

بخاری شریف جلد اول ص ۱۱۴. کتاب الصلوۃ.

محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر کیا تو ابوحمید ساعدی نے کہا میں تم سب سے زیادہ حضور علیہ السلام کی نماز کو جانتا ہوں میں نے آپ کو دیکھا ہے جب تکبیر کہتے ہیں تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے جبکہ رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنے پکڑتے (اس میں رفع یدین کا ذکر نہیں ہے) پھر کمر کو مائل کرتے جب سر مبارک کو اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر بچھانے کے بغیر رکھتے اور نہ ہی ان کو پہلوؤں سے ملاتے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرتے جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر دیتے جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو

بایاں پاؤں باہر نکالتے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور مقعد شریف پر بیٹھ جاتے۔

ف: اس حدیث میں پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی نماز کی وضاحت اور محافظت کا ذکر ہے اور اس میں رفع یدین نہیں ہے اگر ہوتو اس کو ضرور ذکر کرتے۔ فافهم وتدبر۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنا هَنَّادٌ حدثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ (ترمذی شریف جلد اول ص ۳۵ ابواب الصلوة)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولی میں ہاتھ اٹھائے (یعنی رفع یدین کیا) اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث

حسن ہے اور کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَقَالَ مَا لِى أَرَاكُمْ رَافِعِى أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِى الصَّلاَةِ . قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ مَا لِى أَرَاكُمْ عِزِينَ .قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلاَ تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا .فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِى الصَّفِّ . (مسلم شریف جلد اول ص ۱۸۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز میں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں۔ نماز سکون کیساتھ پڑھا کرو، پھر دوبارہ تشریف لائے تو ہم کو متفرق حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا پھر آپ نے فرمایا کہ تم متفرق طور پر کیوں بیٹھے ہو تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب (عزّ وجلّ) کے سامنے صف بناتے ہیں آپ نے فرمایا وہ پہلے پہلی صف پوری کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّی بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْإِفْتِتَاحِ. رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وقال ابوداؤد لیس هو بصحیح علی هذا المعنی. (مشکوٰة ص ۷۷)

حضرت علقمہ راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے ہم سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں آقائے نامدار ﷺ کی (سی) نماز نہ پڑھاؤں؟ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور صرف تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی)

﴿حدیث نمبر 6﴾

حدثنا ابوبكر قال حدثنا وكيع عن ابن ابی ليلی عن الحكم وعيسى عن عبد الرحمن بن ابی ليلی عن البراء بن عاذب ان النبی ﷺ كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه ثم لايرفعهما حتى يفرغ.

(مصنف ابن ابی شیبه جلد اول ص ۲۶۷)

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام جس وقت نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے پھر (اس کے بعد) رفع یدین نہ کرتے یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حدثنا وكيع عن سفين عن عاصم بن كلتب عن عبد الله بن الاسود عن علقمة عن عبد الله قال الا اريكم صلوة رسول الله ﷺ فلم يرفع يديه الا مرة (مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کیا میں تم کو حضور علیہ السلام کی نماز (پڑھ کر) نہ دکھاؤں؟ پس نہیں رفع یدین کرتے حضور علیہ السلام مگر ایک مرتبہ۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حدثنا وكيع عن ابی بكر بن عبد الله بن قطاف عن نهشلی عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة ثم لايعود. (مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ رفع یدین کرتے جب نماز شروع کرتے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حدثنا وكيع عن مسعر عن ابی معشر عن ابراهيم عن عبد الله انه كان يرفع يديه فی اول ما يستفتح ثم لايرفعهما. (مصنف ابن ابی شيبه جلد اول)

حضرت ابو معشر حضرت ابراهیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حدثنا ابن مبارک عن اشعث عن شعبی انه کان یرفع یدیه فی اول التکبیر ثم لا یرفعهما. (مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت اشعث شعبی سے روایت کرتے ہیں تکبیر اولی میں رفع یدین کرتے تھے۔ پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حدثنا هشیم قال اخبرنا حصین ومغیرة عن ابراهیم انه کان یقول اذا کبرت فی فاتحة الصلوة فارفع یدیک ثم لاترفعهما فیما بقی.(مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تو تکبیر کہے نماز کی ابتداء میں تو رفع یدین کر پھر بقیہ نماز میں رفع یدین نہ کر۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حدثنا وکیع وابو اسامة عن شعبة عن ابی اسحاق قال کان اصحاب عبد الله واصحاب علی لا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوة قال وکیع ثم لایعودون.(مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد صرف تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حدثنا ابوبکر بن عیاش عن حصین ومغیرة ون ابراھیم قال لا ترفع یدیک فی شیء من الصلوة الا فی الافتتاحة الاولی. (مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ رفع یدین کر تو کسی نماز میں بھی مگر تکبیر اولی کے وقت۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حدثنا ابوبکر عن الحجاج عن طلحة عن خیشمة وابراھیم قال کانا لایرفعان ایدیھما الا فی بدء الصلوة. (مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت خیثم اور حضرت ابراھیم صرف نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حدثنا یحیی بن سعید عن اسماعیل قال کان قیس یرفع یدیه اول ما یدخل فی الصلوة ثم لا یرفعھما. (مصنف ابن ابی شیبه)

حضرت قیس رضی اللہ عنہ نماز میں داخل ہونے کے وقت رفع یدین کرتے تھے

پھر نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

حدثنا ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لاترفع الایدی الا فی سبع مواطن اذا قام الی الصلوة واذ رای البیت وعلی الصفاء والمروۃ وفی عرفات وفی جمع وعند الجمار.

(مصنف ابن ابی شیبه جلد اول)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رفع یدین صرف سات جگہوں میں ہے۔ا۔تکبیر اولی کے وقت،۲۔جس وقت بیت اللہ شریف کی زیارت کرے،۳۔مقام صفاء پر،۴۔مقام مروہ پر،۵۔عرفات میں،۶۔مزدلفہ میں وقوف کے وقت،۷۔جمرتین کی رمی کے وقت۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

حدثنا معاویه بن هشیم عن سفین بن مسلم الجهنی قال کان ابن ابی لیلی یرفع یدیه اول شیء اذا کبر. (مصنف ابن ابی شیبه)

حضرت ابن ابی لیلی صرف تکبیر اولی کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 18﴾

حدثنا ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاهس قال مارایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول مایفتتح. (مصنف ابن ابی شیبه)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو

دیکھا وہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 19﴾

حدثنا وكيع عن شريک عن جابر عن الاسود وعلقمة انهما كانا يرفعان ايديهما اذا افتتح ثم لا يعودان.(مصنف ابن ابی شیبه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما دونوں تکبیر اولی کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حدثنا يحيى بن آدم عن حسن بن عياش عن عبد الملک بن أبجر عن الزبير بن عدی عن إبراهيم عن الأسود قال صليت مع عمر فلم يرفع يديه فی شیء من صلاته إلا حين افتتح الصلاة قال عبد الملک ورأيت الشعبی وإبراهيم وأبا إسحاق لا يرفعون أيديهم إلا حين يفتتحون الصلاة (مصنف ابن ابی شيبه)

حضرت اسود فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی اور انہوں نے صرف تکبیر اولی کے وقت رفع یدین کیا حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے شعبی اور حضرت ابراھیم اور حضرت اسحاق کو دیکھا وہ بھی صرف تکبیر اولی کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبه جلد اول ص ۲۶۷ تا ۲۶۸ .

(۱۵ احادیث مبارکه)

ذکر بعد نماز

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ عَبْدُ الْمَالِکِ عَنْ وَرَّادٍ کَاتِبِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَةٌ اِلَی الْمُغِیْرَةِ اُکْتُبْ اِلَیَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فَکَتَبَ اِلَیْهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ وَکَتَبَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یَنْهٰی عَنْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَکَانَ یَنْهٰی عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ کَانُوْا یَقْتُلُوْنَ بَنَاتِهِمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِکَ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۸۳)

حضرت وراد رضی اللہ عنہ جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ کی طرف خط لکھا کہ جو رسول اللہ ﷺ سے تم نے سنا ہے وہ میری طرف لکھو تو حضرت مغیرہ نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو عطا کرے اس کے لئے کوئی مانع نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور بڑائی (غنا) والا تیرے سامنے نفع نہیں دے سکتا۔

اور حضرت مغیرہ نے حضرت امیر معاویہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ قیل وقال (بحث ومباحثہ) اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرماتے تھے۔

اور ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا اور کھینچا تانی، سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ زمانہ جاہلیت میں اپنی بیٹیوں کو قتل کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِی عَمْرٌو أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِینَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِکَ إِذَا سَمِعْتُهُ

بخاری شریف جلد اول ص ۱۱٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں عام معروف تھا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جبکہ بلند آواز سے ذکر سنتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ

بخاری شریف جلد اول ص۱۱۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم علیہ السلام کی نماز کا ختم ہونا تکبیر کی آواز سن کر پہچان لیتا تھا۔ یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

بخاری شریف جلد اول ص ۱۱۷

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ ذکر کیا کرتے تھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبَدٍ -ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدُ -عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -بِالتَّكْبِيرِ.

مسلم شریف جلد اول ص ۲۱۷ باب الذکر بعد الصلوٰۃ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچان لیتے تھے۔ (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے)

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -إِلَّا

بِالتَّكْبِيرِ .قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لأَبِى مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا .قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

مسلم شریف جلد اول ص ۲۱۷. باب الذکر بعد الصلوٰۃ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کوصرف اللہ اکبر(کی آواز) کے ساتھ پہچانتے تھے عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابومعبد سے دوبارہ یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے نہیں پہچانا اور کہا کہ میں نے یہ حدیث نہیں بیان کی حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے ہی بیان کی تھی۔(ظاہر ہے کہ ابومعبد کونسیان لاحق ہوگیا تھا۔)

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِى إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- .وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

مسلم شریف جلد اول ص ۲۱۷. باب الذکر بعد الصلوٰۃ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

میں فرض نماز کے بعد با آواز بلند ذکر معروف طریقہ تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

فائدہ:

ان رفع الصوت بالذکر: ذکر جہری پر دلالت کرتا ہے

من المکتوبۃ: یعنی فرضی نماز کے بعد۔ یہی اہلسنت کا معمول ہے جو کہ سنت ہے۔

نماز کے بعد ذکر اور درود

﴿حدیث نمبر 8﴾

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ

رواه الترمذی وروی ابو داوٗد والنسائی نوه. مشکوٰة ص ۸٦

حضرت فضالہ ابن عبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس کے بعد دعا کی کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور

مجھ پر رحم فرما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے جلدی کی اے نمازی، جب تو نماز پڑھے پھر بیٹھ جا پھر تو اللہ کی حمد وثنا کر جس طرح اس کی شان ہے اور مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اس نے نماز پڑھی پھر اس نے اللہ کی حمد کی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نمازی دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ

رواه الترمذی. مشکوٰۃ ص ٨٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مانگو، دیئے جاؤ گے۔ مانگو، دیئے جاؤ گے۔

نماز کے اختتام پر اللہ اکبر کہنا

﴿حدیث نمبر 10﴾

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ

متفق علیه مشکوٰة ص ۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو آپ ﷺ کے اللہ اکبر کہنے سے پہچان لیتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

رواه مسلم مشکوٰة ص ۸۸

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو بلند آواز سے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلاَ نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے۔ اور اسی کیلئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے، گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی قوت صرف خدا ہی کی مدد سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا ہی کے لئے اس کی بندگی کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافر اسے برا سمجھیں۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِءٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِءٍ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبُو هَانِءٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِءٍ وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ

اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۸۶ . ابواب الدعوات

حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی اللھم اغفرلی وارحمنی ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالی کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی اللہ تعالی کی حمد وثنا کی نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے نمازی رب سے دعا مانگ قبول ہوگی یہ حدیث حسن ہے حیوۃ بن شریح نے اسے ابوھانی خولانی سے روایت کیا ابوھانی کا نام حمید بن ھانی ہے اور ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا

حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۸۶

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے۔ اور پھر جو چاہے دعا مانگے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حدثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حدثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ مُخْتَصَرًا (ترمذی شریف جلد اول ص ۷۶)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے، جب میں بیٹھا تو اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی پھر بارگاہ رسالت میں ھد یہ درود شریف بھیجا اس

کے بعد اپنے لئے دعا کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ دو مرتبہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل نے یحیی بن آدم سے یہ حدیث مختصر روایت کی ہے۔

دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

﴿حدیث نمبر 1﴾

وقال أبو موسى الأشعرى دعا النبى صلى الله عليه و سلم ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

وقال ابن عمر وَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وقال (اللَّهُمَّ إِنِّى أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ)

قال أبو عبد الله وقال الأويسى حدثنى محمد بن جعفر عن يحيى بن سعيد وشريك سمعا أنسا عن النبى صلى الله عليه و سلم رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

(بخاری شریف جلد دوم ص٩٣٨ .)

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی (اتنے بلند کئے) کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے

اپنے دونوں ہاتھ مبارک کو بلند کیا اور عرض کیا اے اللہ تعالیٰ میں بے زار ہوں تیری طرف اس چیز سے جو خالد نے کیا۔ (وہ حضرت خالد بن ولید نے ایک آدمی قتل کیا تھا۔ تفصیل شروح میں ملاحظہ کریں۔)

امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اویسی نے کہا مجھے حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے اس نے یحیی بن سعید اور شریک دونوں سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ کو سنا کہ نبی کریم ﷺ دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے۔ حتی کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى و إبراهيم بن يعقوب وغير واحد قالوا حدثنا حماد بن عيسى الجهني عن حنظلة بن أبي سفيان الجمحي عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، قال : كان رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم -إذا رَفَعَ يَدَيْهِ في الدُّعَاءِ لم يَحُطَّهُمَا حتى يَمسح بِهِما وَجْهَهُ.

قال محمد بن المثنى في حديثه :لم يَرُدَّهما حتى يَمسح بِهِما وَجْهَهُ.

قال أبو عيسى هذا حديث صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث حماد بن عيسى

وقد تفرد به وهو قليل الحديث وقد حدث عنه الناس و حنظلة

بن أبی سفیان هو ثقة وثقه یحیی بن سعید القطان

قال أبو عیسی هذا حدیث حسن غریب صحیح

ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۷۴

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ لے جاتے۔ محمد بن مثنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں چہرے پر پھیرنے سے پہلے واپس نہ لوٹاتے۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف حماد بن عیسی کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحیی بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَیْمُونٍ صَاحِبُ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَیِیٌّ کَرِیمٌ یَسْتَحْیِی إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَیْهِ یَدَیْهِ أَنْ یَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَیْنِ قَالَ أَبُو عِیسَى هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۹۵ ابواب الدعوات

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے

سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اسے خالی نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۳ باب صلوۃ الاستسقاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی (کی جگہ) دکھائی دیتی تھی۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى اخبرنا وقال الاخرون اخبرنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِماً ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَاتَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ

سَحَابٍ وَقَزَعَةٍ وَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَلاَ وَاللّٰهِ مَارَأَيْنَا الشَّمْسَ سِبْتاً ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَالِكَ الْبَابِ فِيْ الْجُمُعَةِ المقبلة وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِماً فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَتِ الْاِمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابَتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِيْ الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَالرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ. (مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوا جو دار قضا کی طرف تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ شخص حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوگیا پھر عرض کی یارسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہوگئے، راستے منقطع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم پر بارش برسائے حضور علیہ السلام نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اورعرض کی اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم آسمان پر بادل نہ دیکھتے تھے اور نہ ہی بادل کا ٹکڑا دیکھتے تھے۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر

تھا نہ کوئی محلہ (جو آڑ بن سکے) اس پہاڑ کے پیچھے سے بادل ظاہر ہوا جو ڈھال کی مثل تھا جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا پھر برسا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے سات روز تک سورج نہ دیکھا پھر ایک آدمی آیا دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ حضور علیہ السلام نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ٹیلوں اونچی جگہوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بادل رک گیا اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ حضرت شریک نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وہ پہلا ہی شخص تھا آپ نے فرمایا میں اس کو نہیں جانتا۔

مقتدیوں کا امام کو سلام کرنا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- السَّلاَمَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه

وسلم -فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلم - وَعَلَيْكَ السَّلَامُ .ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ .حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِي .قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا .

مسلم شریف جلد اول ص ١٧٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے ایک آدمی (اعرابی) نے آکر نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر سلام عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے پھر اسی طرح نماز پڑھی اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وعلیک السلام جاؤ جا کر نماز پڑھو، تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس طرح تین بار ہوا پھر آدمی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے نماز سکھلایئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن کا وہ حصہ جو تم کو سہولت سے یاد ہو اس کو پڑھو پھر رکوع کرو حتی کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع

سے سر کو اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر نماز کی ہر رکعت اسی طرح پڑھو۔

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا

﴿حدیث نمبر 1﴾

قَالَ ابۡنُ مَسۡعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ ﷺ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيۡنَ كَفَّيۡهِ .

بخاری شریف جلد دوم ص ۹۲۶ . باب المصافحه

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے تشہد کی تعلیم دی حالانکہ میری ہتھیلی حضور علیہ السلام کے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔

باب الاخذ باليدين وَصَافَحَ حَمَّادُ بۡنُ زَيۡدٍ ابنَ الۡمُبَارَكَ بِيَدَيۡهِ.

حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا أَبُو نُعَيۡمٍ حدثنا سَيۡفٌ قَالَ سَمِعۡتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ سَخۡبَرَةَ أَبُو مَعۡمَرٍ قَالَ سَمِعۡتُ ابۡنَ مَسۡعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيۡنَ كَفَّيۡهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الۡقُرۡآنِ .الحديث

بخاری شریف جلد دوم ص ۹۲۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے

مجھے تشہد کی تعلیم دی اس حال میں کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں تھی اور یہ یعنی آپ نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا، تعلیم ایسے دی جیسے آپ مجھے قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ .وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا.

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۴ باب التشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم دی اس حال میں کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں تھی یعنی آپ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا، اور یہ تعلیم ایسے دی جیسے آپ مجھے قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے تشہد کا پورا واقعہ اسی طرح بیان کیا جیسا کہ پہلی حدیث میں ذکر ہو چکا۔

مسئلہ دعا بعد نماز جنازہ

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

بخاری شریف جلد اول ص ۵۲۰ باب مناقب عمر

حضرت ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا وہ فرماتے ہیں کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے تابوت میں رکھا گیا تو لوگوں نے انہیں گھیر لیا ان کا جنازہ اٹھانے سے قبل لوگ دعائیں کرتے اور نماز پڑھتے تھے جبکہ میں ان میں سے تھا، اچانک ایک شخص نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے تھے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے رحم کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو عمل کے

اعتبار سے مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو بخدا میرا یہی گمان ہے کہ اللہ تعالی تجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملا دے گا میں گمان کرتا ہوں کہ میں نے بہت مرتبہ نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر خارج ہوئے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ ﷺ إِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَى الْمَیِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ (رواه ابو داؤد و ابن ماجه. مشكوٰة ۱۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم میت پر نماز پڑھ لو پس اس کے لئے خالص دعا کرو۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ یَحْیٰی الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنِی مُحَمَّدٌ یَعْنِیْ ابْنُ سَلْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَى الْمَیِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ (ابو داؤد شریف جلد دوم ص ۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم میت پر نماز پڑھ لو پس اس کے لئے خالص دعا کرو۔

وتر تین ہیں

وتر تین ھیں ایک سلام کے ساتھ:

﴿حدیث نمبر 1﴾

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

(بخاری شریف جلد اول باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ ص، ۱۵۴)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حضور ﷺ رمضان المبارک میں کتنی رکعت نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں ہمیشہ گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے ان کی خوبصورتی اور درازی کا حال مت پوچھ پھر چار رکعت پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کا حال نہ پوچھ پھر تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں حضور علیہ

السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔

فائدہ:

ان آٹھ رکعت سے مراد تہجد ہے کیونکہ رمضان اور غیر رمضان میں تہجد ہوتی ہے۔تراویح غیر رمضان میں نہیں ہوتیں۔اگر تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس میں ہے کہ آپ ۴،۴ رکعت پڑھتے تھے جبکہ فریق مخالف تو ۲،۲ رکعت پڑھتا ہے اور وتر ۳ ہی ہیں۔اس کے ساتھ دوسری حدیث میں

وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِیَاءُ تَنَامُ أَعْیُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِیلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ

بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۴

نبی پاک ﷺ کی آنکھیں سو جاتیں ہیں دل نہیں سوتا۔ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتے۔پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے پھر آسمان کی طرف لے گئے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ قَالَ مَالِكٌ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَیْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزِیدُ فِی رَمَضَانَ وَلَا

فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي وصحيح البخاری : البخاری: جلد اول ۱۵۴

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے متعلق عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رمضان میں اور دوسرے مہینوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیارہ رکعتوں سے زیادہ کبھی نہ پڑھتے تھے، چار رکعت ایسی پڑھتے کہ ان کی اچھائی اور درازی سے تو پوچھو نہیں کہ کیسی عمدہ اور طویل نماز ہوتی تھی، پھر چار رکعتیں پڑھتے اور یہ نہ پوچھو کہ کیسی عمدہ اور طویل رکعتیں ہوتی تھیں، پھر تین رکعت نماز پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب نہیں سوتا۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

إِسْمَاعِيلُ قَالَ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي وصحيح البخاری: جلد اول ۲۶۹،

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز رمضان میں کیسی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ رمضان میں اور اس کے علاوہ دونوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ بڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان کے طول و حسن کو نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ وصحيح البخاری : جلد اول

۱۵۳

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان ہی میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی تھیں۔

وتر تین رکعت ہیں از مصنف ابن ابی شیبہ

جلد۲۔ص۱۹۳، ۱۹۵ پر مندرجہ ذیل احادیث ہیں۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَه عَن ابنِ جَرِيرٍ عَن اِسمَاعِيلَ بن مُحَمَّدِ بنِ سَعِيدٍ عَن ابنِ السَبَّاقِ اَنَّ عُمَرَ دَفَنَ اَبَا بَكرٍ لَيلًا ثُمَّ دَخَلَ المَسجِدَ فَاَوتَرَ بِثَلٰثٍ

ابن سباق فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کو دفن کیا پھر مسجد میں تشریف لائے اور تین رکعت وتر پڑھے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حدثنا هشيم عن حميد عن انس اَنَّهٗ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكعَاتٍ

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حدثنا ابنُ مهديٍ عن سليمانَ بنِ حِبّانَ عن ابی غالبٍ قَالَ كَانَ اَبُو اُمَامَةَ يُوتِرُ بِثَلاثِ رَكْعَاتٍ

حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے

﴿حدیث نمبر 8﴾

حدثنا ابو اُمامةَ عن عثمانَ بنِ غِيَاثٍ قال وسَمِعْتُ جابرَ بنَ زيدٍ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ ثَلاثٌ

حضرت عثمان بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حدثنا ابوبكرِ بنُ عَيَّاشٍ عن طَلْقِ بنِ مُعَاوِيَةَ عن عَلْقَمَةَ قال اَلْوِتْرُ ثَلاثٌ

حضرت طلق بن معاویہ حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ وتر تین رکعات ہیں

﴿حدیث نمبر 10﴾

حدثنا زيدُ بْنُ حُبَابٍ عن ابی الزبيرِ عن مكحولٍ عن عمرَ بنِ الخَطَّابِ اَنَّهُ اَوْتَرَ بِثَلاثِ رَكْعَاتٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر تین رکعات پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہیں کرتے تھے یعنی درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حدثنا زیدُ بنُ حُبَابٍ عن اسماعیلَ بنِ عبدِ المَلکِ عن سعیدِ بنِ جُبیرٍ اَنَّهٗ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَیَقْنُتُ فِی الْوَتْرِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ

حضرت اسماعیل بن عبدالملک فرماتے ہیں کہ کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور وتروں میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حدثنا وکیعٌ عن ھشامِ بنِ الغَازِ عن مکحولٍ اَنَّهٗ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَایُسَلِّمُ فِی رَکْعَتَیْنِ

حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

حدثنا وکیعٌ عن مِسْعَرٍ عن قَتَادَةَ عن سعیدِ بنِ المُسَیِّبِ قال لَایُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الْوِتْرِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر کی دو رکعت پر سلام نہ پھیرے۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حدثنا وکیعٌ عن حمّادِ بنِ سلمةَ عن ثابتٍ عن انسٍ اَنَّهٗ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ لَمْ یُسَلِّمْ اِلَّا فِی آخِرِهِنَّ

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ وتر تین رکعات پڑھتے تھے اور سلام آخر میں پھیرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حدثنا غُنْدَرٌ عن شُعبةَ عن ابی اسحاق قَالَ کَانَ اَصْحَابُ عَلِیٍّ وَاَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا یُسَلِّمُوْنَ فِی رَکْعَتَیِ الْوِتْرِ

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد وتروں کی دو رکعت پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

حدثنا عَبْدَةُ عن سعیدٍ عن قتادةَ عن زُرَارَةَ عن سعیدِ بنِ هِشامٍ عن ابیه عن عائشةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُسَلِّمُ فِی رَکْعَتَیِ الْوِتْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ وتر کی دو رکعت پر سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

حـدثـنـا وکیـعٌ عن سفیانَ عن محمدِ بنِ عبدِ الرحمٰنِ مَولٰی آلِ طَلْحَةَ عن ابی سلمةَ اَنَّ النبیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے رات کے آخری حصہ میں

﴿حدیث نمبر 18﴾

حـدثنا وکیعٌ عن مالکِ بنِ مِغْوَلٍ عن سالمِ بنِ عبدِ الرحمٰنِ عن زَاذَانَ أَنَّ عَلِیًّا کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ قَاعِدًا

حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت علی کرم اللہ وجہہ تین وتر پڑھتے تھے رات کے آخر حصہ میں.

مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲. ص ۱۹۳ تا ۱۹۵

﴿حدیث نمبر 19﴾

حـدثـنـا ابـوبـکـرٍ قال حدثنا هُشَیْمٌ قال اَخبرَنا عبدُالْمَلِکِ عن زُبَیْدٍ عن سعیدِ بنِ عبدِ الرحمٰنِ بنِ اَبْزٰی عن ابیهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقْـرَءُ فِی وِتْرِهٖ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی. وَقُلْ یَااَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ. وَقُـلْ هُـوَ الـلّٰـهُ اَحَـدٌ. فَـاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ

السلام وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی. وَقُلْ یَااَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ . وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. پڑھتے تھے۔ جس وقت سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حدثنا وکیعٌ عن سفیانَ عن زُبیدٍ عن زِرٍّ عن سعیدِ بنِ عبدِ الرحمٰنِ بنِ اَبْزَی عن ابیهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَااَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ الْاَحَدُ وَیَقُوْلُ فِیْ آخِرِ صَلٰوتِهٖ اِذَا جَلَسَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا یَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ. مصنف ابن ابی شیبه جلد دوم ص۱۹۸

عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے باپ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ وتروں میں سبح اسم ربک الاعلی اورقل یاایھا الکفرون اورقل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ جس وقت نماز ختم فرماتے تو فرماتے سبحان الملک القدوس تین مرتبہ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

حدثنا هشیمٌ قال اخبرنا عبدُ الرحمنِ بنِ اسحاقَ عَنِ الْمَلِکِ بنِ حِمْیَرَ قَالَ کَانَ ابْنُ مسعودُ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ مِنْهُنَّ بِثَلٰثِ سُوَرٍ مِنْ آخِرِ الْمُفَصَّلِ مِنْ تَاْلِیْفِ عَبْدِ اللّٰهِ

عبدالملک بن حمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین وتر پڑھتے تھےاوروتروں کی ہر رکعت میں تین سورتیں قصار مفصل سے پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حدثنا ھشیمٌ قال اخبرنا عبدُ المَلکِ ابنُ اَبِیْ سُلیمانَ عَن اَبِی عَبدِ الرَّحمنِ عَنْ زَاذَانَ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَفْعَلُ ذَالِکَ اَیْضًا

حضرت ابوعبدالرحمٰن، حضرت زاذان سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ ایسے ہی کرتے تھے۔ یعنی وتر کی تینوں رکعتوں میں قصار مفصل میں سے پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 23﴾

حدثنا اَبُو الْاَحُوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَن سعیدِ بنِ جُبیرٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال کانَ یَقْرَءُ فِی الْوِتْرِ بِثَلاثٍ

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ وتروں میں تین سورتیں پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 24﴾

حدثنا وکیعٌ عن اسرائیلَ عن ابی اسحاقَ عن سعیدِ بنِ جُبیرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلاثٍ

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وتر تین پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 25﴾

حدثنا شَبَابَۃُ قال حدثنا یُوْنُسُ عن اَبِی اسحاقَ عَن سَعِیدِ بنِ

جُبَیْرٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلاثٍ یَقْرَءُ فِیْهِنَّ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَااَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ تین وتر پڑھتے تھے اور ان میں سبح اسم ربک الاعلی وقل یاایھا الکفرون وقل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد۲،ص۱۹۹

﴿حدیث نمبر 26﴾

حدثنا هَنَادٌ اخبرنا ابو بکرِ بنِ عَیَّاشٍ عن ابی اسحاق عن الحارثِ عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوتِرُ بِثَلاثٍ یَقْرَأُ فِیهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ ، یَقْرَأُ فِی کُلِّ رَکْعَةٍ بِثَلاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وفی الباب عن عمران بن حصین وعائشة وابن عباس وابی ایوب وعبد الرحمن بن ابزی عن النبی ﷺ هکذا روی بعضهم فلم یذکر فیه عن ابی وذکر بعضهم عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابی قال (ترمذی شریف جلد ۱ ، ص ۶۱ ابواب الوتر)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تین وتر پڑھا کرتے تھے جن میں قصار مفصل کی ۹ عدد سورتیں پڑھتے، ہر رکعت میں تین سورتیں ہوتیں، سورہ اخلاص ان میں سے آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین ،حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا، حضرت ابن عباس، حضرت ابوایوب اور حضرت عبد

الرحمٰن بن ابزی بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنھم سے بھی روایات مذکور ہیں عبد الرحمٰن بن ابزی نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے بھی اسے روایت کیا ہے جس میں ابی بن کعب کا ذکر نہیں۔ بعض روایات میں عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 27﴾

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِیکٌ عَنْ أَبِی إِسْحٰقَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی وَقُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُونَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ فِی رَکْعَۃٍ رَکْعَۃٍ قَالَ وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَیُرْوَی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِیسَی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ قَرَأَ فِی الْوِتْرِ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّالِثَۃِ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ وَالَّذِی اخْتَارَہُ أَکْثَرُ أَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ أَنْ یَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی وَقُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُونَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ یَقْرَأُ فِی کُلِّ رَکْعَۃٍ مِنْ ذٰلِکَ بِسُورَۃٍ

ترمذی شریف جلد اول ابواب الوتر ص ١٠٦.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ سورہ کافروں اور سورۃ اخلاص پڑھتے تھے اس باب میں حضرت علی عائشہ

اور عبدالرحمٰن بن ابزی بھی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص اور معوذتیں بھی پڑھیں جسے صحابہ کرام اور بعد کے اہل علم کی اکثریت نے اختیار کیا ہے وہ یہی ہے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ ، سورۃ کافروں اور سورہ اخلاص تینوں میں سے ہر رکعت میں ایک سورۃ پڑھے

﴿حدیث نمبر 28﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِى رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَزِيدُ فِى رَمَضَانَ وَلاَ فِى غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّى أَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّى أَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّى ثَلاَثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَىَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِى .

مسلم شریف جلد اول ص ۲۵۴

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ ﷺ گیارہ

رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت نماز پڑھتے اور اس نماز کے حسن اور طول کی بابت مت پوچھو پھر چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور ان کے حسن اور طول کے متعلق مت پوچھو۔ اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں فرمایا کہ اے عائشہ میری آنکھیں سو جاتیں ہیں اور دل نہیں سوتا۔

تراویح بیس رکعت ہیں

﴿حدیث نمبر 1﴾

وَعَنُ ابُنِ شِهَابٍ عَنُ عُرُوَةَ بُنِ الزُّبَيُرِ عَنُ عَبُدِ الرَّحُمَنِ بُنِ عَبُدِ الُقَارِیِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجُتُ مَعَ عُمَرَ بُنِ الُخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُ لَيُلَةً فِی رَمَضَانَ إِلَی الُمَسُجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوُزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفُسِهِ وَيُصَلِّی الرَّجُلُ فَيُصَلِّی بِصَلَاتِهِ الرَّهُطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّی أَرَی لَوُ جَمَعُتُ هٰؤُلَاءِ عَلَی قَارِءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمُثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمُ عَلَی أُبَیِّ بُنِ كَعُبٍ ثُمَّ خَرَجُتُ مَعَهُ لَيُلَةً أُخُرَی وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمُ قَالَ عُمَرُ نِعُمَ الُبِدُعَةُ هَذِهِ وَالَّتِی يَنَامُونَ عَنُهَا أَفُضَلُ مِنُ الَّتِی يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيُلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

بخاری شریف جلد اول باب فضل من قام رمضان ص ۲۶۹.

ابن شہاب نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے پردہ فرمایا معاملہ اسی طرح رہا

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی یہ معاملہ رہا عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان میں مسجد کی طرف گیا تو لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے کوئی آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی نماز پڑھتا ہے کچھ لوگ اس کے ساتھ پڑھ رہے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اگر میں ان کو ایک قاری پر متفق کردوں تو بہت اچھا ہوگا پھر انہوں نے عزم کیا اور ان کو ابی ابن کعب پر متفق کر دیا پھر میں دوسری رات ان کے ساتھ باہر نکلا اور لوگ اپنے قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے رات جس میں سوئے رہتے تھے اس سے بہتر ہے جس میں کھڑے رہتے ان کی مراد رات کا آخری حصہ تھا اور لوگ رات کے پہلے حصہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنْ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ

الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتّٰی خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَی الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ

بخاری شریف جلد اول فضل من قام رمضان ص ۲۶۹

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز آپ کے پیچھے پڑھی صبح کے وقت لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو دوسرے روز اس سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کیساتھ نماز پڑھی صبح لوگوں نے اس کا چرچا کیا تیسری رات نمازی بہت زیادہ ہو گئے جناب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں سے عاجز آ گئی یعنی بھر گئی حتی کہ آپ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے جب صبح کی نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا: اللہ کی حمد وثنا کے بعد شان یہ ہے تمہارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے ڈر ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض ہو جائے پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ جناب رسول اللہ ﷺ وصال پا گئے اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

مسئلہ تراویح از مصنف ابن ابی شیبہ

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن سفیان عن ابی اسحاق عن عبد الله بن قیس عن شتیر بن شکل انه کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر.

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شتیر بن شکل رمضان شریف میں بیس رکعت نماز پڑھتے تھے اور وتر بھی پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا وکیع عن حسن بن صالح عن عمرو بن قیس عن ابی الحسناء ان علیا امر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة.

حضرت ابوالحسناء فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان المبارک میں ان کو بیس رکعت نماز (تراویح) پڑھائے۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حدثنا وکیع عن مالک بن انس عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة.

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حدثنا وكيع عن نافع بن عمر قال كان ابن ابى مليكة يصلى بنا فى رمضان عشرين ركعة ويقرء بحمد الملائكة فى ركعة.

حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ ہم کو رمضان المبارک میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حدثنا حميد بن عبد الرحمن عن حسن عبد العزيز ابن رفيع قال كان ابى بن كعب يصلى بالناس فى رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلث.

حضرت حسن عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔ اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حدثنا ابو معاويه عن حجاج عن ابى اسحاق عن الحارث انه كان يأم الناس فى رمضان بالليل بعشرين ركعة ويوتر بثلث ويقنت قبل الركوع.

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں بیس رکعت کی امامت کراتے تھے۔ اور تین وتر پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حدثنا غندر عن شعبة عن خلف عن ربيع واثنى عليه خيرا عن ابى البخترى انه كان يصلى خمس ترويحات فى رمضان ويوتر بثلث.

حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت پڑھتے تھے اور تین وتر پڑھتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 10﴾

حدثنا ابن نمير عن عبد الملك عن عطاء قال ادركت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر.

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ تیئیس رکعتیں پڑھتے تھے وتروں کے ساتھ۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حدثنا الفضل بن دكتين عن سعيد بن عبيد ان عليا بن ربيعة يصلى بهم فى رمضان خمس ترويحات ويوتر بثلث.

حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ بے شک علی بن ربیعہ لوگوں کو رمضان شریف میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت پڑھاتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حدثنا يزيد بن هارون قال اخبرنا ابراهيم بن عثمان عن مقسم

عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ كان يصلى فى رمضان عشرين ركعة والوتر.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک حضور علیہ السلام رمضان المبارک میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور وتر بھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲، ص ۲۸۵، ۲۸۶)

﴿حدیث نمبر 13﴾

وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِى قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يُصَلِّىَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ و قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً و قَالَ أَحْمَدُ رُوِىَ فِى هَذَا أَلْوَانٌ وَلَمْ يُقْضَ فِيهِ بِشَىْءٍ و قَالَ إِسْحَقُ بَلْ نَخْتَارُ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً عَلَى مَا رُوِىَ عَنْ أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فِى شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّىَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ قَارِئًا

ترمذی شریف جلد اول ص ۹۹. باب ماجاء فی قیام شهر رمضان.

علماء کا قیام رمضان (تراویح) میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک وتروں کے ساتھ اکتالیس رکعت ہیں اہل مدینہ کا یہ قول ہے اور اسی پر مدینہ والوں کا عمل ہے اکثر علماء کے نزدیک جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے مروی ہے کہ بیس رکعات ہیں سفیان ثوری، ابن المبارک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے امام احمد فرماتے ہیں اس بارے میں مختلف روایات ہیں انہوں نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا امام اسحاق فرماتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں پسند کرتے ہیں جس طرح حضرت ابی ابن کعب سے مروی ہے۔ ابن المبارک، امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے جماعت کے ساتھ رمضان شریف میں (تراویح) کو پسند فرمایا لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر قاری ہو تو علیحدہ پڑھے۔

ف: اختلاف کے باوجود بیس سے کم کسی کے نزدیک بھی نہیں ہیں۔ (فردوسی)

﴿حدیث نمبر 14﴾

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يُرَغِّبُ فِى قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . فَتُوُفِّىَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَالأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ

الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ.

مسلم شریف باب الترغیب فی قیام رمضان جلد اول ص ۲۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے۔ اور اس کا تاکیدا حکم نہیں دیتے تھے فرماتے تھے جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور یہ معاملہ یوں ہی باقی رہا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ. قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

مسلم شریف باب الترغیب فی قیام رمضان جلد اول

ص ۲۵۹.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شب مسجد میں نماز پڑھی تو آپ کی اقتداء میں لوگوں نے نماز پڑھنا شروع کردی پھر دوسری شب نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہوگئے پھر تیسری یا چوتھی رات کو رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے صبح آپ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کو دیکھا تھا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ خوف مانع تھا کہ تم پر تراویح فرض ہوجائے گی۔ اور یہ رمضان شریف کا واقعہ تھا۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلاَةَ. فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حَتَّى خَرَجَ لِصَلاَةِ

الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا.

مسلم شریف جلد اول ص ۲۵۹ باب الترغیب فی قیام رمضان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کردی صبح لوگوں نے آپس میں اس واقعہ کو ذکر کیا۔ اور پہلی بار سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے دوسری رات رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی پھر لوگوں نے صبح اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور چوتھی رات کو اس قدر کثرت سے صحابہ کرام جمع ہوئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لائے لوگوں نے نماز نماز پکارنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نہیں آئے حتی کہ صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے جب صبح کی نماز ہوگئی تو آپ نے لوگوں کی طرف توجہ کر کے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا گذشتہ رات تمہارا حال مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض کر دی جائے گی اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔

قیاس واجتہاد برحق ہے

﴿حدیث نمبر 1﴾

وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ

رواه الترمذی وابو داؤد والدارمی. مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۴

حضرت معاذ ابن جبل سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جب ان کو (حاکم بنا کر) یمن بھیجا تو ان سے پوچھا کہ جب تمہارے سامنے کوئی قضیہ پیش ہوگا تو تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ میں کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر تمہیں وہ مسئلہ (صراحۃ) کتاب اللہ میں نہ ملا، تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کی پھر میں سنت رسول اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر تمہیں وہ مسئلہ سنت سے بھی نہ ملے؟ انہوں نے عرض کی پھر اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا۔ اور اپنے اجتہاد میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے یہ سن کر اپنا دست مبارک معاذ کے سینے پر مارا (تاکہ اس کی برکت سے وہ ثابت قدم رہیں اور

ان کے علم میں اضافہ ہو) اور فرمایا کہ تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ کے رسول کو اس چیز کی توفیق عطا کی جس سے اللہ کا رسول راضی ہو۔

طلاق ثلاثہ

مسئلہ طلاق ثلاثہ

تین طلاقیں تین ھی ھیں:

بابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهٗ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثاً فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمُّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِىْ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهٗ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ

وَقَالَ فِى الطَّلَاقِ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

(بخاری شریف جلد دوم ص ۷۹۲)

جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر آدمی اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو طلاق کے وقوع اور عدم وقوع میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اہل علم نے کہا اگر تین طلاقیں دیں تو اس پر حرام ہوگئی۔ انہوں نے بیوی کو طلاق جدائی کے باعث حرام کہا یہ اس آدمی کی طرح نہیں ہے جو اپنے لئے کھانا حرام کرتا ہے کیونکہ حلال طعام کو حرام نہیں کیا جاتا اور مطلقہ کو حرام کیا جاتا ہے۔ اور طلاق ثلثہ میں شوہر کیلئے حلال نہیں ہوتی حتی کہ اس کے غیر سے نکاح کرے۔

﴿حدیث نمبر 1﴾

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلاثًا حَرُمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(بخاری شریف جلد دوم ص ۷۹۲)

حضرت لیث نے نافع سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو انہوں نے کہا اگر ایک یا دو طلاقیں دیتا تو بہتر ہوتا کیونکہ نبی کریم علیہ السلام نے مجھے یہ حکم دیا تھا اور اگر اس کو تین طلاقیں دیں تو حرام ہوگئی حتی کہ وہ غیر سے نکاح کرے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا مُحَمَّدٌ حدثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ قال حدثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي

عُسَیْلَتَهُ

بخاری شریف جلد دوم ص ۷۹۲

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس نے غیر کے ساتھ نکاح کرلیا پھر اس نے بھی طلاق دے دی اور اس کے ساتھ کپڑے کے پھندے کی طرح تھا (نامرد تھا) اس سے کچھ نہ پاسکی جو اس کا ارادہ تھا وہ تھوڑی دیر نہ ٹھہری ہوگی کہ اس کو طلاق دے دی وہ عورت نبی کریم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے میں نے اس کے غیر کے ساتھ نکاح کیا وہ میرے پاس آیا جبکہ اس کے ساتھ کپڑے کے پھندے کی طرح تھا اس نے میرے ساتھ ایک دفعہ ہمبستری کی اور مجھ سے کچھ نہ پاسکا کیا میں پہلے شوہر کیلئے حلال ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ تجھ سے لطف اندوز ہو اور تو اس سے لطف اندوز ہو۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قال حدثنا یَحْیَی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی یَذُوقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

بخاری شریف جلد دوم ص ۷۹۱

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس نے اس کے غیر ساتھ نکاح کرلیا اس نے بھی طلاق دے دی نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ پہلے شخص کے لئے حلال ہوگئی ہے۔ (آپ نے فرمایا) نہیں حتی کہ وہ آدمی اس عورت کے ساتھ ہمبستری کرے جیسا کہ پہلے شوہر نے ہمبستری کی تھی۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اللَّيْثُ قَالَ عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ

بخاری شریف جلد دوم ص ۷۹۱ کتاب الطلاق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رفاعہ قرظی کی عورت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی عرض کی یارسول اللہ ﷺ بے شک رفاعہ نے مجھ کو طلاق دی اور طلاق بتہ دی یعنی تین طلاقیں ایک بار۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا اس کے پاس کپڑے کے پھندے کی مانند ہے حضور علیہ

السلام نے فرمایا شائد تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کی طرف واپس چلی جاؤں تو اس کی طرف رجوع نہیں کر سکتی حتی کہ وہ تجھ سے لطف اندوز ہو اور تو اس کا مزہ چکھے یعنی ہمبستری کرے

ف: طلاق بتہ کا معنی تین طلاقیں ہیں یا طلاق بائن محاورہ ہے فابت طلاقھا اس نے تین طلاقیں دے دی ہیں۔ مزید آگے کتاب الادب میں تین طلاقوں کی تصریح موجود ہے۔ فافہم۔ (فردوسی)۔

لغات الحدیث جلد اول (ب) ص ۹۔ از وحید الزمان غیر مقلد

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَآءَ تْ اِمْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِىْ فَبَتَّ طَلَاقِىْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَخُذْتُ مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَنْهٰى هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّكَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِىْ اَلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِىْ عُسَيْلَتَهٗ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ (بخاری شریف

جلد دوم ص ۸۶۲)

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جب میری عدت طلاق پوری ہوگئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور بے شک خدا کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ ان کے پاس کوئی چیز نہیں مگر اس پھند نے جیسی اور اپنی چادر کا کنارا پکڑ کر دکھایا۔ پس حضرت خالد بن سعید نے اس کی بات سن لی جو دروازہ پر تھے اور جنہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا اے ابو بکر اس عورت کو روکتے کیوں نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہے۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے سواء کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم ریز ہو گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو۔ اب نہیں ہوسکتا جبتک کہ وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ چنانچہ اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى -وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ -قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ -صلى الله

علیہ وسلم -أخبرته أنّ رفاعة القرظيّ طلّق امرأته فبتّ طلاقها فتزوّجت بعده عبد الرّحمن بن الزّبير فجاءت النّبيّ -صلى الله عليه وسلم -فقالت يا رسول الله إنّها كانت تحت رفاعة فطلّقها آخر ثلاث تطليقات فتزوّجت بعده عبد الرّحمن بن الزّبير وإنّه والله ما معه إلّا مثل الهدبة وأخذت بهدبة من جلبابها .قال فتبسّم رسول الله -صلى الله عليه وسلم -ضاحكا فقال لعلّك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتّى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته .وأبو بكر الصّدّيق جالس عند رسول الله -صلى الله عليه وسلم -وخالد بن سعيد بن العاص جالس بباب الحجرة لم يؤذن له قال فطفق خالد ينادي أبا بكر ألا تزجر هذه عمّا تجهر به عند رسول الله -صلى الله عليه وسلم- (مسلم شریف جلد اول ص ۴۶۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی اس کے بعد انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا یارسول اللہ! میں حضرت رفاعہ قرظی کے عقد میں تھی انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ میں نے اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن الزبیر سے نکاح کیا اور وہ خدا کی قسم! انہوں نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر کہا ان پاس تو صرف کپڑے کے پلو

کی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے پھر فرمایا شاید تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو، نہیں! جب تک کہ وہ تمہاری لذت نہ چکھ لے اور تم اس کی لذت نہ چکھ لو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ دروازے پر اجازت کے منتظر تھے۔ پھر حضرت خالد نے حضرت ابوبکر کو باآواز بلند کہا: اے ابوبکر تم اس عورت کو ڈانتے کیوں نہیں! یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ -وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى- قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَقَالَ الآخَرَانِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ -عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلاَثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلاَقِ امْرَأَتِكَ. قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَ

اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً. مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۶.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس طلاق سے رجعت کر لیں پھر حیض ختم ہونے تک بیوی کو روکے رکھیں پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو ایک اور حیض گزرنے تک انہیں مہلت دیں اور جب وہ اس دوسرے حیض سے پاک ہو جائے اور وہ اس کو طلاق دینا چاہیں تو حیض سے پاکیزگی کے اس دور میں انہیں طلاق دیں۔ بشرطیکہ اس مدت میں بیوی سے مقاربت نہ کی ہو۔ اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب سوال کیا جاتا تو وہ فرماتے کہ جب تم اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دو تو تم رجوع کر سکتے ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں تو بیوی تم پر حرام ہوگئی حتی کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں طلاق دینے کا طریقہ بتایا تھا، تم نے (اس طرح اکٹھی تین طلاقیں دے کر) اس کی نافرمانی کی ہے۔ امام مسلم کہتے ہیں کہ لیث نے اپنی روایت میں ایک طلاق کا لفظ عمدگی سے ذکر کیا۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ .بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ . (مسلم شریف جلد اول ص ۴۶۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن الزبیر سے نکاح کر لیا پھر اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ حضرت رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دیں۔۔۔

اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلاً فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الأَوَّلِ قَالَ لاَ حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا .

(مسلم شریف جلد اول ص ۴۶۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا

کہ ایک عورت سے ایک شخص نے شادی کر لی اور اس نے اس کو عملِ ازدواج سے پہلے طلاق دے دی کیا اب وہ پہلے شوہر کیلئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ اس کی لذت نہ چکھ لے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .(مسلم شریف جلد اول ص ۴۶۳)

ان اسناد کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت ہے۔

ایصال ثواب

ایصال ثواب

مسئلہ ایصال ثواب یعنی بعد از وصال اگر ثواب کی نیت سے صدقہ خیرات کیا جائے یا قرآن خوانی کی جائے یا دعا مغفرت کی جائے اہلسنت کے نزدیک حضور علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ سے لے کر اب تک معمول بہا آرہا ہے کہ اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں البتہ معتزلہ اور موجودہ دور کے بعض دیگر فرقوں نے ان کی پیروی کرتے ہوئے اس مسئلہ کو انتشار کا سبب بنا دیا حالانکہ اس کا ثبوت قرآن وسنت سے صراحتاً ثابت شدہ ہے۔

اہلسنت کے نزدیک عبادت مالی ہو جانی ہو یا ان دونوں سے مرکب مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے ہر طرح کی عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ البتہ قرآن سنت کی روشنی میں یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے بعض لوگوں کو قرآن نے مخصوص کیا ہے مثلاً قرآن پاک میں منافق مرجائے ان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے اور ان کی قبر پر کھڑا نہ ہوا جائے، سورۃ توبہ آیت نمبر ۸۴۔

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کسی نبی علیہ السلام کے لئے یہ مناسب نہیں اور مؤمنوں کے لئے بھی وہ مشرکین کے لئے دعا استغفار کریں خواہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۳۔

لہذا منافق اور مشرک کے لئے دعا مغفرت اور ایصال ثواب نہیں البتہ مومن مرجائے تو ان کی قبروں پر جانا بھی جائز ہے، ان کے لئے ایصال ثواب بھی جائز۔

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوصایا ص ۳۸۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہوگئی اور حضرت سعد موجود نہ تھے تو حضرت سعد نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئی میں موجود نہ تھا اگر کوئی چیز میں اس کی طرف سے صدقہ کروں کیا وہ چیز اس کو نفع دے گی۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہاں۔ (یقیناً نفع دے گی) حضرت سعد نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں میرا باغ اس کے صدقہ ہے۔

نوٹ: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرنے والا وصیت کرے تب فائدہ ہوتا ہے یہ غلط ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے والا وصیت نہ بھی کرے تب بھی فائدہ ہوتا ہے جب وصیت کرے تو بطریق اولیٰ فائدہ ہوتا ہے جس کا ذکر آئندہ حدیث میں آرہا ہے۔

فائدہ:

اصول فقہ کی کتابوں میں مبرہن ہو چکا ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے اس کو مقید پر محمول نہیں کیا جائے گا۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حدثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ ثنی مَالِکٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوصایا ص ۱۸۶، ۳۸۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی پاک کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، اس کی جانب سے صدقہ کر۔

نوٹ: اس میں وصیت کا ذکر ہے پہلی حدیث میں نہیں لہذا دونوں طرح جائز ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ

فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

(بخاری شریف جلد اول کتاب الحج ص ۲۴۹ تا ۲۵۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ سے ایک عورت نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ بیت اللہ کا حج کرے گی۔ اس نے حج نہیں کیا اور وہ مرگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو اس کی طرف سے حج کر۔ مجھے بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی۔ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

نوٹ: یہ حدیث اسی صفحہ پر دو مرتبہ ہے با اختلاف الفاظ، ملاحظہ ہو۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

دوسری سند: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً ح حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا

يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِىَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِى عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

بخاری شریف جلد اول کتاب الحج ص ۲۵۰

فضل ابن عباس سے روایت ہے کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت حجۃ الوداع میں آئی اورعرض کی یارسول اللہ علیک السلام اللہ کے بندوں پر فریضہ حج نے میرے باپ کو پایا جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

تیسری سند: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ أَدْرَكَتْ أَبِى شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری شریف جلد اول کتاب الحج ص ۲۵۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہوئی، حضرت فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف، نبی کریم ﷺ نے حضرت

فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ (وہ عورت) عرض گزار ہوئی کہ میرے والد ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں فرمایا ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّىَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ .

مسلم شریف جلد اول کتاب الزکوٰۃ باب وصول ثواب صدقہ ص ۳۲۴.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وصیت نہیں کر سکی۔ میرا گمان ہے کہ اگر وہ بولتیں تو صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے والا وصیت نہ بھی کرے تب بھی فائدہ ہوتا ہے جب وصیت کرے تو بطریق اولیٰ فائدہ ہوتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ

أَبِى مُطِيعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِى قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ -رَضِيعِ عَائِشَةَ -عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ .قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِى بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم.-

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجنائز ص ۳۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس میت پر سو مرتبہ مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اس کی شفاعت کریں تو اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انہوں نے کہا مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تھی۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِىُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِىُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِى وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِى أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِى نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ .قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ .قَالَ

أَخرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلاً لاَ يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلاَّ شَفَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ .وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِى نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.رضی اللہ عنهما. مسلم شريف جلد اول كتاب الجنائز ص۳۰۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کا فرزند قدید یا عسفان میں انتقال کر گیا آپ نے کریب سے کہا دیکھو (جنازہ میں) کتنے لوگ ہیں کریب کہتے ہیں میں نکلا تو دیکھا لوگ جمع تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا جنازہ نکالو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِى أَبِى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- إِنَّ أُمِّىَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّى أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِىَ أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ .مسلم شريف جلد ۲ ص ۴۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی میری والدہ اچانک انتقال کر گئیں اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ بولتیں تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں

﴿حدیث نمبر 10﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّىَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ .مسلم شریف جلد ۲ ص ۴۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی میرا گمان ہے کہ اگر وہ بولتیں تو صدقہ کرتیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں اجر ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں

﴿حدیث نمبر 11﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ -يَعْنِى ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ

عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

مسلم شریف جلد ۲ ص ۴۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے۔

﴿حدیث نمبر 12﴾

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِى أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِى سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِى سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِى سَوَادٍ فَأُتِىَ بِهِ لِيُضَحِّىَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّى الْمُدْيَةَ. ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ. فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

مسلم شریف جلد ۲ ص ۱۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں سو قربانی کرنے کے لئے ایسا مینڈھا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا کہ اس کو

پتھر سے تیز کرو۔ میں نے اس کو تیز کیا پھر آپ نے چھری لی، مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا اور ذبح کرنے لگے پھر فرمایا اللہ کے نام سے، اے اللہ اس کو محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے اس کو قبول فرمایا، پھر اس کی قربانی کی۔

﴿حدیث نمبر 13﴾

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى -وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ -عَنْ غَيْلاَنَ -وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيُّ - عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم -فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِى. فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ .قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِى .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ .قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِى .فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم -مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - فِيمَ أُطَهِّرُكَ .فَقَالَ مِنَ الزِّنَى .فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - أَبِهِ جُنُونٌ .فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ .فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا .فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ .قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - أَزَنَيْتَ .فَقَالَ نَعَمْ .فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ

خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم -فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ - قَالَ -فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ .قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ - .قَالَ -فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ .قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي .فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ . فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ .قَالَ وَمَا ذَاكِ .قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَا .فَقَالَ آنْتِ .قَالَتْ نَعَمْ .فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ .قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم -فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ .فَقَالَ إِذًا لاَ نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ .قَالَ فَرَجَمَهَا.

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الحدود باب من اعترف على نفسه بالزنا. ص ٦٧ تا ٦٨ . مشکوٰۃ شریف ص ٣١٩ تا ٣٢٠)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک نے نبی

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں ہلاکت ہو۔ جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔ انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد آ کر کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کر دیجئے۔ نبی کریم ﷺ پھر اسی طرح فرمایا کہ حتیٰ کہ چوتھی بار ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے کہا زنا سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا کہ کیا ان کا دماغ خراب ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، وہ کوئی پاگل نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بو محسوس نہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ پھر حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہو گئیں۔ بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا، بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور عرض کی مجھے پتھروں سے مار ڈالیئے۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ سلام کرنے کے بعد بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا ماعز بن مالک کے لئے استغفار کرو۔ پھر صحابہ نے کہا اللہ تعالیٰ ماعز کی مغفرت فرمائے، پھر رسول اللہ نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی

ہوگی پھر آپ کے پاس قبیلہ غامد سے جو ازد کی شاخ ہے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں ہلاکت ہو! جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔ وہ کہنے لگی کہ میرا خیال ہے کہ آپ مجھے اسی طرح واپس کر رہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا تھا آپ نے فرمایا تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا وہ زنا سے حاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم خود؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تم وضع حمل تک رک جاؤ۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی حتی کہ اس کا وضع حمل ہو گیا۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر وہ انصاری نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا غامدیہ کا وضع حمل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس حال میں اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کا بچہ چھوٹا ہو اور اس کو دودھ پلانے والی کوئی نہ ہو۔ پھر ایک انصاری نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کو دودھ پلانا میرے ذمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔

﴿حدیث نمبر 14﴾

حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِى الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَبْسِىِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ

فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ -قَالَ -ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلاَ يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَىْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلاَ يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَىْءٌ . (مسلم شریف کتاب العلم باب من سن سنة حسنة ص ۳۴۱)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات سے کچھ لوگ نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان پر اون کے لباس تھے تو آپ نے ان کی خستہ حالت کو دیکھا، ان کو ضرورت بھی تھی، تو آپ نے لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی، اس کے بعد پھر ایک آدمی انصار میں سے آیا اس نے چاندی کی ایک تھیلی دی اور اس کے بعد دوسرا پھر اسی طرح لگاتار آنے لگے حتی کہ آپ ﷺ کے چہرہ انور میں خوشی کے آثار نظر آنے لگے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اسلام میں اچھا راستہ چلایا تو اس پر بعد میں عمل کیا گیا تو جتنے عمل کرنے والے ہونگے ان سب کا ثواب اس شخص کو ملے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ جس شخص نے

اسلام میں برار استہ چلایا تو اس پر بعد میں عمل کیا گیا تو جتنے عمل کرنے والے ہونگے ان سب کا بوجھ اس شخص پر ہوگا اور ان کے بوجھ سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

﴿حدیث نمبر 15﴾

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ

مشکوٰۃ شریف ص ۲۶ رواہ احمد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی وفات کے بعد ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ان کے جنازہ پر گئے جب حضور ﷺ نماز جنازہ پڑھ چکے اور حضرت سعد کو قبر میں اتار کر قبر کی مٹی برابر کر دی گئی تو سرکار دوعالم ﷺ تسبیح پڑھتے رہے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی، ہم نے بھی تکبیر کہی، پھر حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے تسبیح کیوں پڑھی اور پھر تکبیر کیوں کہی؟ فرمایا کہ اس بندۂ صالح پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی خدا نے ہماری تسبیح و تکبیر کی وجہ سے اسے کشادہ

کر دیا۔

﴿حدیث نمبر 16﴾

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ

رواه احمد وابو داود وابن ماجة والدارمي وفي رواية لاحمد وابي داود والترمذي فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي.

مشکوٰۃ ص ۱۲۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذبح کے دن دو دنبے جو سینگ دار، ابلق اور خصی تھے ذبح کرنے چاہے تو ان کو قبلہ رخ کیا اور یہ پڑھا۔ میں اپنا منہ اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں جو توحید کو ماننے والے تھے اور میں

بھی مشرکین میں سے نہیں ہوں بلاشبہ میری نماز، میری تمام عبادتیں میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پرودگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری عطا سے ہے اور خالص تیری ہی رضا کے لئے ہے۔ تو اس کو محمد ﷺ اور اس کی امت کی جانب سے قبول فرما۔ ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ذبح کیا۔ احمد، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی۔

نیز احمد، ابوداود، ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر اے اللہ یہ قربانی میری جانب سے ہے اور میری امت کی جانب سے ہر اس فرد کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

﴿حدیث نمبر 17﴾

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلٰى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَبْرِهِ . رواه البيهقى فى شعب الايمان والصحيح انه موقوف عليه.(مشكوٰة كتاب الجنائز باب دفن الميت ص ۱۵۱) مكتبه رحمانيه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اسے محبوس نہ کیا جائے بلکہ اس کی قبر تک اسے جلد پہنچا دو نیز یہ بھی چاہیئے کہ اس قبر پر کھڑے ہو کر اس

کے سر کی جانب سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں یعنی سے شروع سے مفلحون تک اور پاؤں کی جانب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں یعنی آمن الرسول سے آخر تک کی آیتیں پڑھی جا ئیں۔

بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان میں نقل کیا ہے اور کہا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر پر موقوف ہے۔

ایصال ثواب کی فضیلت:

حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جب تم قبرستان جاؤ تو وہاں سورۂ فاتحہ ،معوذتین اور قل ھواللہ احد، پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو پہنچاؤ جو انہیں پہنچ جاتا ہے۔ایصال ثواب کے لئے قبروں پر جانے سے اہل قبر یعنی میت کے لئے تو یہ مقصود ہے کہ ایصال ثواب اور دعائے مغفرت وغیرہ سے فائدہ حاصل کرے اور قبر پر جانے والے کے لئے اس لئے بہتر یہ ہے کہ وہاں پہنچ کر وہ عبرت حاصل کرے۔

اپنے مرحومین کے لئے استغفار کرو

﴿حدیث نمبر 18﴾

يَزِيدُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِى النَّجُودِ عَن عَن أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِى هَذِهِ فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رواه احمد . مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

عزوجل جنت میں اپنے بندہ نیک بخت وصالح کا درجہ بلند کرتا ہے تو وہ پوچھتا ہے میرے پروردگار مجھے یہ درجہ کیسے ملا حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے۔

دعا کا انتظار

﴿حدیث نمبر 19﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِى الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَيُدْخِلُ عَلَى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ اِلاسْتِغْفَارُ لَهُمْ . رواه البيهقى فى شعب الايمان مشكوٰة ص ٢٠٦

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص ڈوب رہا ہو اور کسی کو پکار رہا ہو کہ کوئی اس کا ہاتھ پکڑ کر پانی سے باہر نکالے چنانچہ وہ مردہ ہر وقت اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ اس کے باپ کی طرف سے یا اس کی ماں کی طرف سے یا اس کے بھائی کی طرف سے یا اس کے دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے پس جب اسے کسی کی طرف سے دعا پہنچتی ہے تو یہ دعا کا پہنچنا اس کے لئے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے

محبوب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ قبر والوں کی طرف سے دعا کا ثواب پہاڑ کی مانند یعنی بہت زیادہ ثواب اور رحمت و بخشش پہنچاتا ہے۔ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔

کافروں کو نیک کا اعمال ثواب نہیں پہنچتا، مسلمانوں کو پہنچتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 20﴾

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعَتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ

رواہ ابو داود. مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۶

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں چنانچہ پچاس غلام تو ان کے بیٹے ہشام نے آزاد کئے اور پھر جب ان کے دوسرے بیٹے عمرو

نے یہ ارادہ کیا کہ باقی پچاس غلام اس وقت تک آزاد نہیں کروں گا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لوں کہ آیا مجھے یہ پچاس غلام اس وقت تک آزاد کرنا مفید ہے یا نہیں؟ چنانچہ عمرو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میرے باپ نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ لہذا ھشام نے پچاس غلام تو آزاد کردئے ہیں ان پر (یعنی ھشام کے ذمہ یا میرے ذمہ) پچاس غلام رہ گئے ہیں، تو کیا میں اپنے باپ کی طرف سے (وہ باقی پچاس آزاد کردوں)۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ وہ (تمہارا باپ) اگر مسلمان ہوتا اور تم ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا ان کی طرف سے صدقہ کرتے یا حج کرتے تو ان کو اس کا ثواب پہنچتا۔

لہذا اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ کافر کے لئے فائدہ مند نہیں ہے اور نہ اس کی وجہ سے اسے عذاب سے نجات ملتی ہے جب کہ یہ مسلمان کے لئے مفید ہے۔

﴿حدیث نمبر 21﴾

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِى أَبِى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- إِنَّ أُمِّىَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّى أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِىَ أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ. مسلم شریف جلد ۲ ص ۴۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ اچانک انتقال کرگئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کچھ بات

کرتیں تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔

﴿حدیث نمبر 22﴾

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِءٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رواه ابو داود. مشكوٰة شريف كتاب الايمان باب اثبات عذاب القبر. فصل اول

حضرت عثمان راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوکر لوگوں سے فرماتے اپنے بھائی کے لئے استغفار کرواور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس وقت اس کو ثابت قدم رکھے اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندوں کی طرف سے مردہ کے لئے دعائے استغفار کارآمد اور مفید ہے چنانچہ اہل سنت و جماعت کا یہی مسلک ہے۔ اگر قبر پر دعا مفید نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام کبھی بھی ایسا نہیں فرماتے۔

کھانے پر دعا مانگنا

﴿حدیث نمبر 1﴾

حدثنا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حدثنا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنس عن إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتْ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۳، ۲۰۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے اپنی زوجہ ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کی کمزور آواز سنی مجھے اس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا ہاں، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے چھپا دیا اور دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا پھر مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اسے لئے ہوئے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ہیں فرماتے ہیں میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا

کھانا دے کر۔ میں نے عرض کی جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر اطلاع دی حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ام سلیم! آنحضرت ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھلانے کے لئے کچھ بھی نہیں ام سلیم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ باہر آئے حضور علیہ السلام سے ملاقات کی پھر حضور آگے بڑھے ابوطلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہوگئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ام سلیم تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ ام سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور علیہ السلام کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور ام سلیم نے گھی کا کپہ نچوڑ کر اسے تر کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر جو اللہ تعالی نے چاہا پڑھا۔ (یعنی کھانے پر برکت کی دعا مانگی) بعد ازاں ارشاد فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں بلاؤ، ان کو بلایا گیا، انہوں سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں بلاؤ، ان کو بلایا گیا، انہوں سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے۔ اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا، وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

عِمْرَانُ بْنُ الْقَزَّازِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا

رَسُولَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فِیہِنَّ بِالْبَرَکَۃِ فَضَمَّہُنَّ ثُمَّ دَعَا لِی فِیہِنَّ بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ خُذْہُنَّ وَاجْعَلْہُنَّ فِی مِزْوَدِکَ ہٰذَا أَوْ فِی ہٰذَا الْمِزْوَدِ کُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا فَأَدْخِلْ فِیہِ یَدَکَ فَخُذْہُ وَلَا تَنْثُرْہُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِکَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَکُنَّا نَأْکُلُ مِنْہُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حِقْوِی حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانَ فَإِنَّہُ انْقَطَعَ قَالَ أَبُو عِیسَی ہٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ مِنْ ہٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْ رُوِیَ ہٰذَا الْحَدِیثُ مِنْ غَیْرِ ہٰذَا الْوَجْہِ عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۲۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس میں برکت کی دعا فرمائیں نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو اکٹھا فرمایا اور برکت کی دعا فرمائی پھر مجھے فرمایا یہ لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب چاہو اپنا ہاتھ ڈال کر لے لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود بھی اس سے کھاتے دوسروں کو بھی کھلاتے پھر بھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ ٹوٹ گیا یہ حدیث حسن ہے اور اس طریقہ سے غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے دو طرق سے مروی ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِی ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِی أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِی أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِی الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۵۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے دن توشہ کی کمی کے سبب جب سخت بھوک نے لوگوں کو ستایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجئے اور پھر

اس توشہ پر ان کے لئے اللہ سے برکت کی دعا کیجئے۔ حضور علیہ السلام۔ ے فرمایا کہ اچھا، اور پھر آپ ﷺ نے چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھوایا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لئے کہا گیا چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانا شروع کیں، کوئی مٹھی بھر چنے لے کر آیا کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آیا اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا، اس طرح اس دستر خوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہو گئیں تو رسول کریم ﷺ نے نزول برکت کی دعا فرمائی اور پھر سب لوگوں سے فرمایا لو آپ کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا برتن بھر لے چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے برتن میں لینا شروع کیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا گیا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے (جو تقریبا ایک لاکھ مجاہدین پر مشتمل تھا) خوب پیٹ بھر کر کھایا اور پھر بھی بہت سارا کھانا بچ گیا۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یاد رکھو کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہیوں کے ساتھ کہ جن میں اس کو کوئی شک وشبہ ہو تو اللہ تعالی سے جا کر ملے اور پھر اس کو جنت میں جانے سے روکا جائے۔

میت کے گھر جانا

میت کے گھر جا کر تعزیت کے لئے دعا کرنا:

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ الأَشْعَرِىُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ -وَاللَّفْظُ لأَبِى عَامِرٍ- قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِى بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم- مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِىَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِى مَعَ أَبِى عَامِرٍ -قَالَ- فَرُمِىَ أَبُو عَامِرٍ فِى رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِى جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِى رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِى مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِى تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِى رَمَانِى .قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِى وَلَّى عَنِّى ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلاَ تَسْتَحْيِى أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلاَ تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِى عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ .قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِى انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَأَقْرِئْهُ مِنِّى السَّلاَمَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِى .قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِى أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ

مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي .فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ .حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ .فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ .فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلاً كَرِيمًا .قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لأَبِي عَامِرٍ وَالأُخْرَى لأَبِي مُوسَى.

مسلم شریف جلد دوم ص ۳۰۳

حضرت ابو بردہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر کو ایک لشکر کے ساتھ اوطاس کی طرف روانہ کیا، درید بن صمہ نے ان کا مقابلہ کیا وہ قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بھی آپ نے حضرت ابو عامر کے ساتھ روانہ کیا تھا، حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگا تھا۔ بنو جشم کے ایک آدمی نے وہ تیر مارا تھا۔ وہ تیر ان کے گھٹنے میں گھس گیا تھا میں ان کے پاس گیا اور

پوچھا اے چچا آپ کو یہ تیر کس نے مارا تھا۔ حضرت ابو عامر نے حضرت ابوموسیٰ کو اشارہ کر کے بتایا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو وہ میرا قاتل ہے اسی نے مجھ کو تیر مارا ہے حضرت ابوموسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا ارادہ کیا اور اس کو جالیا، وہ مجھے دیکھ کر پشت پھیر کر بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا درآں حالیکہ میں اس سے کہہ رہا تھا تجھے شرم نہیں آتی کیا تو عرب نہیں ہے؟ کیا تو ٹھہرے گا نہیں؟ وہ ٹھہرا پھر اس کا اور میرا مقابلہ ہوا، ہم دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیے، پھر میں نے تلوار سے ضرب مار کر اس کو قتل کر دیا، پھر میں حضرت ابو عامر کی طرف لوٹا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت ابو عامر نے کہا اب اس تیر کو نکالو، میں نے تیر کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا، انہوں نے کہا اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ، جا کر میرا اسلام عرض کرو۔ اور ان سے عرض کرنا کہ ابو عامر یہ عرض کرتا تھا کہ میرے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں اور حضرت ابو عامر نے مجھے لوگوں کا امیر بنا دیا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہے پھر فوت ہو گئے، جب میں نبی ﷺ کی طرف لوٹا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بان کی ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس پر بستر تھا، اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی پشت اور دونوں پہلوؤں پر چارپائی کے بانوں کے نشانات تھے۔ میں آپ کے سامنے اپنا اور ابو عامر کا ماجرا بیان کیا اور میں نے بتایا کہ انہوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنا کہ میرے لئے استغفار کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس سے وضوء فرمایا۔ پھر آپ نے دونوں

ہاتھوں کو بلند کیا حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ نے (اللہ کی بارگاہ میں) عرض کی، اے اللہ! عبید ابی عامر کی مغفرت فرما، اے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنی بہت سی مخلوق پر فائق کر، یا کہا کہ لوگوں پر فائق کر۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرمائیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے کہا، اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہ کو معاف فرما اور اس کو قیامت کے دن عزت کے مقام میں داخل فرما۔ حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ ایک دعا حضرت ابو عامر کے لئے اور اور ایک دعا حضرت ابو موسیٰ کے لئے۔

میلاد شریف

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ وُلِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ وَرَفَعَتْ بِي أُمِّي عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۲.)

حضرت مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اور رسول اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اکرم ﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے ابرھہ کے ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ف: قباث بن اشیم کا ادب دیکھئے بڑا ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو بڑا نہیں کہا اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو اپنی کتابوں میں لکھ دیتے ہیں کہ نبی امتی سے علم میں افضل ہوتا ہے باقی رہا عمل اس میں امتی بسا اوقات برابر ہو جاتا ہے اور بسا اوقات بڑھ بھی جاتا ہے۔ (تحذیر الناس۔ قاسم نانوتوی) العیاذ باللہ۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

قَالَ عُرْوَةُ وثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِی لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّی سُقِيتُ فِی هَذِهِ بِعَتَاقَتِی ثُوَيْبَةَ (بخاری شریف جلد دوم ص ۷۶۴)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثویبہ ابولھب کی لونڈی تھی ابولھب نے

اسے آزاد کردیا تھا۔اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا جب ابولھب مرگیا تو وہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو دکھایا گیا برے حال میں یعنی خواب میں کسی نے دیکھا کہ وہ اب میں مبتلا ہے۔دیکھنے والے نے ابولھب سے کہا آگے جاکر تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔ابولھب نے کہا تمہارے بعد میں نے کچھ نہ پایا سوائے اس کے کہ میں پانی پلایا جاتا ہوں اِس انگلی سے، ثویبہ کے آزاد کرنے کی وجہ سے۔یعنی میں نے اُس کو انگلی کے اشارہ سے آزاد کردیا تھا کہ میرے بھائی کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے اس کی وجہ سے مجھے اس انگلی سے پانی ملتا ہے۔

درود پاک

ملائکہ درود پهنچاتے هیں:

﴿حدیث نمبر 1﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ

(رواه النسائی والدارمی) مشکوٰۃ ص ۸٦

حضرت ابن مسعود راوی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔"

درود پاک سننا اور پهنچایا جانا:

﴿حدیث نمبر 2﴾

وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم قال : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ وَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ . رواه البيهقى فى شعب الايمان. مشكوٰة ص ۸۷

حضرت ابو ہریرۃ راوی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر بھیجتا ہے وہ میرے پاس پہنچا دیا جاتا ہے۔''

ف: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو میری قبر کی زیارت کی سعادت میسر آتی ہے اور وہ وہاں حاضر ہو کر سلام بھیجتا ہے تو میں بغیر کسی واسطہ کے اس کے سلام کو سنتا ہوں اور جس کو یہ سعادت میسر نہیں آتی بلکہ وہ جہاں کہیں سے بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اس کا سلام ملائکہ سیاحین میرے پاس پہنچا دیتے ہیں اور سلام کا جواب میں دونوں صورتوں میں دیتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمِ الْمَصَاحِفِيُّ الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رواه الترمذی) مشکوٰة ۸۷

حضرت امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا اس

وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو۔

ف: مطلب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت درود پر موقوف ہے کیونکہ درود خود مقبول ہے اس لئے اس کے توسط اور وسیلہ سے دعا بھی مقبول ہوتی ہے۔

دور سے آواز سننا:

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِى صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَىَّ إِلاَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَىَّ رُوحِى حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ .

(سنن ابی داؤد جلد اول کتاب الحج باب زیارۃ القبور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

جنت میں بلال کے چلنے کی آواز:

﴿حدیث نمبر 5﴾

حدثنا إسحق بن نصر حدثنا أبو أسامة عن أبي حَيَّانَ عن أبى زرعة عَن أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے وقت فرمایا اے بلال، مجھے اپنا وہ امید افزاء عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دور اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض گذار ہوئے: میرے نزدیک تو امید افزاء ایسا کوئی نہیں ماسوا اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضوء کیا تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي

فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا

أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا

(رواه الترمذی) ص ۱۱۷

حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے صبح کے وقت فجر کی نماز کے بعد حضرت بلال کو طلب کیا اور جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کس عمل کے ذریعہ تم نے جنت میں مجھ سے پیش روی اختیار کی ہے۔ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے جب بھی اذان دی ہے تو اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی ہے اور جب بھی میرا وضو ٹوٹا ہے میں نے اسی وقت وضوء کر لیا اور میں نے خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھنی ضروری سمجھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تم اس درجہ کو پہنچے ہو۔

فائدہ:

پیارے آقا علیہ السلام جب حضرت بلال کے چلنے کی آواز سن سکتے ہیں تو درود شریف کیوں نہیں سن سکتے۔ فافہم

پتھر کا سلام پڑھنا اور اس کو حضور علیہ السلام کا جاننا:

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۳ ابواب مناقب.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

حدثنا عباد بن یعقوب الکوفی اخبرنا الولید بن ابی ثور عن السدی عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ,عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَكَّةَ ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا ، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ ، وَلَا شَجَرٌ ، إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ :السَّلَامُ عَلَيْكَ ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ . هذا حدیث حسن غریب. ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۳ ابواب المناقب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا ہم بعض اطراف کی جانب چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا السلام علیک یارسول اللہ ﷺ کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ:

یہ سلام کے الفاظ ایسے ہیں جو بے جان پتھر بھی پڑھتے ہیں، الحمدللہ اہلسنت بھی انہی الفاظ کے ساتھ سلام پڑھتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنِّى لأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَىَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّى لأَعْرِفُهُ الآنَ .

مسلم شريف جلد دوم ص۲۴۵

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو اعلان نبوت سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

تبرکات کا ثبوت

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ رِزِّ الْحَجَلَةِ (بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۰۱)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ علیک السلام میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور آپ نے وضوء فرمایا اور میں نے اس سے بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی ابن عبید اللہ نے کہا کہ مجلّہ وہ سفیدی ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراھیم بن حمزہ نے کہا کہ ڈولی کے بٹن کی طرح دیکھی بخاری نے کہا صحیح یہ ہے کہ (رزّ) میں راء، زاء سے پہلے ہے۔

ف: وَقَعَ اگر فعل ہو تو عبارت ہوگی وَقَعَ فِی الْمَرْضِ اور اگر اسم ہو (وَقْعٌ) تو معنی ہوگا (وَجْعٌ) تکلیف، پریشانی۔ اس حدیث پاک سے بزرگوں سے دعا کرانا اور تبرک لینا ثابت ہو رہا ہے۔

ایک طویل حدیث مبارکہ کا اقتباس:

﴿حدیث نمبر 2﴾

ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ .. الحديث (بخاری شریف جلد اول ص ۳۷۹)

پھر عروہ نے پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنکھوں کے کنارے

سے دیکھنا شروع کیا اس نے کہا بخدا نبی کریم علیہ السلام کوئی کھنگار (لعاب) مبارک نہیں نکالتے مگر صحابہ کرام میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرتا اور وہ اس کو اپنے چہرے اور جسم کی جلد سے مل لیتا تھا جب آپ ان کو حکم کرتے تو جلدی سے اس کی تعمیل کرتے جب حضور علیہ السلام وضوء فرماتے تو گرنے والے پانی لینے میں جھگڑا کرتے جب کلام فرماتے تو اس وقت آوازیں پست کرتے اور حضور علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہوئے آپ کی طرف نگاہیں نہ اٹھاتے

عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی قسم میں بادشاہوں کے پاس گیا قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو بھی نہیں دیکھا اس کے ساتھی اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جو حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام حضور علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں، خدا کی قسم اگر وہ اپنا لعاب مبارک پھینکیں وہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں واقع ہوتا ہے جس کو وہ اپنے چہرے اور جسم کی جلد پر مل لیتا ہے جب ان کو حکم دیتے ہیں تو حکم کی تعمیل میں جلدی کرتے ہیں جب حضور علیہ السلام وضوء فرماتے ہیں تو گرنے والے پانی کو لینے کے لئے جھگڑتے ہیں جب بات کریں تو اس وقت اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں اور آپ کی تعظیم کرتے ہوئے آپ کی طرف نظر نہیں اٹھاتے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حدثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حدثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ

تَعُدُّونَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ قَالَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۰۴ ابواب المناقب

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے ہم آنحضرت ﷺ کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے۔ (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ کر نکلنے لگا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضوء کرلیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زلف مبارک محبوب ہونا

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حدثنا إِسْرَائِيلُ عن عَاصِمٍ عن

ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ انس أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ انس فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

بخاری شریف جلد اول ص ۲۹

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس نبی کریم علیہ السلام کے بال مبارک ہیں جن کو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے گھر والوں کے واسطہ سے حاصل کیا حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ البتہ ان میں سے ایک بال مبارک کا میرے پاس ہونا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ- يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَمَا جَاءَهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا .

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خدام پانی سے بھرے ہوئے اپنے اپنے برتن

لے کر آتے آپ ہر برتن میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے بسا اوقات سرد صبح میں یہ واقعہ ہوتا اور آپ اپنا ہاتھ ان میں ڈبو دیتے۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَالْحَلاَّقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلاَّ فِى يَدِ رَجُلٍ.

(مسلم شریف جلد دوم ص ۲۵۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ کا سر مونڈ رہا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب آپ کے گرد گھوم رہے تھے وہ چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی بال زمین پر گرنے کی بجائے ان کے ہاتھ میں گرے۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلاَزِمٍ قَالَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِى إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لاَ يَزِيدُهُ

إِلَّا طِيبًا رواه النسائی (مشکوٰۃ شریف ص ٦٩)

اور حضرت طلق بن علی فرماتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کی شکل میں سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نے آپ ﷺ سے بیعت کر کے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور کلی کی اور اس کلی کا پانی ہماری چھاگل میں ڈال دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور جب تم اپنے ملک میں پہنچو تو اس گرجے کو توڑ کر اس کی جگہ یہ پانی چھڑک دینا (تاکہ دین واسلام کے انوار و برکات وہاں پھیل جائیں) اور پھر وہاں مسجد بنالینا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمارا شہر تو بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے لہذا یہ پانی خشک ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں اور پانی ملا لینا اس سے اس کی پاکیزگی و برکت میں ہی اضافہ ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمكة وهو بالابطح فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

(متفق علیه مشکوٰۃ ص ۷۳)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ابطح کے مقام پر آقائے نامدار ﷺ کو سرخ چمڑے کے ایک خیمہ میں دیکھا اور میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لیتے ہوئے دیکھا اور دوسرے لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ پانی حاصل کرنے میں بڑی عجلت کر رہے تھے۔ چنانچہ جس شخص کو اس پانی میں سے کچھ مل گیا اس نے (برکت حاصل کرنے کے لئے) اسے مل لیا اور جس شخص کو کچھ نہ ملا اس نے ساتھ والے کے ہاتھ کی تری لے کر مل لی پھر میں بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نیزہ لے کر اسے گاڑ دیا۔

آنحضرت ﷺ سرخ دھاریدار جوڑا پہنے اور دامن اٹھائے (خیمہ سے) نکلے اور نیزہ کی طرف کھڑے ہو کر صحابہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور چوپائے نیزہ کے سامنے آ جا رہے تھے۔

ف: ابطح، ایک نالہ کا نام ہے جو منیٰ کے راستہ میں مکہ کے قریب ہی واقع ہے اس نالہ کو محصب اور بطحا بھی کہتے ہیں۔ ابطح کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نالہ میں سنگریزے ہیں۔ حلۃ دو کپڑوں یعنی لنگی اور چادر کو کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جو حلہ زیب تن فرما رکھا تھا وہ سرخ دھاری دار تھا پورا کپڑا سرخ نہیں تھا جو مردوں کو پہننا مکروہ تحریمی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ سترہ کے سامنے آدمیوں اور چوپاؤں کا گزرنا درست ہے۔

زیارت قبور

قبر پر کھڑا ہونا فائدہ مند ہے:

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِى عَاصِمٍ -وَاللَّفْظُ لاِبْنِ الْمُثَنَّى -حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ -يَعْنِى أَبَا عَاصِمٍ -قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِى يَزِيدُ بْنُ أَبِى حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِىِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِى سِيَاقَةِ الْمَوْتِ .فَبَكَى طَوِيلاً وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ .فَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِنِّى قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلاَثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِى وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -مِنِّى وَلاَ أَحَبَّ إِلَىَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الإِسْلاَمَ فِى قَلْبِى أَتَيْتُ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم -فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلأُبَايِعْكَ .فَبَسَطَ يَمِينَهُ -قَالَ -فَقَبَضْتُ يَدِى .قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو .قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ.

قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا . قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي .قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ .وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -وَلاَ أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلاَلاً لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلاَ تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلاَ نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. مسلم شريف جلد اول ص ۷٦

ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھے وہ بہت دیر تک روتے رہے اور چہرہ مبارک دیوار کی طرف پھیر لیا ان کے بیٹے ان سے کہہ رہے تھے کہ اے ابا جان رضی اللہ عنہ کیوں رو رہے ہیں کیا اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بشارت نہیں سنائی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں ایک دور تو وہ ہے جو تم نے دیکھا کہ میرے نزدیک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی مبغوض نہیں تھا اور مجھے یہ سب سے زیادہ پسند تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قابو پا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دوں اگر میری موت اس حالت میں آ جاتی تو میں دوزخی ہوتا پھر جب اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کروں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک شرط ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا شرط ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ شرط کہ کیا میرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام لانے سے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہجرت سے اس کے سارے گذشتہ اور حج کرنے سے بھی اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر مجھے کسی سے محبت نہیں تھی اور نہ ہی میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کا مقام تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کی وجہ سے مجھ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھر پور نگاہ سے دیکھنے کی سکت نہ تھی اور اگر کوئی مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک کے متعلق

پوچھتے تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجہ عظمت وجلال دیکھ نہ سکا، اگر اس حال میں میری موت آجاتی تو مجھے جنتی ہونے کی امید تھی پھر اس کے بعد ہمیں کچھ ذمہ داریاں دی گئیں اب مجھے پتہ نہیں کہ میرا کیا حال ہوگا پس جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کے ساتھ نہ کوئی رونے والی ہو اور نہ آگ ہو جب تم مجھے دفن کر دو تو مجھ پر مٹی ڈال دینا اس کے بعد میری قبر کے ارد گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ .

مسلم شریف جلد اول ص ۳۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو رو پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد والے بھی رو پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے

رب سے ان کے لئے مغفرت مانگنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی گئی اور میں نے اللہ سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دے دی گئی پس قبور کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت یاد کراتی ہیں۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى -وَاللَّفْظُ لأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ -قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ -وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ -عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا .قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ. مسلم شریف جلد اول ۳۱۴

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور منع کیا تھا ان کی زیارت کرو اور میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ روکنے سے منع فرمایا تھا پس جب تک چاہو رکھ سکتے ہو میں نے تم کو مشکیزہ کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا مگر اب تمام برتنوں سے پیو ہاں نشہ لانے والی چیزیں نہ پیا کرو۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ -فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ- السَّلاَمُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ -وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ- السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلاَحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

. مسلم شریف جلد اول ص ۳۱۴

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا سکھاتے تھے جب صحابہ قبرستان کی طرف جاتے تھے پس ان میں سے کہنے والے کہتے ابوبکر کی روایت میں (السَّلاَمُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ) اور زہیر کی روایت میں ہے کہ تم پر سلامتی ہوائے مومنوں اور مسلمانوں کے گھروں والو اور ہم تم سے انشاء اللہ ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ -وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى- قَالاَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ -يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ- عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- اسْتَأْذَنْتُ

رَبِّی أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّی فَلَمْ يَأْذَنْ لِی وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِی .

مسلم شریف جلد اول ص ۳۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہ دی گئی اور میں نے ان کی قبر کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ

ترمذی شریف جلد اول ص ۱۲۵ . ابواب الجنائز.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا میں تمہیں زیارۃ قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد ﷺ کو اپنی والدہ کی قبر شریف کی زیادت کرنیکی اجازت دی گئی ہے پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، حضرت ابومسعود، حضرت انس، حضرت ابوھریرہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حضرت بریدہ حسن ہے صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے ہیں حضرت ابن مبارک حضرت امام شافعی حضرت امام احمد اور حضرت اسحاق رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ (ترمذی شریف جلد اول ۱۲۵)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ

الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ) (ترجمہ) اے قبر والوتم پر سلام ہو اللہ تعالی ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچتے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

روضہ پاک کی زیارت

﴿حدیث نمبر 8﴾

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ :يَا أُمَّاهُ اكْشِفِى لِى عَنْ قَبْرِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِى عَنْ ثَلاثَةِ قُبُورٍ لاَ مُشْرِفَةٍ وَلاَ لاَطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ .رواه ابو داؤد (مشكوٰة شريف ص ١٦٩)

حضرت قاسم بن محمد (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے میری ماں مجھے زیارت کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ اور آپ کے دونوں رفقا یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی قبریں کھول دیجئے چنانچہ انہوں نے تینوں قبریں کھول دیں میں نے دیکھا کہ وہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے ملی ہوئی تھیں (بلکہ زمین سے ایک ایک بالشت بلند تھیں) اور ان پر سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔

ف: حضور علیہ السلام اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں حضرت عائشہ کے حجرہ میں تھیں جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اس پر پردہ پڑا رہا کرتا تھا جب کوئی شخص قبروں کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا تو پردہ اٹھا کر اندر چلا جاتا تھا۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيدِ اللّٰهِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ ثُمَّ يَاْخُذُ وَجْهَهُ وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَفْعَلُ ذَالِكَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ. مصنف ابن ابی شیبۃ ج۳. ص ۲۲۲

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب باہر جانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے مسجد میں داخل ہوتے، نماز پڑھتے پھر روضہ انور پر حاضری دیتے اور عرض کرتے السلام علیک یارسول اللہ ﷺ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاہ (اے ابا جان)۔ پھر گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے گھر جانے سے پہلے روضہ پاک پر حاضری دیتے اور سلام عرض کرتے۔

علامات خارجیت

علامات خارجیت

باطل فرقوں کی نشانیاں:

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ

فَأَمَرَ بِذَلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى نَعَتَهُ (بخاری شریف جلد اول ۵۰۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے آپ مال تقسیم فرمار ہے تھے آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا جو کہ بنی تمیم سے ایک شخص تھا اس نے آتے ہی کہا یارسول اللہ ﷺ انصاف فرمائیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں نے انصاف نہ کیا تو کون انصاف کرے گا، اگر میں انصاف نہ کروں تو تو ناکام ونامراد ہو (بالفرض والمحال) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے اجازت دیں اس کے متعلق میں ان کی گردن ماروں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اس کو چھوڑ دو اس شخص کے ساتھی ہوں گے تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر جانے گا اور اپنے روزہ کو ان کے روزہ کے مقابلہ میں حقیر جانے گا وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے اس کے پکڑنے کی جگہ دیکھی جائے گی تو اس میں کوئی چیز معلوم نہ ہوگی پھر ان کے پر کو دیکھا جائے گا تب بھی کچھ نہیں ملے گا، پھر ان کے درمیان کی جگہ کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی شئی نظر نہ آئے گی حالانکہ وہ گندگی اور خون سے گذرا ہوگا ان کی نشانی یہ ہے ان میں ایک آدمی کالا ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا جو پھڑ کے گا یہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب کہ ان لوگوں میں

اختلاف پیدا ہوگا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ میں نے یہ حدیث جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن اب طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی جبکہ میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تو اسے تلاش کر کے لایا گیا حتی کہ میں نے اس کو اسی حال میں دیکھا جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔

قول صحابی:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ يَرَاهُمْ شَرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ اِنْطَلَقُوا اِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. (بخاری شریف جلد دوم ص ۱۰۲۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خوارج کو اللہ کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے (ان کی نشانی یہ ہے کہ) انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ان آیات کو جو کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر چسپا کرتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللّٰهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ

الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِی قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۰۲۴

حضرت سوید بن غفلہ نے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تم سے جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں تو اللہ کی قسم میرا آسمان سے گرنا مجھے اس زیادہ پسند ہے کہ میں حضور علیہ السلام پر جھوٹ بولوں اور وہ بات میں تم سے کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو بے شک لڑائی دھوکہ ہے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو نوعمر بیوقوف ہوں گے وہ اچھے لوگوں جیسی باتیں کریں گے ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے تم جہاں بھی ہو ان سے ملو ان کو قتل کردو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں اجر ہے جو شخص ان کو قتل کرے گا قیامت میں ثواب پائے۔

ف: حداث الاسنان اکثر روایات میں احداث الاسنان آیا ہے اور احدث حدث کی جمع ہے بمعنی چھوٹی عمر کے نوجوان

سفهاء الاحلام بمعنی ان کی عقلیں ردی ہوں گی احلام حلم کی جمع ہے بکسر الحاء بمعنی بربادی

من خیر قول البریۃ یہ عبارت مقلوب ہے دراصل من قول خیر البریۃ ہے اس مراد قرآن کریم تھا۔ یہ حدیث بھی اسی طرح ہیں۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنِّی لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَیْہِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ یَتْلُونَ کِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُونَ مِنَ الدِّینِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَکْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ

بخاری شریف جلد دوم ص ۶۲۳، ۶۲۴

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں دباغت کردہ چمڑے میں تھوڑا سا سونا بھیجا جو اس کی مٹی سے علیحدہ نہ کیا گیا تھا آپ ﷺ نے وہ چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرمادیا عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے علقمہ ہیں یا عامر بن طفیل۔ صحابہ کرام میں سے کسی ایک آدمی نے کہا کہ ہم اس مال کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کیا تم مجھے امین نہیں جانتے حالانکہ میں ان کا بھی امین ہوں جو آسمان میں رہتے ہیں میرے پاس صبح شام آسمان والوں کی خبریں لاتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی دھنسی ہوئی آنکھوں والا ابھرے ہوئے رخساروں والا اونچی پیشانی والا گھنی داڑھی والا منڈھے سر والا تہہ بند اٹھائے ہوئے کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالی سے ڈریں آپ نے فرمایا تو ہلاک ہو جا کیا میں اللہ تعالی سے روئے

زمین والوں سے زیادہ ڈرنے والانہیں ہوں پھر وہ آدمی چلا گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا میں اس آدمی کی گردن نہ اڑا دوں فرمایانہیں شاید وہ نماز پڑھتا حضرت خالد نے عرض کی ایسے نماز پڑھنے والے بہت ہیں جوزبان سے کچھ کہتے ہین اور وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتا حضور علیہ السلام نے ارشادفرمایا مجھے لوگوں کے دل کریدنے کا حکم نہیں دیا گیا اور نہ ہی لوگوں کے پیٹ چیرنے کا پھر حضور علیہ السلام نے اس آدمی کی طرف دیکھا وہ پیٹھ پھیر کر جارہا تھااور فرمایا کہ اس آدمی کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھیں گے اور وہ ان کے حلقوم سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے میرا خیال ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ان کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح ان کو قتل کردوں گا۔

لغوی تحقیق:

غائر العینین: آنکھیں اندرکودھنسی ہوئی ہوں۔

مشرف الوجنتین: رخسارابھرے ہوئے ہوں (ایسا آدمی اکثر منافق اورمکار ہوتا ہے)

ناشز الجبهة: جس کی پیشانی اٹھی ہوئی ہو۔

کث اللحیة: داڑھی گھنی ہو۔

محلوق الرأس: سرمونڈھا ہوا۔(یعنی ٹنڈکرائی ہوئی)

مشمر الازار: اپنا تہہ بند اٹھایا ہوا۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

حدثنا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ وَصَفَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ إِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُورِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ

ترمذی شریف جلد دوم ص ۴۲. ابواب الفتن.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی بے عقل ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ احادیث رسول ﷺ پیش کریں دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور

ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کے علاوہ بھی حضور ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں، وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

فائدہ:

يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

یعنی وہ اپنے دعوی کی صداقت میں احادیث مبارکہ پیش کریں گے اور اصرار کریں گے کہ دیکھو ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں، یہ فقط دعوی ہوگا، عمل اس کے خلاف ہوگا۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ -رضى الله عنه- وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ -قَالَ- فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَتُعْطِي

صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنِّى إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِءُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ - .قَالَ -فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِى عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ وَلاَ تَأْمَنُونِى قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِى قَتْلِهِ -يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلاَمِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ .

مسلم شریف جلد اول، ص ۳۴۰ تا ۳۴۱، باب اعطاء المولفه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا جس میں کچھ مٹی بھی تھی، رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر الفزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری پھر بنوکلاب کے ایک شخص کو اور زید خیر طائی کو پھر نبہان کے ایک شخص کو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش ناراض ہو گئے کہ حضور علیہ السلام نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ

رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ اس لئے کیا کہ میں ان لوگوں کی تالیف قلب کروں پھر ایک شخص آیا جس کی داڑھی گھنی تھی رخسار ابھرے ہوئے تھے اور آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں پیشانی اونچی تھی اور سر مونڈھا ہوا تھا وہ کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ) اللہ سے ڈریئے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے! پھر وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا قوم میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت چاہی، لوگوں کا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے۔ اور یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان لوگوں کو یعنی ان کا زمانہ پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا۔

﴿حدیث نمبر 6﴾

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِءُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ .وَزَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ -رضى الله عنه -فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لاَ .قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ

فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لاَ . فَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا - وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ

(مسلم شریف جلد اول، ص ۳۴۱)

حضرت عمارہ بن قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ حدیث اسی سند سے ذکر کی ہے لیکن علقمہ بن علاثہ کہا ہے اور عامر بن طفیل ذکر نہیں کیا اور نَاتِءُ الْجَبْهَةِ کہا ہے نَاشِزُ الْجَبْهَةِ نہیں کہا اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اس کی گردن نہ ماردوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اور فرمایا عنقریب اس آدمی کی نسل سے ایک قوم نکلے گی عمارہ کہتے میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں ان کو پالوں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کردوں۔

﴿حدیث نمبر 7﴾

وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْرِ وَالأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ .وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ. كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ .وَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ . (مسلم شریف جلد اول، ص ۳۴۱)

حضرت عمارہ بن قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند یہ روایت ہے کہ اسی طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کیا۔

۱۔زید الخیر،

۲۔اقرع بن حابس،

۳۔عیینہ بن حصین،

۴۔علقمہ بن علاثہ یا عامر طفیل۔

اور عبدالواحد کی روایت کی طرح نَاشِزُ الْجَبْهَةِ کہا اور فرمایا کہ اس کی نسل سے عنقریب ایک قوم نکلے گی اور اس میں آخری جملہ کہ (اگر میں ان کو پالوں تو انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کردوں) مذکور نہیں۔

﴿حدیث نمبر 8﴾

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِىَّ فَسَأَلاَهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَذْكُرُهَا قَالَ لاَ أَدْرِى مَنِ الْحَرُورِيَّةُ وَلَكِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ يَخْرُجُ فِى هَذِهِ الأُمَّةِ -وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا- قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ .لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ -أَوْ حَنَاجِرَهُمْ- يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِى إِلَى سَهْمِهِ

إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ .

(مسلم شریف جلد اول، ص ۳۴۱)

حضرت ابوسلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون ہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں ایک قوم نکلے گی یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی وہ ایسی قوم ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز سے حقیر جانو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں یا گلوں سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے تیر کے نشانہ سے نکل جانے کی طرح نکل جائیں گے تیرانداز اپنے تیر اس لکڑی اور اس کے پھل کو دیکھتا ہے اور اس کے کنارہ اخیر پر غور کرتا ہے جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اس کی کسی چیز کو خون میں سے کوئی چیز لگ گئی ہے۔

﴿حدیث نمبر 9﴾

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

ح

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ .قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ .فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضى الله عنه يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ .قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَىْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَىْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَىْءٌ -وَهُوَ الْقِدْحُ- ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَىْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ .آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ .قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ -رضى الله عنه- قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الَّذِي نَعَتَ.

(مسلم شریف جلد اول،ص ۳۴۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور آپ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ جو بنی تمیم میں سے ایک ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول! انصاف کر۔ تو رسول اللہ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو کون ہے جو انصاف کرے گا اور تو بدنصیب اور نقصان اٹھانے والا ہو گیا اگر میں نے عدل نہ کیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دے دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کے ساتھی ایسے ہوں گے کہ تمہارا ایک آدمی اپنی نماز کو ان کی نماز سے حقیر تصور کرے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے کہ تیر انداز اس کے بھالہ کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا پھر اس کے کنارے کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو کچھ نہیں پاتا حالانکہ تیر پیٹ کی گندگی اور خون سے نکل چکا ہوتا ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ایسا سیاہ ہے کہ اس کا ایک شانہ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا جو تھر تھراتا ہوگا۔ یہ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں پھوٹ ہوگی ابوسعید کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کیا اور میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ ملا تو اسے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے ویسا ہی پایا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اہل مدینہ پر ظلم کرنے والا لعین ہے

(اس کا مصداق یزید ہے)

﴿حدیث نمبر 1﴾

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ -صلى الله عليه وسلم - مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ -يَعْنِى الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ.

مسلم شریف جلداول ص ۴۴۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس شہر والوں یعنی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسا کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 2﴾

وَحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ -وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِى هُرَيْرَةَ -يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ -يُرِيدُ الْمَدِينَةَ -أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ .قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِى حَدِيثِ ابْنِ يُحَنِّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ شَرًّا.

مسلم شریف جلداول ص ۴۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسا کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ ابن یُحَنّس کی حدیث میں لفظ سوء کے بدلے شرا آیا ہے۔

﴿حدیث نمبر 3﴾

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ -يَعْنِى ابْنَ إِسْمَاعِيلَ -عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ أَخْبَرَنِى دِينَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِى وَقَّاصٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ.

مسلم شریف جلداول ص ۴۴۵

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسا کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 4﴾

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِى عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولاَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- اللَّهُمَّ بَارِكْ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِى مُدِّهِمْ .وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ اہل مدینہ کے مد (پیمانہ) میں برکت فرما۔ اور فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسا کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر 5﴾

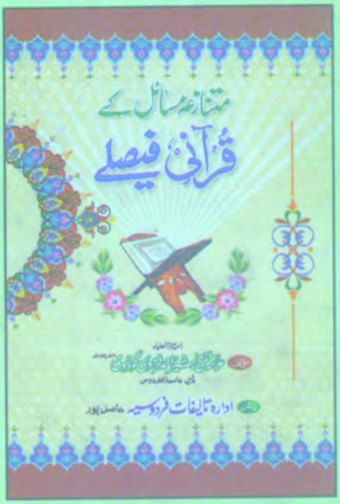
حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-

الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لا يُخْتَلَى خَلاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مسلم شریف جلد اول ص ۴۴۱.

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں یہاں کی گھاس تک نہیں کاٹی جائے گی اور جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

فائدہ:

گھاس کاٹنے پر لعنت ہو اور یزید نے تو صحابہ کرام اور اہلبیت کو ظلم کا نشانہ بنایا۔


متنازعہ مسائل کے
قرآنی فیصلے
ادارہ تالیفات فردوسیہ حاصل پور